Presented by: https://jafrilibrary.com

تعلیم احکام

ترجمہ

حجۃ الاسلام مولانا سید محمد علی اسد صاحب قبلہ

ناشر

تنظیم المکاتب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تعلیم احکام

(ترجمۂ آموزش احکام)

محمد حسین فلاح زادہ

مترجم

سید محمد علی اسد

ناشر
تنظیم المکاتب
گولہ گنج لکھنؤ۔۱۸ (ہندوستان)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہلا سبق

اسلام میں احکام کی حیثیت

اسلام وہ آخری اور مکمل دستور حیات ہے جسکے تمام قوانین انسان کی فطرت کے عین مطابق اور اسکی فلاح ونجات کے ضامن ہیں۔اسلام کو عملاً قبول کر لینے والا معاشرہ اچھائیوں سے قریب اور برائیوں سے دور ہو کر ایک آئیڈیل معاشرہ ہوسکتا ہے۔احکام جو کہ ہمارے آئندہ اسباق کا موضوع ہیں یہ انسان ساز اسلامی قوانین کے اہم ستون ہیں۔

قوانین اسلام مندرجہ ذیل تین قسموں پر مشتمل ہیں۔

الف: عقائد جنہیں ''اصول دین'' کہا جاتا ہے۔

ب: عملی مسائل جو ''فروع دین'' یا ''احکام'' کہلاتے ہیں۔

ج: وہ مسائل جو انسان کی عام رفتار وگفتار سے تعلق رکھتے ہیں انہیں ''اخلاق'' کہا جاتا ہے۔

عقائد: وہ مسائل جو انسان کے افکار اور اسکے عقیدہ کو صحیح راستہ دکھاتے ہیں اور چونکہ انکا تعلق انسان کے یقین سے ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں اندھی تقلید جائز نہیں ہے بلکہ ضروری یہ ہے کہ اسکو دلیل کے ذریعہ قبول کرے خواہ وہ دلیل عام اور سادہ ہی کیوں نہ ہو۔

احکام: وہ مسائل جنکے ذریعہ انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔اور ان کی پہچان کے لئے ایک مجتہد ماہر کی تقلید اور پیروی ضروری ہے۔

احکام کی تقسیم

انسان جو کام بھی انجام دیتا ہے اس سے متعلق اسلام میں کوئی نہ کوئی حکم ضرور موجود ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جسکی پانچ صورتیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ **واجب**: وہ عمل ہے جس کا انجام دینا ضروری ہے اور ترک کرنا گناہ اور عذاب کا باعث ہے جیسے نماز پنجگانہ اور ماہ رمضان کا روزہ۔

۲۔ **حرام**: وہ عمل جس کا ترک کرنا لازم ہے اور انجام دینا گناہ اور عذاب کا باعث ہے جیسے جھوٹ بولنا، ظلم کرنا۔

۳۔ **مستحب**: وہ عمل جسے انجام دینا بہتر اور ثواب کا باعث ہے لیکن ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جیسے نماز شب اور صدقہ۔

۴۔ **مکروہ**: وہ عمل جسکا ترک کرنا بہتر اور ثواب کا سبب ہے لیکن انجام دینے میں کوئی گناہ یا عذاب نہیں ہے جیسے کھانے پر پھونک مارنا یا گرم کھانا کھانا۔

۵۔ **مباح**: وہ عمل جسکا انجام دینا یا نہ دینا اس لحاظ سے برابر ہو کہ اسمیں نہ کوئی ثواب ہو نہ عذاب جیسے اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔

تقلید

تقلید کے معنی پیروی کرنا اور نقش قدم پر چلنا ہیں لیکن یہاں تقلید سے مراد ایک فقیہ کی پیروی ہے، یعنی مکلّف اپنے کاموں کو مجتہد کے فتوے کے مطابق انجام دے۔

۱۔ جو شخص مجتہد نہیں ہے اور احکام شرعیہ کو قرآن وسنت کے ذریعہ حاصل کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اسکے لئے ضروری ہے کہ کسی مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کرے۔

۲۔ عام طور سے اکثر افراد کی شرعی ذمہ داری تقلید ہی ہے کیونکہ بہت کم افراد کے لئے اجتہاد کا امکان پایا جاتا ہے۔

۳۔ وہ مجتہد جس کی لوگ تقلید کرتے ہیں اسکو "مرجع تقلید" (یا مُقَلَّد) کہتے ہیں۔

۴۔ مرجع تقلید میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ عادل ہو

۲۔ زندہ ہو(۱)

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: بنابر احتیاط واجب۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔مرد ہو
۴۔بالغ ہو
۵۔عاقل ہو
۶۔شیعہ اثناعشری ہو
۷۔حلال زادہ ہو
احتیاط واجب یہ ہے کہ(۱) مجتہداعلم ہو(۲)اور دنیادار نہ ہو۔(۳)

مرجع تقلید کے شرائط کی وضاحت

۱۔عادل وہ شخص ہے جوتقویٰ کی اس بلند منزل پر ہو کہ تمام واجبات کوانجام دیتا ہواور محرمات سے پرہیز کرتا ہو،جسکی عدالت کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کوانجام نہ دیتا ہواور گناہ صغیرہ پراصرار نہ کرتا ہو۔(۴)

۲۔جوشخص ابھی سن بلوغ تک پہونچا ہے یاوہ شخص جس نے اب تک کسی کی تقلیدنہیں کی ہے اسکو چاہئے کہ ایسے مجتہد کی تقلید کرے جوزندہ ہو،مردہ مجتہد کی تقلیدایسےافراد کے لئے صحیح نہیں ہے۔

۳۔جس مجتہد کی انسان تقلید کررہا ہے اگر وہ دنیا سے چلا جائے تو زندہ مجتہد کی اجازت سےاس مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔(۵)

۴۔جوشخص مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی ہےتوان مسائل میں جن میں گذشتہ مجتہد کا کوئی فتویٰ نہیں تھایانئے پیش آنے والے مسائل (جیسے جنگ وصلح وغیرہ) میں اسے زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

۵۔اسلام نے مرداورعورت کے فرائض کوانکی خلقت اورمزاج کے مطابق قرار دیا ہے

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی:لازم ہے۔
(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای:اگرمجتہداعلم کا فتویٰ خلاف احتیاط ہواور مجتہد غیراعلم کا فتویٰ مطابق احتیاط،ایسی صورت میں مجتہداعلم کی تقلیدواجب نہیں ہے۔
(۳) آیۃ اللہ خامنہ ای:بنابراحتیاط واجب اپنے سرکش نفس پرقابورکھتا ہو۔
(۴) آیۃ اللہ سیستانی:عدالت کی پہچان یہ ہے کہ بظاہراچھا آدمی ہو۔اگراس کے پڑوسیوں یاساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں سے دریافت کیاجائے تووہ اسے اچھا آدمی قرار دیں۔
آیۃ اللہ خامنہ ای:عادل وہ شخص ہےجس کا تقویٰ اس منزل پر ہوکہ قصدوارادہ کے ساتھ گناہ نہ کرے۔
(۵) آیۃ اللہ سیستانی:اگرمرحوم مجتہدزندہ مجتہد کے مقابلہ میں اعلم ہوتواس کی تقلید پر باقی رہنا ضروری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور مرجعیت کی اہم اور سنگین ذمہ داری سے عورتوں کو سبک دوش کرنا انکی آزادی کو سلب کرنا نہیں ہے۔
کیونکہ اسلام میں خواتین بھی اپنی محنت کے ذریعہ درجۂ اجتہاد تک پہونچ سکتی ہیں اور احکام خدا کو قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم کر کے اس قابل ہوسکتی ہیں کہ وہ کسی کی تقلید نہ کریں۔
۶۔اعلم اسے کہتے ہیں جو قرآن وحدیث سے احکام معلوم کرنے میں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا ماہر ہو۔(۱)
۷۔مکلّف پر واجب ہے کہ مجتہد اعلم کو پہچاننے کے لئے تحقیق اور جستجو کرے۔
۸۔انسان تقلید کے سلسلے میں بالکل آزاد ہے اور کسی کا تابع نہیں ہے یعنی اگر شوہر کسی کی تقلید کررہا ہے۔تو یہ ضروری نہیں کہ اسکی زوجہ بھی اسکی پیروی واتباع میں اسی مجتہد کی تقلید کرے بلکہ اگر وہ کسی دوسرے مجتہد میں ضروری شرائط دیکھے تو اسی کی تقلید کرے گی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

خلاصہ

۱۔اسلام کے تمام قوانین تین قسموں پر مشتمل ہیں۔عقائد،احکام،اخلاق۔
۲۔احکام تکلیفی پانچ ہیں:۱۔واجب۔۲۔حرام۔۳۔مستحب۔۴۔مکروہ۔۵۔مباح
۳۔تقلید کا مطلب ہے کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کرنا۔
۴۔مردہ مجتہد کی تقلید پر زندہ مجتہد کی اجازت سے باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
۵۔جو شخص تقلید میت پر باقی ہے اسکو چاہئے کہ نئے پیش آنے والے مسائل میں زندہ مجتہد کی تقلید کرے۔
۶۔ہر شخص اپنی تقلید میں بااختیار اور آزاد ہے اور کسی کا تابع نہیں ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای:اعلم وہ مجتہد ہے جو احکام الٰہی کی معرفت اور دلیلوں سے الٰہی تکالیف کے استنباط میں دوسرے مجتہدوں کے مقابلہ میں زیادہ ماہر ہو۔حالات زمانہ کی سمجھ اور پرکھ بھی اجتہاد میں دخیل ہے اس حد تک کہ احکام شرعی کے موضوعات کی تشخیص اور شرعی ذمہ داری کے سلسلہ میں فقہی رائے کے اظہار میں اس کا پورا پورا دخل ہوتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔عقائد۔احکام۔اخلاق سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
۲۔اصول دین اور فروع دین کے سلسلے میں ایک مکلّف کا کیا فریضہ ہے؟
۳۔احکام کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریف بیان کیجئے؟
۴۔جو عورت درجۂ اجتہاد تک پہونچ چکی ہو کیا وہ اپنے فتوے کے مطابق عمل کرسکتی ہے یا دوسرے کی تقلید کرے گی؟
۵۔تقلید کسے کہتے ہیں۔مرجع تقلید کے شرائط کیا ہیں؟
۶۔عادل کون شخص ہے اور اسے کیسے پہچانا جاسکتا ہے؟
۷۔جو شخص تقلید میت پر باقی ہو اسکی ذمہ داری نئے مسائل میں کیا ہے؟

علیہ السلام علیہا السلام علیہ السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرا سبق

اجتہاد اور تقلید

۱۔ مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے:

الف: انسان خود یقین حاصل کرے یعنی وہ خود ایسا صاحب علم ہو کہ مجتہد اور اعلم کو با قاعدہ پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

ب: دو ایسے عادل علماء جو ایک مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں کسی کے مجتہد اور اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

ج: کچھ ایسے اہل علم حضرات جو مجتہد اور اعلم کو پہچان سکتے ہوں اور انکے کہنے سے اطمینان بھی حاصل ہو جائے، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

۲۔ مجتہد کا فتویٰ معلوم کرنے کے طریقے:

- خود مجتہد سے سنے
- دو عادل افراد سے سنے
- ایک قابل اطمینان اور سچے انسان سے سنے
- مجتہد کے رسالہ عملیہ میں دیکھے(۱)

۳۔ اگر مجتہد اعلم کا کسی مسئلہ میں فتوی موجود نہ ہو تو مقلد کسی دوسرے مجتہد کی طرف جو اس مسئلہ میں

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بشرطیکہ اس رسالہ کے صحیح ہونے کا اطمینان ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

صاحبِ فتویٰ ہے رجوع کرسکتا ہے، اوراحتیاط واجب یہ ہے کہ جس مجتہد کی طرف رجوع کرے وہ دوسروں سے اعلم ہو۔

۴۔اگر مجتہد کا فتویٰ کسی مسئلہ میں بدل جائے تو مکلّف کے لئے ضروری ہے کہ نئے فتوے کے مطابق عمل کرے اور گذشتہ فتوے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۔جن مسائل سے عام طور پر ایک مکلّف کو سابقہ پڑتا رہتا ہے ان کا جاننا ہر مکلّف پر واجب ہے۔

مکلّف کون ہے:

بالغ وعاقل افراد کو مکلّف کہا جاتا ہے یعنی ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ شریعت کے تمام احکام پر عمل کریں۔ چنانچہ بچے اور دیوانے مکلّف نہیں ہیں۔

سنِّ بلوغ:

لڑکے پندرہ سال تمام ہونے پر اور لڑکیاں نو سال تمام ہونے پر بالغ ہوتی ہیں۔ لہٰذا اسکے بعد ان کے لئے ضروری ہے کہ تمام احکام شرعیہ پر عمل کریں۔ اگر نابالغ بچے بھی نیک اعمال انجام دیں مثلاً نماز وغیرہ کو صحیح طریقہ سے ادا کریں تو وہ بھی اجروثواب کے حقدار ہونگے۔

یہ واضح رہے کہ بلوغ کا سنِ قمری سال کے حساب سے طے ہوگا۔ کیونکہ ہر قمری سال ۳۵۴ دن چھ گھنٹہ کا ہوتا ہے جو شمسی سال سے دس دن اٹھارہ گھنٹے کم ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر شمسی سال میں سے ۹۶ دن اٹھارہ گھنٹے کم کردیے جائیں تو قمری اعتبار سے پورے ۹ سال ہوجائیں گے۔ اسی طرح پندرہ شمسی سال میں اگر ایک سو اکسٹھ دن چھ گھنٹہ کم کردیئے جائیں تو پندرہ قمری سال بن جائیں گے۔

احتیاط واجب اور احتیاط مستحب کے درمیان فرق:

احتیاط مستحب کا حکم ہمیشہ فتوے کے ساتھ ہوتا ہے یعنی مجتہد اپنا نظریہ پیش کرنے کے بعد احتیاط بھی بتاتا ہے۔ اب مقلد کو اختیار ہے کہ یا اسی فتوے پر عمل کرے یا احتیاط کرے لیکن اسے اس مسئلہ میں کسی اور مجتہد کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں ہے۔ جیسے اگر اسے یہ علم نہیں ہے کہ اسکا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد اسے معلوم ہوجائے کہ بدن نجس تھا تو اسکی نماز صحیح ہے لیکن ''احتیاط'' یہ ہے کہ اگر وقت باقی ہے تو نماز کو دوبارہ پڑھے۔ نماز کو دوبارہ پڑھنا یہ احتیاط مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

احتیاط واجب کا حکم فتوے کے ساتھ نہیں ہوتا ہے لہٰذا مقلد یا اسی مجتہد کی بتائی ہوئی احتیاط پر عمل کرے یا اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کرے جیسے احتیاط یہ ہے کہ انگور کے ہرے پتوں پر سجدہ نہ کرے۔

خلاصہ

۱۔مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے۔
- خود انسان یقین حاصل کرے۔
- دو عالم عادل کی گواہی۔
- متعدد علماء کی گواہی۔

۲۔مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے طریقے۔
- فتویٰ خود مجتہد سے سنے
- دو عادل یا ایک قابل اطمینان شخص سے سنے
- مجتہد کے رسالۂ عملیہ میں دیکھے

۳۔بالغ اور عاقل لوگوں کو چاہئے کہ احکام الٰہی پر عمل کریں۔
۴۔بچے پندرہ سال تمام ہونے اور بچیاں ۹ سال تمام ہونے کے بعد بالغ ہوجاتی ہیں۔
۵۔احتیاط واجب میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع ممکن ہے لیکن احتیاط مستحب میں رجوع نہیں کیا جاسکتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔کون سے لوگ کسی کے اعلم یا مجتہد ہونے کی گواہی دے سکتے ہیں؟

۲۔کن لوگوں پر فریضۂ واجب کی ادائیگی ضروری ہے؟

۳۔ایک لڑکا ۱۲/جنوری ۱۹۹۸ء (12/1/1998) کو پیدا ہوا۔حساب لگائیے کہ وہ کس تاریخ میں بالغ ہوگا؟

۴۔مندرجہ ذیل مسئلہ میں بیان کیجئے کہ یہ احتیاط مستحب ہے یا احتیاط واجب؟ احتیاط یہ ہے کہ واجبات نماز سکھانے کی اجرت نہ لی جائے البتہ مستحبات سکھانے کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علیہ السلام علیہا السلام علیہ السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیسرا سبق

طہارت

جیسا کہ پہلے سبق میں بیان کیا جاچکا ہے کہ اسلام کے تمام عملی مسائل کو''احکام'' کہا جاتا ہے ان احکام میں کچھ پر عمل کرنا واجب ہے جنہیں واجبات کہا جاتا ہے اور تمام واجبات میں نماز ایک اہم اور بنیادی عمل ہے۔

نماز سے متعلق مسائل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔مقدمات

۲۔واجبات

۳۔مبطلات

مقدمات:ان افعال کو کہا جاتا ہے جو نماز کی تیاری کے طور پر اس سے پہلے انجام دئے جاتے ہیں۔

واجبات:وہ افعال جو نماز کا جز ہیں اور خود نماز کا حصہ ہیں یعنی تکبیرۃ الاحرام سے سلام تک۔

مبطلات:وہ افعال جنکو انجام دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مقدمات نماز

ایک نمازی کو نماز سے پہلے جن باتوں کی طرف دھیان دینا ہوتا ہے ان میں سے ایک طہارت بھی ہے۔

نماز پڑھنے والے کے لئے پہلے اپنے بدن اور لباس کو نجاست سے پاک کرنا ضروری ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لٰہذا وہ نجاسات کو پہچاننے اور پھر نجس شدہ اشیاء کو پاک کرنے کا طریقہ بھی سیکھے۔ اس سلسلہ میں آپ شریعت اسلامی کے اس کلیہ کو یاد رکھیں کہ:

”گیارہ چیزوں کے علاوہ اس دنیا کی ہر چیز پاک ہے البتہ وہ چیز نجس ہوجائے گی جس سے ان نجاسات میں سے کوئی نجاست مل جائے۔

نجاسات

- ۱۔ پیشاب
- ۲۔ پاخانہ

انسان اور چوہے بلی جیسے خون جہندہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے۔

- ۳۔ منی
- ۴۔ مردار
- ۵۔ خون

انسان اور خون جہندہ رکھنے والے بھیڑ بکری جیسے جانور کی منی، مردار اور خون نجس ہے۔

- ۶۔ کتا
- ۷۔ سور

زمین پر رہنے والے کتے اور سور نجس ہیں۔
دریائی کتے اور سور پاک ہیں۔

- ۸۔ شراب اسی طرح ہر وہ چیز جو انسان کو مست کردے نجس ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سیال (بہنے والی) ہو۔(۱)
- ۹۔ فقاع: جو کی شراب نجس ہے۔ (barly watar) جو کا وہ پانی جو طبی طریقہ پر تیار کیا جاتا ہے اور آبِ جو کہلاتا ہے نجس نہیں ہے۔
- ۱۰۔ کافر
- ۱۱۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ (۲)

”طہارت“ اور ”صفائی“ کی طرح ”نجاست“ اور ”گندگی“ بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک چیز صاف ستھری ہو لیکن احکام اسلام کے اعتبار سے پاک نہ ہو، اسلام نے ان دونوں کو اہمیت دی ہے لٰہذا انسان خود بھی پاک وصاف رہے اور اپنے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرے۔ اس جگہ کچھ خاص مسائلِ طہارت پیش کیے جارہے ہیں:

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط مستحب۔ (۲) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب تمام نجاست کھانے والے جانوروں کا پسینہ نجس ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔انسان اوران حرام گوشت جانوروں کا پیشاب اور پائخانہ نجس ہے جو خون جہندہ رکھتے ہیں۔

۲۔تمام حلال گوشت جانوروں کا پیشاب و پائخانہ پاک ہے۔جیسے گائے، بھیڑ وغیرہ یا وہ جانور جو خون جہندہ نہیں رکھتے ہیں۔جیسے سانپ اور مچھلی ان کا فضلہ پاک ہے۔

۳۔جن حیوانات کا گوشت مکروہ ہے ان کا فضلہ (پیشاب پائخانہ) پاک ہوتا ہے جیسے گھوڑا، گدھا۔

۴۔حرام گوشت پرندوں کی بیٹ نجس ہے جیسے کوا۔(۱)

مردار کے احکام

مردہ انسان خواہ اسے مرے ہوئے اتنی بھی دیر نہ گزری ہو کہ اس کا بدن ٹھنڈا ہو تو اسکے بے جان اجزا جیسے ناخن، بال اور دانت کے علاوہ تمام بدن نجس ہے۔مگر یہ کہ وہ:

الف: میدان جنگ میں شہید ہوا ہو۔

ب: اسے تینوں غسل دئے جا چکے ہوں۔

مردار حیوان

۱۔اس حیوان کا مردار جو خون جہندہ نہ رکھتا ہو پاک ہے جیسے مچھلی۔

۲۔اس حیوان کا مردار جو خون جہندہ رکھتا ہے نجس ہے،سوائے بے جان اجزا کے جیسے بال اور سینگ وغیرہ کے کہ یہ پاک ہیں۔باقی اجزا نجس ہیں مثلاً گوشت اور کھال وغیرہ۔

مردار حیوان
- ۱۔کتا اور سور، انکے تمام اجزا نجس ہیں
- ۲۔کتے اور سور کے علاوہ
  - ۱۔خون جہندہ رکھنے والے کے
    - ۱۔جاندار اجزاء نجس ہیں۔
    - ۲۔بے جان اجزا پاک ہیں۔
  - ۲۔خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوانات کے تمام اجزا پاک ہیں۔

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: نجس نہیں ہے۔
آیۃ اللہ سیستانی: پاک ہے لیکن پرہیز کرنا بہتر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خون کے احکام

۱۔انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا خون نجس ہے جیسے مرغ، بکری وغیرہ۔
۲۔خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوان کا خون پاک ہے جیسے مچھلی، مچھر وغیرہ۔
۳۔اگر انڈے میں خون نظر آجائے تو وہ نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اسکو کھانے سے پرہیز کیا جائے۔(۱)
۴۔مسوڑھوں سے نکلنے والا خون اگر اتنا کم ہو کہ لعاب دہن میں اس طرح مخلوط ہو جائے کہ محسوس نہ ہو تو پاک ہے اور اس کے نگلنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

خلاصہ

۱۔نماز کے لئے بدن اور لباس دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔
۲۔دنیا میں گیارہ چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں۔
۳۔انسان اگر میدان جنگ میں شہید نہ ہوا ہو اور اس کو غسل نہ دیا گیا ہو تو اس کا مردہ نجس ہے البتہ اسکے بدن کے بے جان اجزاء پاک ہیں۔
۴۔کتے اور سور کا مردار اور خون جہندہ رکھنے والے حیوانوں کے مردار کے وہ حصے جس کے اندر جان پائی جاتی ہے نجس ہیں۔
۵۔خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوانوں کا مردار اور خون جہندہ رکھنے والے حیوانوں کے مردار کے بے جان اعضاء پاک ہیں۔
۶۔خون جہندہ رکھنے والے حیوانوں کا خون بھی نجس ہے۔
۷۔انڈے میں پیدا ہو جانے والا خون نجس تو نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اسکے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ ہاں اگر وہ اتنا کم ہو کہ زردی کو سفیدی میں ملانے سے ختم ہو جائے تو پرہیز لازم نہیں۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے لیکن اگر زردی کی جھلی نہ پھٹی ہو تو سفیدی بہر حال پاک ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔مسوڑھوں سے نکلنے والا خون اگر لعاب دہن میں مخلوط ہوکر ختم ہوجائے تو اس لعاب دہن کو نگلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سوالات

۱۔مردہ سانپ، بچھو اور مینڈھک کا کیا حکم ہے؟
۲۔گدھے کی لید اور کوے کی بیٹ کا حکم کیا ہے؟
۳۔مسواک کرتے ہوئے کبھی کبھی دانتوں سے جو خون نکل آتا ہے اسکا حکم کیا ہے؟
۴۔کون سے مردہ انسان کا جسم پاک ہے؟
۵۔کیا مردہ بھیڑ کا اُون کام میں لایا جاسکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چوتھا سبق

پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے

پچھلے سبق میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ چند چیزوں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز پاک ہے۔اس طرح ایک پاک چیز بھی، نجس چیز سے متصل ہونے کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب ان دونوں میں سے کوئی تر ہو اور اسکی تری دوسرے تک پہونچ جائے۔

۱۔اگر ایک چیز بذات خود پاک ہو اور نجس چیز سے اس طرح مل جائے کہ ان میں سے تر چیز کی تری دوسری تک پہونچ جائے تو پاک چیز بھی نجس ہو جائے گی۔

۲۔مندرجہ ذیل حالات میں طہارت باقی رہے گی:

- نجس اور پاک چیز کے اتصال کا علم نہ ہو۔
- یہ معلوم نہ ہو کہ نجس یا پاک چیزیں تر تھیں یا نہیں۔
- یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ایک کی تری دوسرے تک پہونچی ہے یا نہیں۔(۱)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: جو چیز نجاست لگنے سے نجس ہو جائے وہ تری کے ساتھ کسی دوسری چیز سے لگ جائے تو وہ بھی نجس ہو جائے گی اور یہ دوسری چیز اگر تری کے ساتھ کسی تیسری چیز سے لگ جائے تو وہ بھی نجس ہو جائے گی۔لیکن اب یہ نجس چیز اگر کسی چیز سے تری کے ساتھ بھی لگ جائے تب بھی وہ چوتھی چیز نجس نہیں ہوگی۔مثلاً پیشاب سے داہنا ہاتھ نجس ہوا سوکھنے کے بعد پھر ہاتھ میں پانی لگ گیا وہ پانی بائیں ہاتھ میں لگ گیا تو وہ نجس ہو جائے گا اور تری کے ساتھ بایاں ہاتھ تولیے سے لگ جائے تو وہ بھی نجس ہو جائے گا۔مگر اب یہ تولیہ تری کے ساتھ چہرے سے لگ جائے تب بھی وہ چہرہ نجس نہ ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کچھ ضروری مسائل:

۱۔اگرکسی پاک چیز کے بارے میں یہ معلوم نہ ہوکہ وہ نجس ہوئی یانہیں تو وہ پاک ہے اور کسی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں ہے چاہے تحقیق وجستجو کے ذریعہ اسکی طہارت یانجاست کا پتہ لگانا ممکن ہو۔

۲۔نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔

۳۔اگرکوئی شخص کسی دوسرے کونجس چیز کھاتے ہوئے یانجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو اسکو متوجہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

مُطَہّرات

(پاک کرنے والی چیزیں)

نجس چیز کیسے پاک ہوتی ہے؟

بہت سی نجس چیزیں پاک کی جاسکتی ہیں۔پاک کرنے والی چیزوں کومطہرات کہاجاتا ہے۔انمیں سے کچھ خاص مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔پانی

۲۔زمین

۳۔سورج

۴۔اسلام

۵۔نجاست کا زائل ہوجانا

پانی بے شمار نجس چیزوں کو پاک کردیتا ہے اسکی چند قسمیں ہیں:

پانی کی قسمیں
- ۱۔مضاف
- ۲۔مطلق
  - ۱۔کنویں کا پانی
  - ۲۔جاری پانی
  - ۳۔بارش کا پانی
  - ۴۔ٹھہرا ہوا پانی
    - کر
    - قلیل

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مضاف وہ عرق یا رس ہے جسکو کسی چیز سے نچوڑا گیا ہو (جیسے سیب یا تربوز وغیرہ کا رس) یا کوئی چیز اس میں اس قدر گھول دی گئی ہو کہ اسے خالص پانی نہ کہہ سکیں۔ جیسے شربت

مطلق وہ پانی ہے جو مضاف نہ ہو (بلکہ خالص ہو)

مضاف پانی کے احکام

۱۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرسکتا (مطہرات میں سے نہیں ہے)

۲۔ نجاست سے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے چاہے نجاست کتنی ہی کم ہو اور پانی کا رنگ، بو اور مزہ بھی تبدیل نہ ہو۔

۳۔ مضاف پانی سے وضو یا غسل بھی باطل ہے۔

مطلق (خالص) پانی کی قسمیں

پانی یا تو زمین سے ابلتا ہے یا آسمان سے برستا ہے، یا نہ ابلتا ہے اور نہ برستا ہے۔

آسمان سے برسنے والا پانی بارش کا پانی کہلاتا ہے، اور زمین سے نکلنے والا اگر جاری ہے تو ''آب جاری'' اور اگر ٹھہرا ہے تو کنویں کا پانی کہا جائیگا۔

وہ پانی جو نہ آسمان سے برسے نہ زمین سے اسکا چشمہ پھوٹے اسے ''آب راکد'' ٹھہرا ہوا پانی کہتے ہیں مثلاً حوض وغیرہ میں بھرا ہوا پانی۔ اور ''آب راکد'' اگر زیادہ مقدار میں ہو تو ''کر'' ورنہ ''قلیل'' کہلائے گا۔

کر کی مقدار

- حجم (پیمائش): ۴۲ ۷/۸ بالشت (۱)، یعنی اتنا پانی جو کسی ایسے برتن کو بھر دے جسکی لمبائی چوڑائی اور گہرائی ۴۲ ۷/۸ بالشت ہو۔ وہ کر بھر پانی ہے. اسی کو آب کثیر بھی کہتے ہیں.
- وزن: ۳۷۷٫۴۱۹ کیلوگرام. (۲)

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: ظاہر یہ ہے کہ ۳۶ بالشت بھی کافی ہے۔

(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: تقریباً ۳۸۴ لیٹر۔

آیۃ اللہ سیستانی: وزن کے اعتبار سے کر کی مقدار کا تعین اشکال سے خالی نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آب قلیل:

وہ پانی جو کر سے کم ہو قلیل ہے۔
صرف مطلق پانی نجس چیز کو پاک کرسکتا ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ مضاف پانی کے ذریعہ کوئی گندی چیز صاف ہوجائے لیکن پاک نہیں ہوسکتی۔

....

خلاصہ

۱۔مطہرات بہت سی نجاستوں کو پاک کردیتے ہیں۔
۲۔مطہرات میں سے اہم چیزیں۔پانی،مٹی،سورج،اسلام،عین نجاست کا زائل ہوجاتا ہے۔
۳۔جو پانی مطہرات میں سے ہے وہ مطلق ہے نہ کہ مضاف۔
۴۔وہ پانی جو زمین سے نکلے اور جاری ہو اسے جاری پانی کہا جاتا ہے لیکن اگر وہ زمین سے نکلے مگر جاری نہ ہو تو اسے کنویں کا پانی کہا جاتا ہے۔
وہ پانی جو نہ زمین سے نکلے اور نہ آسمان سے برسے بلکہ ایک جگہ اکٹھا ہوگیا ہو اسے ''آب راکد'' (ٹھہرا ہوا) کہا جائے گا اور یہی پانی اگر زیادہ مقدار میں ہے تو ''کر'' ورنہ آب ''قلیل'' کہلائے گا۔
۵۔اگر پانی کا وزن ۴۱۹ء۳۷۷ کلوگرام ہوجائے تو وہ کر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔مطلق اور مضاف پانی میں کیا فرق ہے؟

۲۔کنویں کے پانی اور آب جاری میں کیا فرق ہے؟

۳۔اگر ایک حوض کی لمبائی ۲۵ بالشت اور چوڑائی ۵ بالشت اور گہرائی ایک بالشت ہو تو حساب لگا کر بتائیے کہ یہ ایک کر ہو گیا یا نہیں۔

۴۔ایک شخص نے اپنا بھیگا ہوا پیر نجس فرش پر رکھا لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ اسکے پیر کی تری فرش تک پہنچی یا نہیں تو ایسی صورت میں کیا اسکا پیر نجس ہو گا؟

علیہا السلام علیہا السلام علیہا السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پانچواں سبق

پانی کے احکام

قلیل پانی

ا۔قلیل پانی نجاست سے ملتے ہی نجس ہوجاتا ہے چاہے کسی نجس چیز پر ڈالا جائے یا اسمیں کوئی نجس چیز گر جائے

۲۔اگر کر یا جاری پانی نجس قلیل پانی سے گھل مل جائے تو وہ قلیل پانی پاک ہوجائے گا فرض کیجئے کہ ایک برتن میں نجس پانی قلیل مقدار میں ہو تو اسکو ایسے نل کے نیچے رکھ کر نل کا پانی کھول دیں جو کر بھر پانی سے متصل ہے تو نل کا پانی اسمیں ملنے کے بعد نجس پانی پاک ہوجائے گا۔

کر، جاری اور کنویں کا پانی

ا۔آب قلیل کے علاوہ مطلق پانی کی تمام قسمیں نجاست سے ملنے کے بعد جب تک انمیں نجاست کا رنگ، بو یا مزہ پیدا نہ ہوجائے پاک رہیں گی۔اور جب بھی رنگ، بو یا مزہ تبدیل ہوگا وہ نجس ہوجائیں گی (یہی حکم جاری، کنویں اور کر حتی کہ بارش کے پانی کا بھی ہے)

۲۔گھروں اور محلوں میں بچھی ہوئی پانی کی پائپ لائن کا رابطہ کر سے ہوتا ہے لہٰذا اس کا پانی بھی کر کے حکم میں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بارش کے پانی کی بعض خصوصیتیں

۱۔اگرایسی نجس چیز پر جس میں عین نجس نہیں ہے،ایک مرتبہ بارش ہوجائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے۔
۲۔اگر نجس فرش یا لباس پر ایک مرتبہ بارش ہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے (۱)اور نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔
۳۔اگر نجس زمین پر بارش ہوجائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے۔
۴۔اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہوجائے خواہ وہ کر سے کم ہی کیوں نہ ہو اگر بارش کا سلسلہ جاری ہے تو نجس چیز کو اس میں پاک کیا جاسکتا ہے اور وہ پانی بھی اس وقت تک پاک رہے گا جب تک نجاست کا رنگ، بو یا ذائقہ اسمیں پیدا نہ ہوجائے۔

مشکوک پانی کے احکام

۱۔جس پانی کے بارے میں شبہہ ہو کہ یہ کر بھر ہے یا نہیں، وہ نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوگا البتہ کر کے دوسرے احکام اسمیں جاری نہیں ہونگے۔
۲۔اگر پانی پہلے کر کی مقدار میں تھا اور اب شک ہے کہ قلیل ہوگیا یا نہیں تو وہ کر کا حکم رکھتا ہے۔
۳۔جس پانی کے بارے میں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ نجس ہے یا پاک تو وہ پاک ہے۔
۴۔جو پانی پاک تھا اور بعد میں اسکی نجاست کے بارے میں شک ہو گیا ایسا پانی پاک پانی کے حکم میں ہے۔
۵۔جو پانی نجس تھا اور اب شک ہے کہ پاک ہوا یا نہیں تو وہ نجس پانی کا حکم رکھتا ہے۔
۶۔جو پانی مطلق تھا اور اسکا مضاف ہوجانا یقینی نہ ہو تو وہ مطلق ہی کے حکم میں ہے۔

پانی سے نجس چیز پاک کرنے کا طریقہ

پانی زندگی کا سرمایہ اور بہت سی نجاستوں کو پاک کرنے والا ہے اور ان مطہرات میں سے ہے کہ جنکی انسان کو ہر روز ضرورت پڑتی ہے۔یہاں ہم یہ بتائیں گے کہ کس طریقہ سے پانی کے ذریعہ نجس چیزوں کو پاک کیا جاتا ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط پیشاب سے نجس بدن یا لباس کی طہارت دوبار میں ہوتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نجس چیز پاک کرنے کے لئے اسے دھونے کی مقدار

- برتن
  - ۱۔آب کر سے: ایک مرتبہ(۱)
  - ۲۔آب قلیل سے: تین مرتبہ
- دیگر اشیاء
  - ۱۔نجاست پیشاب کے ذریعہ
    - الف: کر سے: ایک مرتبہ(۲)
    - ب: قلیل سے: دومرتبہ(۳)
  - ۲۔نجاست پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز کے ذریعہ
    - الف: کر سے: ایک مرتبہ
    - ب: قلیل سے: ایک مرتبہ

تشریح

الف: نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے پہلے عین نجاست کو دور کرنا ضروری ہے۔ پھر اسی تفصیل کے مطابق جو اوپر بیان کی گئی ہے اتنے ہی مرتبہ دھوئے مثلاً ایک نجس برتن کی نجاست کو دور کرنے کے بعد اگر آب کر سے ایک مرتبہ دھولیا جائے تو کافی ہے۔

ب: فرش اور لباس یا انھیں جیسی وہ اشیاء جو پانی کو جذب کرتی ہیں اور نچوڑنے کے قابل ہیں اگر ان کو آب قلیل کے ذریعہ پاک کیا جارہا ہے تو ہر مرتبہ دھونے کے بعد نچوڑنا ضروری ہے یا کسی اور طریقہ سے اس کا پانی نکالا جائے۔ اور آب کر و جاری سے پاک کرنے کی صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر اسمیں جذب شدہ پانی کا نکالنا ضروری ہے۔(۴)

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط واجب تین مرتبہ۔

(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بدن یا لباس دو بار۔

(۳) آیۃ اللہ سیستانی: لباس اور بدن کے علاوہ باقی چیزوں کا ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

(۴) آیۃ اللہ خامنہ ای: نچوڑنا ضروری نہیں۔ صرف پانی کا نکل جانا کافی ہے چاہے ملنے جلنے ہی سے کیوں نہ نکل جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ج: تمام چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں کنویں اور جاری پانی کا حکم بھی کر جیسا ہے۔

مسئلہ

نجس برتن اس طریقہ سے پاک کیا جاسکتا ہے:
آب کر ہو تو: ایک مرتبہ پانی مین ڈبو کر نکال لیں۔(۱)
آب قلیل ہو تو: برتن کو تین مرتبہ پانی سے پر کر کے خالی کر دیں یا یہ کہ اسمیں تھوڑا سا پانی لے کر چاروں طرف گھمائیں تا کہ پانی تمام نجس مقامات تک پہونچ جائے پھر اس پانی کو پھینک کر برتن کو خالی کریں اس عمل کو تین مرتبہ انجام دینے سے برتن پاک ہو جائیگا۔

خلاصہ

۱۔قلیل پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔
۲۔کر، جاری، کنویں اور بارش کے پانی میں نجاست ملنے سے اگر اسکا رنگ، بو یا مزہ تبدیل ہو جائے تو نجس ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

۳۔وہ پانی جو کر کے حکم میں ہے جب تک نجاست کا رنگ، بو یا مزہ اس میں نہ پیدا ہو تو وہ پاک ہے۔
۴۔بارش کا پانی نجس اشیاء کو پاک کر دیتا ہے اور اسمیں فرش یا کپڑوں کو نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی اور جب تک نجاست کی مذکورہ تینوں صفتیں پیدا نہ ہو جائیں پاک ہے۔
۵۔جس پانی کے بارے میں ''کر'' ہونے کا یقین نہیں ہے وہ نجاست سے ملتے ہی نجس نہیں ہوگا۔
۶۔جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نہیں وہ پاک کے حکم میں ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط تین مرتبہ دھوئیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۔جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہوسکے کہ مطلق ہے یا مضاف وہ مطلق کا حکم رکھتا ہے۔
۸۔برتنوں کے علاوہ تمام نجس چیزیں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتی ہیں سوائے ان چیزوں کے جو پیشاب کے ذریعہ نجس ہوئی ہوں کہ اس صورت میں قلیل پانی سے دومرتبہ پاک کرنا ضروری ہے۔
۹۔قالین فرش اور کپڑوں جیسی اشیاء کی طہارت کے لئے ضروری ہے کہ ہر مرتبہ پانی سے خوب تر کرنے کے بعد انہیں نچوڑا جائے یا کسی اور طریقہ سے اسکا پانی نکالا جائے۔(۱)

برتنوں کو پاک کرنے کے بعض احکام

	نجس ظرف	قلیل پانی سے	کر یا جاری پانی سے	وضاحت
۱	اگر کسی برتن کو کتے نے چاٹ لیا یا اس سے کوئی تر چیز کھائی ہو:	احتیاط واجب کی بنا پر دومرتبہ	احتیاط واجب کی بنا پر دومرتبہ	پاک کرنے سے پہلے اسے مٹی سے مانجھ لیا جائے۔
۲	جس برتن سے سور نے کوئی تر چیز کھائی ہو:	سات مرتبہ	احتیاط واجب کی بنا پر سات مرتبہ	بنابر احتیاط مستحب پاک کرنے سے پہلے اسے مٹی سے مانجھ لیا جائے
۳	جو برتن شراب سے نجس ہوا ہو:	(۲) تین مرتبہ لیکن بہتر ہے کہ سات مرتبہ دھوئے	ایک مرتبہ	

سوالات

۱۔کر پانی کیسے نجس ہوتا ہے؟
۲۔بارش کا پانی جو کسی جگہ جمع ہوگیا ہے بارش ختم ہوجانے کے بعد بھی کیا وہ بارش کے پانی کا حکم رکھتا ہے؟
۳۔پانی کی ٹنکی میں کر سے زیادہ پانی کی گنجائش ہے اسکے بارے میں یہ شک ہے کہ یہ کر بھر ہے یا نہیں تو اسکا کیا حکم ہے؟
۴۔وہ کپڑا جو خون سے نجس ہوا ہو تو اسکی طہارت قلیل پانی یا ایک نہر میں کیسے ہوگی۔

....
(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: صرف ہلنے جلنے سے پانی نکل جائے تب بھی پاک ہوجائیں گی۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر مستحب سات مرتبہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چھٹا سبق

پانی کے ذریعہ نجس زمین پاک کرنے کا طریقہ

زمین کی طہارت

- ۱۔ کر کے ذریعہ: عین نجاست کو دور کرنے کے بعد کر یا جاری پانی تمام اجزاءِ نجس تک پہونچ جائے۔
- ۲۔ قلیل کے ذریعہ:
  - الف : زمین اگر پانی کو جذب کر لیتی ہو اور اس پر پانی ڈالکر بہایا نہیں جا سکتا ہے تو وہ آب قلیل سے پاک نہیں ہوسکتی۔
  - ب : جس زمین پر پانی بہہ سکتا ہو اس پر پانی بہانے سے پاک ہوجائیگی

مسئلہ

۱: نجس دیوار بھی نجس زمین کی طرح پاک ہوجاتی ہے۔
۲: زمین پاک کرتے وقت اگر پانی بہہ کر کسی گڑھے میں یا کسی دوسری جگہ جائے تو وہ تمام جگہیں جہاں سے پانی گذرا ہے پاک ہوجائینگی۔

زمین

۱ . اگر چلتے ہوئے پیر کا تلوا یا جوتے، چپل کا تلا نجس ہوجائے اور چلتے چلتے وہ نجاست زائل ہوجائے تو وہ پاک ہوجائے گا۔ لہٰذا زمین صرف پیروں کے تلوے یا جوتے کے تلے کو پاک کرتی ہے مگر پاک کرنے کی شرط یہ ہے کہ:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● زمین پاک ہو۔
● خشک ہو۔
● صرف وہ زمین پاک کرتی ہے جس کا فرش مٹی، پتھر یا اینٹ جیسی چیزوں سے بنا ہوا ہو۔

۲۔اگر چپل یا پیر کے تلوے کی نجاست زمین سے رگڑنے کی وجہ سے زائل ہوجائے تو وہ پاک ہوجائے گا لیکن بہتر یہ ہے کہ کم سے کم پندرہ قدم چلے۔(۱)

دھوپ

دھوپ بھی کچھ شرائط کے ساتھ بعض چیزوں کو پاک کردیتی ہے:

الف: زمین

ب: عمارت اور اسکے حصے۔مثلاً کھڑکی، دروازہ وغیرہ۔(۲)

ج: درخت اور گھاس پھوس وغیرہ۔

پاک ہونے کے شرائط:

● نجس چیز اتنی تر ہو کہ اگر کوئی چیز اس سے لگ جائے تو وہ بھی تر ہوجائے۔
● دھوپ پڑنے کی وجہ سے خشک ہوجائے چنانچہ اگر تری باقی رہ جائے تو طہارت نہ ہوگی
● بادل یا پردہ جیسی چیزیں اس پر سورج کی دھوپ پڑنے سے مانع نہ ہوں مگر یہ کہ اتنی باریک اور ہلکی ہوں کہ دھوپ کے لئے رکاوٹ نہ بنیں۔
● صرف دھوپ ہی کی وجہ سے وہ خشک ہو مثلاً ہوا وغیرہ کے ذریعہ نہ سوکھے۔
● دھوپ پڑتے وقت اس جگہ پر عین نجاست نہ ہو لہٰذا اگر عین نجاست ہو تو دھوپ پڑنے سے پہلے اسکو دور کردیا جائے۔

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: دس قدم چلنا کافی ہے۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: درخت، گھاس اور کھڑکی وغیرہ کا دھوپ سے پاک ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● دیوار یا زمین کا ظاہری اور اندرونی حصہ ایک ساتھ خشک ہونا ضروری ہے مثلاً اگر سامنے کا حصہ آج سوکھا ہے اور اندرونی حصہ کل تو صرف سامنے ہی والا حصہ پاک ہوگا۔
● اگر زمین یا اسکی جیسی چیزیں نجس ہوں لیکن تر نہ ہوں تو پانی سے تر کردیں اور پھر اس تری کو سورج خشک کردے تو وہ چیزیں پاک ہوجائینگی۔

اسلام

اگر کافر اپنی زبان پر شہادتین (**اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمداً رسول الله**) جاری کرے تو وہ مسلمان ہوجایگا اور ساتھ ہی ساتھ اسکا تمام بدن پاک ہوجائے گا۔ (شہادتین کا عربی زبان میں ہونا شرط نہیں ہے۔)

عین نجاست کا زائل ہوجانا

دو مقامات ایسے ہیں جہاں عین نجاست کا زائل ہوجانا ہی پاک ہونے کے لئے کافی ہے اور وہاں پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے:
الف: حیوان کا جسم۔ مثلاً مرغی کی چونچ جس سے اس نے نجاست کھائی ہے، جب اسکی نجاست زائل ہوجائے گی تو پاک ہوجائے گی۔
ب: بدن کا اندرونی حصہ! مثلاً منھ، ناک اور کان کے اندر کا حصہ۔ فرض کیجئے دانت مانجتے وقت مسوڑھوں سے خون آجائے چنانچہ تھوکنے کے بعد اگر خون کا رنگ اس میں نہ ہو تو وہ پاک ہے اور اسے پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔جس زمین پر پانی بہہ نہ پائے وہ قلیل پانی کے ذریعہ پاک نہیں ہوسکتی۔

۲۔اگر کسی زمین کو قلیل پانی کے ذریعہ پاک کریں تو جس جگہ سے پانی بہا ہے وہ پاک ہوجائے گی لیکن جس جگہ پانی اکٹھا ہوگیا ہے وہ جگہ نجس ہے۔

۳۔پیر یا چپل اور جوتے کے نچلے حصہ کی نجاست اگر زمین پر چلنے کی وجہ سے زائل ہوجائے تو پاک ہوجائے گا۔

۴۔سورج کچھ شرائط کے ساتھ زمین،عمارت اور پیڑ پودوں کو پاک کرتا ہے۔

۵۔اگر کافر مسلمان ہوجائے تو پاک ہوجائے گا۔

۶۔ناک اور منھ کا اندرونی حصہ نجاست زائل ہونے سے پاک ہوجاتا ہے اور اسے پانی سے پاک کرنے کی شرط نہیں ہے۔

سوالات

۱۔گھر کی دیوار کا کچھ حصہ نجس ہوگیا ہے۔وضاحت کیجئے کہ کیسے پاک ہوگا؟

۲۔جوتے کا تلا نجس مٹی سے آلودہ ہے کس قدر چلیں کہ پاک ہوجائے؟

۳۔کیا سورج،لکڑی،گیہوں،چاول کو پاک کردیگا؟

۴۔اگر کوئی کافر،اردو یا انگلش میں شہادتین اپنی زبان پر جاری کرے تو کیا پاک ہوجائیگا؟

علیہ السلام علیہا السلام علیہا السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ساتواں سبق

وضو

نماز ادا کرنے کے لئے پہلا مرحلہ بدن اور لباس کی طہارت کا ہے جسکا بیان گذر چکا ہے اب ہم دوسری شرط یعنی ''وضو'' کے احکام بیان کرینگے۔

ایک نمازی جب نماز کیلئے آمادہ ہوتو پہلے وضو کرے اور خود کو اس عظیم عبادت کے لئے تیار کرے۔ بعض مواقع پر اسکے لئے غسل کرنا بھی ضروری ہے اور جب یہ دونوں چیزیں ناممکن ہوتی ہیں تو انکی جگہ پر تیمّم کیا جاتا ہے۔

یہ کب اور کیسے ہوگا انشاء اللہ آئندہ سبق میں آپ اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائیں گے۔

وضو کا طریقہ

وضو میں سب سے پہلے چہرہ کو دھویا جائے گا پھر داہنا ہاتھ پھر بایاں ہاتھ ان اعضاء کو دھونے کے بعد جوتری ہاتھ میں باقی ہے اسکے ذریعہ سر کا مسح کیا جائے گا، پھر داہنے پیر کا اور آخر میں بائیں پیر کا مسح ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے اس نقشہ کو دیکھیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

افعال وضو

- ۱۔دھونا
  - ۱۔چہرہ: پیشانی کے اوپری حصہ سے ٹھڈی تک اور چوڑائی میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے بیچ میں جتنا حصہ آجائے۔
  - ۲۔داہنا ہاتھ / ۳۔بایاں ہاتھ: کہنی سے انگلیوں کے سرے تک۔
- ۲۔مسح
  - ۱۔سر — پیشانی سے ملے ہوئے اگلے حصہ پر۔
  - ۲۔داہنا پیر / ۳۔بایاں پیر: انگلیوں کی نوک سے لے کر پاؤں کے جوڑ (ٹخنہ) تک۔

افعال وضو کی تشریح

دھونا

۱۔چہرہ اور ہاتھوں کے اتنے حصہ کا دھونا واجب ہے جو بیان کیا جاچکا ہے۔لیکن یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ واجب مقدار بھر دھولیا ہے۔تھوڑا تھوڑا اطراف کو بھی دھونے میں شامل کرلیا جائے۔

۲۔احتیاط واجب کی بنا پر چہرہ اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہئے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھویا جائے تو وضو باطل ہے۔

مسح

سر کا مسح:

۱۔مسح کی جگہ سر کا وہ چوتھائی حصہ ہے جو سر کے اگلے حصہ میں پیشانی کے اوپر ہوتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔مسح کی واجب مقدار: اسکی کوئی حد معین نہیں ہے، جس قدر بھی مسح کہے جانے کے قابل ہو وہ کافی ہے۔

۳۔مستحب مقدار: چوڑائی میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر اور لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے برابر۔

۴۔بائیں ہاتھ سے بھی مسح کرنا جائز ہے۔(۱)

۵۔مسح میں پانی کو کھال تک پہونچانا واجب نہیں بلکہ بالوں کے اوپر بھی مسح ہوسکتا ہے۔البتہ اگر سر کے بال اتنے بڑے ہیں کہ کنگھا کرتے وقت چہرہ پر بکھر جاتے ہوں تو ضروری ہے کہ بالوں کو ہٹا کر کھال پر مسح کیا جائے۔یا کم از کم بالوں کی جڑ میں مسح کرے۔

۶۔سر کے دوسرے حصہ کے بالوں پر مسح کرنا صحیح نہیں ہے چاہے وہ مسح کی جگہ پر کیوں نہ آ گئے ہوں۔

پیروں کا مسح:

۱۔مسح کی جگہ: پیروں کا اوپری حصہ

۲۔مسح کی واجب مقدار: لمبائی میں انگلیوں کے سرے سے پیر کے اوپری حصہ کے ابھار تک (۲) اور چوڑائی میں کوئی معین مقدار نہیں ہے اگر ایک انگلی کی حد میں بھی ہو تو کافی ہے۔

۳۔مستحب مقدار: پیر کا تمام اوپری حصہ۔

۴۔داہنے پیر کا مسح پہلے کیا جائے پھر بائیں پیر کا،لیکن یہ شرط نہیں ہے کہ داہنے ہاتھ سے ہی داہنے پیر کا مسح کیا جائے یا بائیں ہاتھ سے بائیں پیر کا۔(۳)

سر اور پیر کے مسح کے مشترکہ مسائل

۱۔سر اور پیر کے مسح میں ہاتھ کو پھیرا جائے گا ورنہ اگر ہاتھ پھیرنے کے بجائے سر یا پیر کو

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب یہ ہے کہ سر کا مسح داہنے ہاتھ سے کیا جائے۔لیکن اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرنا لازم نہیں ہے۔آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب یہ ہے کہ سر کا مسح داہنے ہاتھ سے اور اوپر سے نیچے کی جانب ہو۔

(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: انگلیوں کے سرے سے ٹخنے تک۔

(۳) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ سے داہنے پیر اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر کا مسح کیا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حرکت دی جائے تو وضو باطل ہے۔ ہاں اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت سر یا پیر تھوڑا سا ہل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ اگر مسح کرنے کیلئے ہاتھوں میں تری باقی نہیں رہ گئی ہے تو دوسرے پانی سے ہاتھوں کو تر کرنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے اعضاءِ وضو سے تری لیکر مسح کرے۔(۱)

۳۔ ہاتھ میں اتنی تری ہونا ضروری ہے کہ سر اور پیر پر اس کا اثر محسوس ہو۔

۴۔ مسح کے مقامات خشک ہونا چاہئیں، چنانچہ اگر یہ مقامات تر ہوں تو پہلے انہیں خشک کرنا ضروری ہے، لیکن اگر تری اتنی معمولی ہے کہ مسح کی تری اس پر اثر انداز ہوسکتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۔ ہاتھ اور سر یا پیر کے درمیان کوئی کپڑا، ٹوپی یا موزے، جوتے جیسی کوئی بھی چیز حائل نہیں ہونا چاہئے چاہے وہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو کہ تری کھال تک پہونچ جائے (مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو)۔

۶۔ مسح کی جگہ پاک ہونا ضروری ہے اور اگر نجس ہو تو اسے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر پاک کرنا ناممکن ہے تو پھر تیمّم کرے گا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: داڑھی سے تری لے کر مسح کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔وضویعنی چہرہ اور ہاتھوں کا دھونا سر اور پیروں کا مسح کرنا ان شرائط کے ساتھ جس کا ذکر آئندہ آئے گا۔

۲۔احتیاط واجب ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کواوپر سے نیچے کی طرف دھوئے۔

۳۔وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کودھونے کے بعد، سر کے اگلے حصہ اور پیروں کے اوپری حصہ پر مسح کیا جائیگا۔

۴۔سر کے مسح میں واجب مقدار صرف اتنی ہے کہ اسے مسح کہا جا سکے۔

۵۔سر کا مسح ابتدائی حصہ میں (پیشانی کے اوپر) ہوگا۔

۶۔پیر کا مسح ایک انگلی سے بھی ہوسکتا ہے لیکن لمبائی میں انگلیوں کے سرے سے پیر کے ابھار تک مسح کرنا ضروری ہے۔

۷۔مسح میں ضروری ہے کہ:

- مسح کی جگہ پر ہی ہاتھ پھیرا جائے۔
- مسح کی جگہ پاک ہو۔
- ہاتھ اور مقام مسح کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

سوالات

۱۔افعال وضو بیان کیجئے؟

۲۔ایک شخص نے اپنے سر کے ایک طرف کے بالوں کو مقام مسح پر جمع کر رکھا ہے تو سر کا مسح کرتے وقت وہ کیا کرے گا؟

۳۔سر اور پیر کے مشترک مسائل میں سے چار مسئلے بیان کیجئے؟

۴۔کیا چلتے ہوئے سر کا مسح کر سکتے ہیں؟

۵۔کیا زیادہ ٹھنڈک میں موزے یا جوتے کے اوپر سے مسح کر سکتے ہیں؟

۶۔سر اور پیر کے مسح کی واجب و مستحب مقدار بیان کیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آٹھواں سبق

وضو کے شرائط

وضو کے جو شرائط یہاں بیان کئے جا رہے ہیں انھیں شرائط کے ساتھ وضو صحیح ہے اور انمیں کوئی ایک بھی شرط اگر کم ہو جائے تو وضو باطل ہو جائیگا۔

وضو کی شرطیں

- ۱۔ وضو کے پانی اور برتن کی شرطیں
  - ۱۔ وضو کا پانی پاک ہو (نجس نہ ہو)
  - ۲۔ وضو کا پانی مباح ہو (غصبی نہ ہو)
  - ۳۔ وضو کا پانی مطلق ہو (مضاف نہ ہو)
  - ۴۔ وضو کا برتن مباح ہو۔
  - ۵۔ وضو کا برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔ (۱)
- ۲۔ اعضائے وضو کی شرطیں
  - ۱۔ پاک ہوں۔
  - ۲۔ ان پر ایسی چیز نہ ہو جو پانی پہونچنے سے مانع ہو۔
- ۳۔ کیفیت وضو کی شرطیں
  - ۱۔ ترتیب (وہی ترتیب ہو جو افعال وضو میں گزر چکی ہے)
  - ۲۔ موالات۔ افعال وضو کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔
  - ۳۔ خود وضو کرے۔
- ۴۔ وضو کرنے والے کے شرائط
  - ۱۔ پانی استعمال کرنے میں اسکے لئے کوئی مشکل نہ ہو۔
  - ۲۔ قصد قربت کے ساتھ وضو کرے۔ (ریا کاری نہ ہو)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط واجب۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وضو کے برتن اور پانی کے شرائط

۱۔نجس اور مضاف پانی سے وضو باطل ہے، چاہے اسکے نجس یا مضاف ہونے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، یا بھول گیا ہو۔

۲۔وضو کا پانی مباح ہو، چنانچہ مندرجہ ذیل مقامات پر وضو باطل ہے۔

- ایسے پانی سے وضو کرنا جس کے مالک کی اجازت نہ ہو (اسکے راضی نہ ہونے کا یقین ہو)
- وہ پانی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک راضی ہے یا نہیں۔
- وہ پانی جو خاص افراد کے لئے وقف ہو جیسے بعض مدارس، ہوٹل، مسافر خانوں کے حوض یا وضو خانے وغیرہ۔

۳۔نہروں یا ندیوں میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا مالک راضی ہے یا نہیں، ہاں اگر انکے مالکان وضو کرنے سے روکیں تو احتیاط واجب (۱) کی بنا پر وضو نہ کیا جائے۔

۴۔جو پانی غصبی برتن میں ہے اور اس سے وضو کیا جائے تو وضو باطل ہے۔

اعضاء وضو کے شرائط

۱۔اعضاء وضو کو دھوتے اور مسح کرتے وقت ان کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۲۔اگر اعضاء وضو پر کوئی ایسی چیز ہے جو پانی کو اس عضو تک پہونچنے سے روک رہی ہے یا مسح کی جگہوں پر کوئی حائل موجود ہے خواہ وہ پانی کو کھال تک پہونچنے سے نہ روکے پھر بھی وضو کرتے وقت اسکو برطرف کرنا ضروری ہے۔

۳۔پین، ڈاٹ پین وغیرہ کی روشنائی یا کریم یا معمولی چکنائی اگر اعضاء وضو پر کسی جگہ لگی ہوئی ہو اور وہ جلد تک پانی پہونچنے سے مانع ہو تو اسکو دور کرنا ضروری ہے اور اگر مانع نہ ہو تو وضو صحیح ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیفیت وضو کے شرائط

ترتیب:

وضو کے افعال اس ترتیب سے انجام دئے جائیں گے:

- چہرہ کا دھونا
- داہنا ہاتھ دھونا
- بایاں ہاتھ دھونا
- سر کا مسح
- داہنے پیر کا مسح
- بائیں پیر کا مسح

اگر یہ ترتیب بدل جائے تو وضو باطل ہو جائے گا، حتی کہ اگر داہنے اور بائیں پیر کا مسح ایک ساتھ کرے تب بھی وضو باطل ہے۔(۱)

مُوالات:

۱۔یعنی تمام افعال یکے بعد دیگرے بغیر کسی فاصلے کے انجام دینا۔

۲۔اگر افعال وضو کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگیا ہے کہ جس عضو کو دھونا یا مسح کرنا چاہتا ہے۔ اس سے پہلے والا عضو خشک ہو چکا ہے تو وضو باطل ہے۔(۲)

دوسروں سے مدد لینا:

۱۔جو شخص خود افعال وضو انجام دے سکتا ہے وہ دوسروں سے مدد نہیں لے سکتا لہٰذا ایسی صورت میں اگر کوئی دوسرا شخص اس کا چہرہ یا ہاتھ دھوئے یا مسح کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

۲۔جو شخص خود وضو نہیں کر سکتا ہے تو وہ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنائے کہ وہ اسکو وضو کرائے اور اگر وہ اجرت کی درخواست کرے تو امکان کی صورت میں اسے اجرت دے لیکن نیت خود ہی کرے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط مستحب۔

(۲) آیۃ اللہ سیستانی: اگر صرف آخری عضو خشک ہوا ہو اور اس سے پہلے والے اعضا پر تری باقی ہے تو باطل نہیں ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وضو کرنے والے کے شرائط:

۱۔جس شخص کو یہ علم ہے کہ اگر وہ وضو کرے گا تو بیمار ہو جائے گا یا بیمار ہونے کا اندیشہ ہے تو اسے تیمّم کرنا چاہیئے اور اگر وضو کرے گا تو وہ باطل ہوگا۔لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو کہ پانی اسکے لئے نقصان دہ ہے یا نہیں چنانچہ اسنے وضو کر لیا اور بعد میں نقصان کا پتہ چلا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۲۔قربت کی نیت کے ساتھ وضو کیا جائے یعنی حکم خدا کی تعمیل کے عنوان سے انجام دیا جائے۔

۳۔نیت کو زبان سے ادا کرنا بلکہ دل میں دہرانا ضروری نہیں ہے بلکہ اتنی توجہ ہی کافی ہے کہ وہ وضو کر رہا ہے۔اس طریقے سے کہ اگر کوئی اس سے پوچھے کہ کیا کر رہے ہو تو وہ بتائے کہ وضو کر رہا ہوں۔

مسئلہ

اگر نماز کا وقت اتنا کم رہ گیا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں مکمل نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے اندر ادا نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں اسے تیمّم کرنا چاہیئے۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔وضو کا پانی پاک، مطلق اور مباح ہونا چاہئے اور نجس یا مضاف پانی سے وضو ہر حال میں باطل ہے چاہے وہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

۲۔اگر پانی کے غصبی ہونے کا علم ہے تو غصبی پانی سے وضو باطل ہے۔

۳۔اگر اعضاء وضو نجس ہوں یا ان پر کوئی ایسی چیز لگی ہوئی ہو جو پانی کو جلد تک پہونچنے سے روکے تو وضو باطل ہے۔

۴۔اگر وضو میں ترتیب یا موالات کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے تو وضو باطل ہے۔

۵۔جو شخص خود وضو کر سکتا ہے وہ وضو کے کسی بھی مرحلہ میں دوسرے سے مدد نہیں لے سکتا۔

۶۔وضو قربۃً الی اللہ۔انجام دینا چاہئے۔

۷۔اگر یہ خوف ہے کہ وضو کرنے کی وجہ سے پوری نماز یا اسکا کچھ حصہ نکل جائے گا تو تیمّم کرے۔

سوالات

۱۔پرائیوٹ جگہوں مثلاً کسی ادارہ یا دفتر وغیرہ میں وہاں کے کارندوں کے علاوہ دوسروں کے لئے وضو کرنا کیسا ہے؟

۲۔جو پانی پینے کے لئے مخصوص ہے اس سے وضو کرنا کیسا ہے؟

۳۔جو خود وضو نہیں کر سکتا وہ کیا کرے؟

۴۔وضو میں قصد قربت کی وضاحت کیجئے؟

۵۔وضو میں ترتیب و موالات کا فرق بیان کیجئے؟

علیہ السلام علیہا السلام علیہم السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نواں سبق

وضو جبیرہ

جبیرہ کی تعریف: دوا یا وہ پٹی وغیرہ جو زخم پر باندھی جاتی ہے اسے جبیرہ کہتے ہیں۔

۱۔ اگر کسی کے اعضاء وضو پر کوئی چوٹ یا زخم ہے لیکن وہ معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہے تو ویسے ہی وضو کرے۔ مثلاً:

الف: زخم کھلا ہوا ہے لیکن پانی نقصان دہ نہیں ہے۔

ب: زخم بندھا ہوا ہے لیکن اسے کھولنا بھی ممکن ہے اور پانی بھی نقصان دہ نہیں ہے۔

۲۔ اگر زخم چہرہ یا ہاتھوں پہ ہے اور کھلا ہوا بھی ہے اور پانی مضر ہے تو ایسی صورت میں اگر اسکے اطراف کو دھولیا جائے تو کافی ہے۔(۱)

۳۔ اگر اعضاء مسح (سر اور دونوں پیروں) پر کوئی زخم وغیرہ ہے اور اُس پر کوئی چیز بندھی ہوئی نہیں ہے ایسی حالت میں اگر مسح کرنا ممکن نہ ہو تو ایک پاک کپڑا اس پر رکھ لے اور اسکے اوپر مسح کرے۔(۲)

وضو جبیرہ کا طریقہ

وضو جبیرہ میں چہرہ اور ہاتھوں کو دھونے یا مسح کرنے کے سلسلے میں جہاں تک ممکن ہو معمول

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: احتیاط یہ ہے کہ اگر تر ہاتھ زخم پر پھیرنا نقصان دہ نہ ہو تو ہاتھ بھی پھیرے۔
(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: اگر زخم پر ہاتھ پھیرنا ممکن نہ ہو تو وضو کے بجائے تیمّم کرے، البتہ اگر کپڑا زخم پر رکھ کر ہاتھ پھیرنا ممکن ہو تو احتیاط یہ ہے کہ تیمّم کے ساتھ ساتھ وضو بھی کرے اور مسح کے لئے زخم پر کپڑا رکھ کر مسح کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے مطابق انجام دے ہاں اگر ممکن نہ ہو تو تر ہاتھوں کو جبیرہ ہی پر پھیر لینا کافی ہے۔

چند مسائل

۱۔ اگر جبیرہ نے معمول سے زیادہ زخم کے اطراف کو چھپا لیا ہے اور اسے ہٹانا بھی ناممکن ہے تو اس موقع پر وضو جبیرہ کر کے احتیاط واجب کی بنا پر تیمّم بھی کرے۔(۱)

۲۔ جو شخص یہ طے نہ کر سکے کہ اسکی تکلیف شرعی وضو جبیرہ ہے یا تیمّم۔ تو بر بنائے احتیاطِ واجب دونوں کو انجام دے۔

۳۔ اگر مرہم پٹی اسکے پورے چہرہ یا کسی مکمل ہاتھ کو چھپائے ہوئے ہے تو وضو جبیرہ کافی ہے۔

۴۔ جس شخص کی ہتھیلی یا انگلیوں میں جبیرہ ہے اور اسنے تر ہاتھوں کو اسکے اوپر پھیرا ہے تو وہ سر و پیر کے مسح کو بھی اسی تری سے انجام دے سکتا ہے یا یہ کہ دوسرے اعضاء وضو سے رطوبت لے لے۔

۵۔ اگر چہرہ یا ہاتھوں پر کئی عدد جبیرے ہوں تو ان کے درمیان کے حصہ کو دھونا چاہئے۔ اور اگر یہی جبیرے سر یا پیر پر ہوں تو ان کے درمیانی حصہ پر مسح کرنا چاہئے اور جس جگہ پر جبیرہ ہے وہاں احکام جبیرہ پر عمل کیا جائے گا۔

جن کاموں کے لئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے:

۱۔ نماز (نماز میت کے علاوہ)

۲۔ طواف کعبہ کے لئے

۳۔ قرآن یا نام خدا کو مس کرنے کے لئے

چند مسائل

۱۔ اگر نماز یا طواف بغیر وضو کے کیا جائے تو باطل ہے۔

۲۔ جو شخص باوضو نہیں ہے وہ جسم کے کسی حصہ کو مندرجہ ذیل تحریروں سے مس نہیں کر سکتا:

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: وضو جبیرہ نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف تیمّم کرے گا لیکن اگر جبیرہ اعضاء تیمّم پر ہو تو وضو اور تیمّم دونوں کئے جائیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

- قرآن کی تحریر، البتہ ترجمہ کو مس کرنا جائز ہے۔
- خداوند عالم کا اسم مبارک چاہے جس زبان میں ہو مثلاً ''اللہ'' ''خدا'' ۔ God(۱)
- پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی (بر بنائے احتیاط واجب)
- ائمہ علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ (بر بنائے احتیاط واجب)
- حضرت فاطمہ زہراؑ کا اسم مبارک (بر بنائے احتیاط واجب)(۲)

۳۔مندرجہ ذیل کاموں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے:

- مسجد اور معصومینؑ کے روضوں میں جانا
- تلاوت قرآن
- قرآن اپنے ساتھ رکھنا
- قرآن کے حاشیہ یا اسکی جلد کو مس کرنا
- اہل قبور کی زیارت کے لئے

وضو کس طرح باطل ہوتا ہے؟

۱۔پیشاب پاخانہ یا ریاح خارج ہونے سے
۲۔ایسی نیند، جس کے بعد نہ دیکھے اور نہ سنے
۳۔وہ چیزیں جو عقل کو زائل کر دیتی ہیں، جیسے دیوانگی، نشہ کی مستی یا بیہوشی
۴۔استحاضہ
۵۔وہ امور جن سے غسل واجب ہو جاتا ہے جیسے جنابت یا مس میت (۳)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بہتر ہے کہ اسماء پیغمبرؐ، ائمہؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ کو بغیر وضو مس نہ کرے۔
(۳) آیۃ اللہ سیستانی: جنابت بلکہ بنابر احتیاط، مستحب ہے کہ ہر وہ کام جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔جس شخص کے اعضاء وضو میں زخم ۔ پھوڑا یا کوئی چوٹ وغیرہ ہے اور وہ با قاعدہ وضو کرسکتا ہے تو وہ ویسے ہی وضو کرے گا۔
۲۔جو شخص وضو میں اعضاء وضو کو نہیں دھوسکتا یا کسی عضو تک پانی نہیں پہونچا سکتا اگر وہ اسکے اطراف کا حصہ دھولے تو کافی ہے اور تیمّم ضروری نہیں ہے۔
۳۔اگر زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی بندھی ہوئی ہو لیکن اسکو کھولنے میں کوئی دقت نہ ہو تو چاہئے کہ اسے کھولدے اور با قاعدہ وضو کرے۔
۴۔اگر زخم بندھا ہوا ہے اور پانی اسکے لئے نقصان دہ ہے تو اسے کھولنا ضروری نہیں ہے چاہے اسے کھولنا ممکن ہی کیوں نہ ہو۔
۵۔نماز،طواف،الفاظ قرآن،یا خدا کے نام کو مس کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔
۶۔پیغمبر اسلام،ائمہ معصومین اور حضرت زہرا علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ کو بغیر وضو کے مس کرنا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔
۷۔پیشاب پائخانہ اور ریاح سے وضو باطل ہوجاتا ہے۔
۸۔نیند، دیوانگی، بیہوشی، مستی، جنابت اور مس میت جیسے امور وضو کو باطل کردیتے ہیں۔

سوالات

۱۔جس شخص کے پیر کی تین انگلیوں کو جبیرہ نے چھپا رکھا ہے وہ کیسے وضو کرے گا؟
۲۔وضو جبیرہ کا طریقہ مثال دیکر سمجھائیے؟
۳۔جبیرہ پر جو تری ہے کیا اسکے ذریعہ مسح ہوسکتا ہے؟
۴۔اگر جبیرہ نجس ہو اور اسکو جدا کرنا بھی ناممکن ہو تو کیا کرے؟
۵۔کیا اونگھنے سے وضو باطل ہوجاتا ہے؟
۶۔ایک شخص نے اگر میت کو چھولیا تو کیا اسکا وضو باطل ہوجائے گا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دسواں سبق

غسل

کبھی کبھی نماز یا کسی ایسے عمل کے لئے جس میں باوضو ہونا ضروری ہے، غسل کرنا یعنی اطاعت خدا کے لئے پورے بدن کو دھونا ہوتا ہے۔اس سبق میں ہم غسل کے موارد اور اس کے طریقے بیان کریں گے۔

واجب غسل کی قسمیں
- مرد وعورت کے درمیان مشترک غسل
  - ۱۔جنابت
  - ۲۔مس میت
  - ۳۔میت
- عورتوں کے مخصوص غسل
  - ۱۔حیض
  - ۲۔استحاضہ
  - ۳۔نفاس

غسل کی تعریف اور قسمیں بیان کرنے کے بعد اب واجب غسلوں کے مختلف مسائل بیان کئے جارہے ہیں۔

غسل جنابت

۱۔انسان کیسے مجنب ہوتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جنابت کے اسباب
- ۱۔منی کا نکلنا
  - کم مقدار میں ہو یا زیادہ
  - سوتے ہوئے نکلے یا جاگتے ہوئے
- ۲۔مجامعت
  - حلال ہو یا حرام
  - منی باہر آئے یا نہ آئے

۲۔اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کر چکی ہو لیکن خارج نہ ہو تو جنابت کا سبب نہیں بنے گی۔

۳۔جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسکی منی خارج ہوئی ہے یا اسکو معلوم ہے کہ جو چیز خارج ہوئی ہے وہ منی ہی ہے تو مجنب ہے اور اسے غسل کرنا چاہئے۔

۴۔جو شخص یہ نہیں جانتا کہ اس سے خارج ہونے والی چیز منی ہے یا نہیں تو اگر اسمیں منی ہونے کی علامتیں موجود ہیں تو وہ شخص مجنب ہوگا ورنہ نہیں۔

۵۔منی کی علامتیں:

- شہوت کے ساتھ خارج ہو۔
- زور کے ساتھ اور اچھل کر نکلے
- اسکے نکلنے کے بعد بدن سست ہو جائے۔

ان علامتوں کے ساتھ اگر کسی مرد سے کوئی تری خارج ہو تو وہ منی ہوگی ورنہ اگر انمیں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں پائی جا رہی ہے تو جنابت کا سبب نہیں بنے گی، مگر یہ کہ وہ مریض یا عورت ہو تو شہوت کے ساتھ نکلنا ہی منی ہونے کی علامت ہے۔

۶۔منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کر لینا مستحب ہے چنانچہ اگر پیشاب نہیں کیا اور غسل کرنے کے بعد کوئی تری خارج ہوئی تو وہ منی کے حکم میں ہے۔

وہ چیزیں جو مجنب کے اوپر حرام ہیں۔

- بدن کا کوئی حصہ قرآن کی تحریر یا اسماء الٰہیہ سے مس کرنا۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر انبیاء، ائمہ معصومین اور حضرت فاطمہ (صلوات اللہ علیہم اجمعین) کے اسمائے مبارکہ کو مس کرنا۔(۱)

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بہتر ہے ان اسماء کو مس نہ کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسجد الحرام، مسجد نبویؐ میں جانا چاہے چاہے صرف گزرنے کی حد تک ہو کہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے۔

- عام مسجدوں میں ٹھہرنا۔
- مسجد میں کوئی چیز رکھنا خواہ باہر ہی سے کیوں نہ رکھے۔(۱)
- جن سوروں میں سجدہ واجب ہے انکی تلاوت کرنا۔ چاہے ایک ہی حرف پڑھے۔
- احتیاط واجب کی بناپر ائمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں ٹھہرنا۔

قرآن کے واجب سجدے (عزائم)

۱۔سورۂ سجدہ	پارہ:۲۱	آیت نمبر ۱۵
۲۔سورۂ فصلت	پارہ:۲۴	آیت نمبر ۳۸
۳۔سورۂ نجم	پارہ:۲۷	آیت نمبر ۶۲
۴۔سورہ علق	پارہ:۳۰	آیت نمبر ۱۹

مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے علاوہ تمام مسجدوں سے گزرنا جائز ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر کی کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص کر دے تو وہ مسجد کے حکم میں نہیں آئے گی (یہی حکم ہر مدرسہ یا ادارہ کے نمازخانوں یا بیت الصلوۃ کا بھی ہے)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔واجب غسل دوطرح کے ہوتے ہیں۔
الف: مرداورعورت دونوں کے درمیان مشترک
ب: عورتوں سے مخصوص
۲۔کسی بھی طریقہ سے منی نکلنے سے یا جماع کرنے سے انسان مجنب ہوجاتا ہے۔
۳۔جسکو اپنے مجنب ہونے کا یقین ہے وہ غسل کرے گا اور جو مشکوک ہے اسپر غسل واجب نہیں ہے۔
۴۔منی کی علامات:شہوت کے ساتھ اوراچھل کر نکلے،اسکے نکلنے کے بعد بدن میں سستی آجائے۔
۵۔یہ چیزیں مجنب پرحرام ہیں۔
● قرآنی تحریراورخدا،رسول وائمہ معصومین اورحضرت زہراعلیہم السلام کے اسمائے گرامی کو مس کرنا۔
● مسجدالحرام اورمسجدنبوی میں داخل ہونااورتمام مسجدوں میں ٹھہرنا
● مسجد میں کوئی چیز رکھنا
● جن سوروں میں واجب سجدہ ہےان کا پڑھنا۔
● عام مساجد سے گذرنا اگرتوقف کا ارادہ نہ ہو بلکہ ایک در سے داخل ہواوردوسرے در سے نکل جائے توکوئی حرج نہیں ہےلیکن مسجدالحرام اورمسجدنبوی سے عبوربھی جائزنہیں ہے۔

سوالات

۱۔مرداورعورت کے درمیان مشترک غسلوں کے نام لکھئے؟
۲۔ایک شخص نیند سے بیدار ہوااوراسنے اپنے لباس میں کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے وہ مشکوک ہوگیالیکن منی کی علامتیں نہ مل سکیں،تواب اسکی ذمہ داری کیا ہے؟
۳۔ائمہ علیہم السلام کے روضوں میں ایک مجنب کا جانا کیسا ہے؟
۴۔کیامجنب کسی مدرسہ۔ادارے۔کے نمازخانہ میں ٹھہرسکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گیارہواں سبق

غسل کا طریقہ

غسل میں جسم کے ہر حصہ کو دھونا ضروری ہے۔ چاہے غسل واجب ہو جیسے غسل جنابت یا مستحب ہو جیسے غسل جمعہ، کیونکہ نیت کے علاوہ ان دونوں کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

غسل درج ذیل طریقوں سے کیا جا سکتا ہے:

غسل

- ۱۔ ترتیبی
  - پہلے سر اور گردن کو دھوئے
  - پھر جسم کا داہنا حصہ دھوئے (۱)
  - پھر بائیں حصہ کو دھوئے
- ۲۔ ارتماسی
  - نیت کرکے یکبارگی پانی میں اسطرح غوطہ لگائے کہ اسکے جسم کا کوئی حصہ پانی سے باہر نہ رہے۔
  - یا آہستہ آہستہ پانی کے اندر جائے کہ پورا بدن پانی میں ڈوب جائے۔
  - یا پانی کے اندر جانے کے بعد غسل کی نیت سے بدن کو حرکت دے۔ حتی کہ پیروں کے تلووں کو بھی۔

---

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: بنابر احتیاط۔
آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط لازم پہلے سر اور گردن کو دھوئے پھر بقیہ بدن کو۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے داہنے حصہ کو دھوئے پھر بائیں حصہ کو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وضاحت:

غسل دو طریقہ سے کیا جا سکتا ہے:
ایک ترتیبی
دوسرے ارتماسی
غسل ارتماسی میں پورا بدن پانی میں ڈوبنا ضروری ہے، لہٰذا صرف اسی صورت میں غسل ارتماسی ممکن ہوگا جب اتنا پانی ہو کہ تمام بدن پانی میں ڈوب سکے۔

احکام غسل

۱۔ موالات کے علاوہ تمام شرطیں جو وضو کی صحت کے لئے بیان کی گئی تھیں، غسل کے لئے بھی ضروری ہیں۔ البتہ غسل میں بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کی شرط نہیں ہے۔
۲۔ جس شخص کے ذمہ چند غسل ہیں وہ ان سب کی نیت سے ایک غسل انجام دے سکتا ہے۔
۳۔ غسل جنابت کرنے کے بعد نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اسکے علاوہ دوسرے غسلوں کے بعد اگر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو وضو کرنا ضروری ہے۔(۱)
۴۔ غسل ارتماسی میں پورے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے لیکن غسل ترتیبی میں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر غسل کرنے سے پہلے ہر حصہ کو پاک کرلے تو کافی ہے۔(۲)
۵۔ غسل جبیرہ وضو جبیرہ ہی کے مثل ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر غسل ترتیبی کرے۔
۶۔ واجب روزہ کی حالت میں غسل ارتماسی کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ پانی میں سر ڈبونے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بھولے سے غسل ارتماسی کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)
۷۔ غسل میں یہ لازم نہیں ہے کہ پورا بدن ہاتھ کے ذریعہ دھویا جائے بلکہ اگر غسل کی نیت کے بعد پانی پورے بدن تک پہونچ جائے تو کافی ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: غسل جنابت کے علاوہ دیگر واجب اور مستحب غسلوں کے بعد بھی وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ احتیاط مستحب ہے۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: پہلے سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر غسل کی نیت سے پانی میں جانے یا بدن پر پانی ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل صحیح ہے۔
(۳) آیۃ اللہ سیستانی: پانی میں سر ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور غسل بھی صحیح ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔اگر غسل کے دوران حدث اصغر صادر ہو جائے تو غسل باطل نہیں ہوتا بلکہ صرف نماز کے لئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے۔

غسل مس میت

۱۔اگر کوئی انسان اپنے جسم کو کسی ایسے مردہ سے جسکا جسم ٹھنڈا ہو چکا ہو اور اسے غسل بھی نہ دیا گیا ہو، مس کرے تو اس پر غسل مس میت واجب ہے۔

۲۔چند مقامات پر مردہ سے بدن مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا:

- وہ شخص جو میدان جہاد میں شہید ہوا ہو۔ بشرطیکہ اس نے میدان جنگ ہی میں جان دی ہو۔
- جس مردہ کا بدن ٹھنڈا نہیں ہوا ہے۔
- جس مردہ کو غسل دیا جا چکا ہے۔

۳۔غسل مس میت غسل جنابت ہی کی طرح کیا جائے گا۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس غسل کے بعد اگر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو وضو بھی کرنا ہوگا۔(۱)

غسل میت

۱۔اگر کوئی مومن یا مسلمان دنیا سے چلا جائے تو اس کا غسل وکفن اور اسے دفن کرنا ہر مکلّف پر واجب ہے لیکن اگر کسی نے اس فریضہ کو انجام دے دیا ہے تو بقیہ افراد سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔

۲۔میت کو تین غسل دینا واجب ہے:

اول: بیری کی پتی سے ملے ہوئے پانی سے

دوم: کافور ملے پانی سے

سوم: خالص پانی سے

۳۔غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو میت کو غسل ترتیبی دیا جائے غسل ارتماسی نہ دیا جائے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: ضروری نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عورتوں کے مخصوص غسل

حیض، نفاس، استحاضہ

۱۔ بچہ کی ولادت کے وقت جو خون عورت کو آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔
۲۔ ماہانہ عادت کی بنا پر جو خون عورت کو آتا ہے اسے حیض کہتے ہیں۔
۳۔ جس وقت عورت خونِ حیض اور نفاس سے پاک ہو جائے تو نماز اور وہ تمام امور کے لئے جن میں طہارت کی شرط ہے غسل کرے۔
۴۔ ایک تیسرا خون جو عورت کو آتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں اسمیں بعض اوقات عورت کو ان عبادات کے لئے جن میں طہارت کی ضرورت ہے غسل کرنا پڑتا ہے۔

خلاصہ

۱۔ غسل میں پورا بدن دھونا ضروری ہوگا چاہے ترتیبی ہو یا ارتماسی۔
۲۔ موالات اور اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کی شرط کے علاوہ جو شرائط وضو کیلئے ہیں وہی غسل کے لئے بھی ہیں۔
۳۔ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہے اسے نماز کے لئے وضو نہ کرنا چاہئے مگر یہ کہ غسل کرتے وقت یا نماز سے پہلے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جائے جو وضو کو باطل کر دیتی ہے۔
۴۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں یا مستحب غسل کرنا چاہے تو وہ ان سب کی نیت کے ساتھ ایک غسل کر سکتا ہے۔
۵۔ اپنے جسم کو مردہ کے جسم سے مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے۔
۶۔ اگر اپنے بدن کے کسی حصہ کو شہید کے بدن کے کسی حصہ کے یا ایسا مردہ جسکا بدن ٹھنڈا نہیں ہوا ہو یا اس کو غسل دیا جا چکا ہو مس کرے تو غسل واجب نہیں ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۔مردہ مومن کے سلسلے میں جو چیزیں واجب کفائی ہیں وہ تین غسل،کفن،نماز اور دفن ہیں۔
۸۔میت کو تین غسل دئے جاتے ہیں:

الف: آب سدر سے (بیر کا پانی)

ب: آب کافور سے

ج: آب خالص سے

۹۔غسل حیض،نفاس اور استحاضہ صرف عورتوں پر واجب ہیں۔

سوالات

۱۔غسل ترتیبی کا کیا طریقہ ہے؟
۲۔جو پانی کر کی مقدار سے کم ہے کیا اس میں غسل ارتماسی ہو سکتا ہے؟
۳۔ایک مجنب شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت اور غسل جمعہ کی نیت سے ایک غسل کیا، کیا اس غسل کے ذریعہ نماز پڑھ سکتا ہے؟یا وضو بھی کرنا ہوگا؟
۴۔غسل کی نیت کی وضاحت کیجئے؟
۵۔فرض کیجئے کہ کسی جگہ پینے کے پانی کا ٹینکر آئے تو کیا اس سے غسل کر سکتے ہیں؟
۶۔غسل میت اور غسل مس میت میں کیا فرق ہے؟
۷۔شہید کو کس صورت میں غسل نہیں دیا جائے گا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بارھواں سبق

تیمّم

مندرجہ ذیل موقعوں پر وضو یا غسل ممکن نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کیا جائے گا:

۱۔ پانی موجود نہ ہو یا موجود ہو لیکن اس تک رسائی نہ ہو۔

۲۔ پانی اسکے لئے نقصان دہ ہو (مثلاً اسکے استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہو جائے گا)

۳۔ اگر پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال کیا جائے گا تو وہ خود یا اسکے اہل وعیال یا جو افراد اس سے متعلق ہیں (یہاں تک کہ کسی جانور کے لئے) موت یا بیماری کا ڈر ہو۔

۴۔ اسکا بدن یا لباس نجس ہو اور پانی صرف اس مقدار میں ہو کہ اس سے انہیں پاک کر سکتا ہو اور دوسرے کپڑے بھی اسکے پاس نہ ہوں۔

۵۔ اتنا وقت نہ ہو کہ وضو یا غسل کرے۔

تیمّم کا طریقہ

۱۔ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ اس چیز پر مارنا جس پر تیمّم صحیح ہو۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو پوری پیشانی پر اسطرح پھیرنا کہ پیشانی کے دونوں طرف کے حصہ بھی شامل ہو جائیں اور لمبائی میں بالوں کے اگنے کی جگہ سے لیکر ناک اور بھوؤں کے اوپری حصہ تک۔(۱)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط واجب پیشانی کے دونوں طرف کے حصہ اور بنا بر احتیاط مستحب بھنووں پر بھی ہاتھ پھیرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔بائیں ہاتھ کی ہتھیلی داہنے ہاتھ کی پشت پر پھیرے۔
۴۔داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرے۔(۱)
تیمّم میں قربت کی نیت ہونا ضروری ہےاور یہ بھی معین کرے کہ یہ تیمّم وضو کے بدلے ہے یا غسل کے بدلے۔

جن چیزوں پر تیمّم صحیح ہے:

- مٹی
- ریت
- پتھروں کی مختلف قسمیں جیسے سیاہ پتھر، سنگ مرمر، چونے کا پتھر (پکائے جانے سے پہلے)۔(۲)
- پکی ہوئی مٹی جیسے اینٹ یا کوزہ وغیرہ۔(۳)

چند مسائل

۱۔تیمّم وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے دونوں کے درمیان نیت کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے۔
۲۔جس نے وضو کے بدلے تیمّم کیا ہو اگر اس سے وضو کو باطل کرنے والی کوئی چیز صادر ہوجائے تو اس کا تیمّم بھی باطل ہوجائے گا۔
۳۔جس نے غسل کے بدلے تیمّم کیا ہے اگر اس سے کوئی غسل کو باطل کرنے والی چیز صادر ہو مثلاً جنابت یا مس میت، تو اسکا تیمّم بھی باطل ہوجائے گا۔
۴۔تیمّم صرف اس صورت میں صحیح ہے کہ وضو یا غسل کا امکان نہ ہو لہٰذا بغیر عذر کے تیمّم کرنا صحیح نہیں ہے۔اور اگر عذر تھا بھی لیکن ختم ہوگیا۔مثلاً پانی نہیں تھا لیکن وقت کے اندر پانی مل گیا تو

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط مستحب دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر مذکورہ بالا طریقہ سے دونوں ہاتھوں پر پھیرے۔
آیۃ اللہ خامنہ ای: بنا بر احتیاط واجب ایک بار پھر زمین پر ہاتھ مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کی پشت پر پھیرے۔
(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: پکے ہوئے چونے پر بھی تیمّم صحیح ہے۔
(۳) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط مستحب مٹی کے ہوتے ہوئے کسی اور چیز پر تیمّم نہ کرے۔اگر مٹی نہ ہو تو ریت یا ڈھیلے پر اور وہ بھی نہ ہو تو پتھر پر تیمّم کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیمّم باطل ہو جائے گا۔
۵۔اگر غسل جنابت کے بجائے تیمّم کرے تو نماز کیلئے وضو کی ضرورت نہیں ہے۔
ہاں اگر کسی دوسرے غسل کے بدلے تیمّم کرے تو نماز کے لئے وضو کی ضرورت ہے اور اگر وضو نہیں کر سکتا ہے تو وضو کے بدلے تیمّم کرے گا۔(۱)

تیمّم صحیح ہونے کے شرائط:

- اعضاء تیمّم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ پاک ہوں۔
- پیشانی اور ہاتھوں پر اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرے۔
- جس چیز پر تیمّم کرے وہ پاک اور مباح ہو۔
- ترتیب
- موالات
- مسح کرتے وقت پیشانی یا ہتھیلی یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی چیز حائل نہ ہو۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔اگرکسی کے پاس پانی نہ ہو یا اسکے لئے پانی حاصل کرنا ممکن نہ ہو یا اسکے استعمال میں کوئی نقصان ہوتو وہ وضواور غسل کے بدلے تیمّم کرے گا۔

۲۔تیمّم میں پیشانی اوردونوں ہاتھوں کی پشت کا ہتھیلیوں کے ذریعہ مسح ہوناضروری ہے۔

۳۔خاک،ریت،پتھراور پکی ہوئی مٹی پرتیمّم کرنا صحیح ہے۔

۴۔تیمّم چاہے وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے نیت کے علاوہ انکے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۵۔وضواور غسل کو باطل کرنے والی چیزیں تیمّم کوبھی باطل کردیتی ہیں اوراگر تیمّم غسل کی جگہ پر ہوتو وہ چیزیں جوغسل کوباطل کردیتی ہیں وہ تیمّم کوبھی باطل کردینگی۔

۶۔بغیرعذر تیمّم صحیح نہیں ہے۔

۷۔تیمّم میں ترتیب وموالات ضروری ہے نیزاعضاءتیمّم اورجس چیز پرتیمّم کررہا ہووہ پاک ہوں۔(۱)

سوالات

۱۔وضواور غسل کے بجائے کب تیمّم کیاجاتاہے؟

۲۔کیادرندوں کےخوف سےوضوکےبجائےتیمّم کرسکتےہیں؟

۳۔اینٹ اورٹھیکرے پرتیمّم کا کیاحکم ہے؟

۴۔لکڑی اوردرخت کے پتوں پرتیمّم کرنا کیساہے؟

۵۔مجنب شخص اگرغسل کرنے سے شرم کرے تو کیا اسکے بدلے تیمّم کرسکتاہے؟

---

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: بنابراحتیاط امکانی صورت میں پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کو پاک ہونا چاہئے لیکن اگر پاک کرنا ممکن نہ ہوتو اس کے بغیر ہی تیمّم کرے۔اگرچہ ہرصورت میں(یعنی چاہے پاک کرنا ممکن ہو یاممکن نہ ہو) طہارت کا شرط نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیرہواں سبق

نماز

نماز بہترین عبادت ہے اگر یہ قبول ہو تو دوسری عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور اگر یہ قبول نہ ہو تو دوسری عبادتیں بھی قبول نہ ہوں گی۔
رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو نماز کو اہمیت نہ دے اور اسے سبک سمجھے، تو وہ عذاب آخرت کا حقدار ہے۔
نماز مومن کی پہچان ہے نماز پڑھتے وقت یہ تصور رہنا چاہئے کہ ہم کس کی بارگاہ میں حاضری دے رہے ہیں اور ان گناہوں سے بچنا چاہئے جو نماز قبول ہونے میں رکاوٹ بنتے ہیں، جیسے حسد، غیبت، غرور، حرام کھانا اور خمس وزکوۃ نہ دینا۔

نماز کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ واجب
۲۔ مستحب

واجب نمازوں کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ یومیہ: وہ نمازیں ہیں جنہیں روزانہ انکے مخصوص اوقات میں ادا کیا جاتا ہے۔
۲۔ غیر یومیہ: وہ نمازیں ہیں جنکی ادائیگی روزانہ نہیں ہوتی ہے بلکہ مختلف حالات کی بنا پر واجب ہوتی ہیں۔
ان نمازوں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل چارٹ ملاحظہ فرمائیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نماز کی قسمیں

- ۱۔واجب
  - ۱۔یومیہ
    - ۱۔صبح
    - ۲۔ظہر
    - ۳۔عصر
    - ۴۔مغرب
    - ۵۔عشاء
  - ۲۔غیر یومیہ
    - ۱۔آیات
    - ۲۔طواف واجب
    - ۳۔میت
    - ۴۔قضائے والد بڑے بیٹے پر
    - ۵۔نذر وعہد وغیرہ
- ۲۔مستحب: مستحب نمازیں بے شمار ہیں.

نماز پنجگانہ کا وقت

روزانہ پڑھی جانے والی پانچ نمازوں کی کل سترہ رکعتیں ہیں انکے بارے میں سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان نمازوں کے پڑھنے کا وقت کیا ہے؟

- ۱۔صبح: دو رکعت ——— طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک
- ۲۔ظہر: چار رکعت، ۳۔عصر: چار رکعت ——— زوال سے غروب تک
- ۴۔مغرب: تین رکعت، ۵۔عشاء: چار رکعت ——— مغرب سے آدھی رات تک

نماز صبح کا وقت

جس وقت مشرق کی جانب سے ایک سفیدی اوپر کی طرف اٹھتی ہوئی نظر آئے اسے ’’فجر اول‘‘ (یا صبح کاذب) کہتے ہیں اور جس وقت یہی سفیدی پورے آسمان میں پھیل جائے تو اسے ’’فجر دوم‘‘

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(صبح صادق) کہا جاتا ہے یہ نماز صبح کا اول وقت ہے۔

نماز ظہر کا وقت

اگر پینسل جیسی کوئی سیدھی چیز زمین میں بالکل سیدھی لگائی جائے تو دوپہر کے وقت اس کا سایہ گھٹنے کے بعد جب دوبارہ بڑھنا شروع ہوجائے تو یہی ''ظہر شرعی'' یعنی نماز ظہر کا اول وقت ہے۔

نماز مغرب کا وقت

سورج ڈوبنے کے بعد مشرق کی جانب جو سرخی پیدا ہوتی ہے وہ زائل ہوجائے۔(۱)

نصف شب

اگر غروب آفتاب سے اذان صبح تک کے فاصلہ کو دو حصہ میں تقسیم کردیں تو اس کا درمیانی حصہ نصف شب ہے جو کہ نماز عشاء کا آخری وقت ہے۔

اوقات نماز کے احکام

۱۔ یومیہ نماز کے علاوہ دوسری واجب نمازوں کا کوئی معین وقت نہیں ہے بلکہ جب ان کے اسباب پیدا ہوجائیں تو واجب ہوجاتی ہیں۔
مثلاً نماز آیات زلزلہ، سورج گہن یا چاند گہن وغیرہ کے ظاہر ہونے سے واجب ہوتی ہے یا نماز میت کسی مسلمان کے انتقال کے وقت ہی واجب ہوگی۔ ہر ایک کی تفصیل اپنی جگہ پر آئے گی۔
۲۔کوئی شخص مکمل نماز وقت داخل ہونے سے پہلے پڑھے یا جان بوجھ کر وقت سے پہلے نماز شروع کردے تو اسکی نماز باطل ہے۔
اگر نماز اپنے معینہ وقت کے اندر پڑھی جائے تو اسکو ''ادا'' کہا جاتا ہے اور اگر وقت گزرجانے کے بعد پڑھی جائے تو اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔
۳۔مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت پڑھے اور جتنا بھی اول وقت سے نزدیک ہو بہتر ہے۔ مگر یہ کہ تاخیر کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً جماعت سے پڑھنے کے لئے تاخیر کرے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب مغرب کی نماز اس وقت پڑھنا چاہئے جب سورج ڈوبنے کے بعد پورب کی طرف پیدا ہونے والی سرخی آسمان میں سر سے گذر جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر مستحبات پر عمل کریگا تو نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد ادا ہوگا ایسی صورت میں مستحبات کو ترک کردے۔مثلاً اگر قنوت پڑھنا چاہتا تھا تو نہ پڑھے۔

خلاصہ

۱۔واجب نمازوں کی دو قسمیں ہیں:

الف: ہمیشہ پڑھی جانے والی

ب: کبھی کبھی پڑھی جانے والی

۲۔یومیہ نمازیں: صبح،ظہر،عصر،مغرب،عشاء

۳۔کبھی کبھی واجب ہونے والی نمازیں: آیات،طواف،میت،باپ کی قضا بڑے بیٹے پر،نذر کی وجہ سے۔

۴۔نماز پنجگانہ کا وقت اس طریقے سے ہے

وقت نماز صبح اذانِ صبح سے طلوع آفتاب تک

ظہر وعصر: زوال سے غروب تک

مغرب وعشاء: مغرب سے آدھی رات تک،

۵۔صبح صادق نماز صبح کا اول وقت

۶۔جب کسی چیز کا سایہ گھٹنے کے بعد بڑھنا شروع ہوجائے تو وہ ظہر شرعی کا اول وقت ہے۔

۷۔غروب کے بعد جب مشرق کی سرخی زائل ہوجائے تو وہ اول وقت مغرب ہے۔

۸۔غروب سے اذان صبح تک کے فاصلہ کا آدھا حصہ نصف شب ہے۔

۹۔اگر مکمل نماز وقت سے پہلے پڑھ لی جائے تو باطل ہے۔

۱۰۔وقت کے اندر پڑھی جانے والی نماز ''ادا'' اور وقت کے بعد پڑھی جانے والی نماز ''قضا'' کہلاتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔واجب اور مستحب نماز میں کیا فرق ہے؟
۲۔وہ نمازیں جو ہمیشہ رات میں پڑھی جاتی ہیں انکے نام لکھئے؟
۳۔نماز آیات واجب ہونے کے دو اسباب بیان کیجئے؟
۴۔آج ایک شاخص نصب کر کے وقت ظہر کو معین کیجئے؟
۵۔اگر وقت غروب سوا چھ بجے ہے اور اذان صبح سوا چار بجے ہے تو حساب لگایئے کہ آدھی رات کتنے بجے ہوگی؟
۶۔نماز مغرب کا اول وقت معلوم کرنیکے لئے مشرق کی جانب دیکھنا چاہئے یا مغرب کی؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چودہواں سبق

قبلہ، لباس

قبلہ

۱۔خانۂ کعبہ جوکہ مسجدالحرام کے اندر شہر مکہ میں واقع ہے''قبلہ'' ہےاور تمام مسلمانوں کو اسکی جانب رخ کرکےنماز پڑھنا چاہئے۔

۲۔جو شخص مکہ سے دور ہےاس کا نماز کے لئے اس طرح کھڑا ہونا کافی ہے کہ دیکھنے والے یہ کہیں کہ وہ قبلہ رخ ہے۔

نماز میں بدن کا چھپانا

نماز سے قبل جن مسائل کی طرف توجہ ضروری ہےان میں سے ایک اہم مسئلہ''لباس'' کا بھی ہے۔اس کے شرائط اور تفصیلات بیان کئے جارہے ہیں:

۱۔مردوں کے لئے دونوں شرمگاہوں کا چھپانا واجب ہےلیکن بہتر ہے کہ ناف سے گھٹنہ تک چھپائے۔

۲۔خواتین: پورے بدن کو چھپائیں سوائے:

- ہاتھ کے پنجے
- ٹخنے تک پیر
- اتنا چہرہ جو وضو میں دھونا واجب ہے۔

۳۔مذکورہ تین چیزیں عورتوں کے لئے مستثنٰی ہیں لیکن اگر انھیں بھی چھپالیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمازی کے لباس میں چند شرائط کا ہونا لازمی ہے:

- پاک ہو (نجس نہ ہو)
- مباح ہو (غصبی نہ ہو)
- مردار کے اجزاء کا نہ ہو مثلاً اس حیوان کی کھال کا نہ ہو جسکو شرعی طریقہ پر ذبح نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ بیلٹ (پٹی) اور ٹوپی بھی۔
- حرام گوشت حیوان کی کھال کا نہ ہو مثلاً سور، چیتے یا شیر کی کھال سے نہ بنایا گیا ہو۔
- نمازی اگر مرد ہے تو اس کا لباس خالص ریشمی نہ ہو یا سونے کی بنائی والا نہ ہو۔

ان شرائط سے متعلق بعض تفصیلات بیان کئے جا رہے ہیں:

- توجہ رہے کہ لباس کے ساتھ ساتھ نمازی کا بدن بھی پاک ہونا ضروری ہے۔ ان مواقع پر نجس لباس یا بدن میں نماز باطل ہے۔
- جان بوجھ کر نجس بدن یا لباس میں نماز پڑھے، یعنی اسے معلوم ہے کہ اس کا لباس یا بدن نجس ہے۔
- مسئلہ معلوم کرنے میں کوتاہی کرے اور بدن یا لباس کی نجاست کے ساتھ مسئلہ سے ناواقفیت ہونے کی بنا پر اسمیں نماز پڑھ لے۔
- اسے معلوم تھا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے لیکن نماز کے وقت بھول گیا۔

چند مواقع پر نجس بدن یا لباس میں نماز صحیح ہے:

- یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد معلوم ہو۔
- کسی زخم کی وجہ سے جو اسکے بدن پر ہے، اس کا بدن یا لباس نجس ہو گیا ہو اور اسکو دھونا یا بدلنا دشوار ہو۔
- بدن یا لباس پر خون لگا ہو لیکن وہ خون انگوٹھے کے ایک پور کے برابر ہو۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے کہ پیروں کے تلوے بھی چھپائے۔

- نجس بدن یا لباس میں نماز پڑھنے کے لئے مجبور ہو۔ مثلاً طہارت کے لئے پانی نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چند مسائل

۱۔نمازی کے لباس میں دستانہ یا موزے جیسی چھوٹی اشیاء اگر نجس ہوں یا مثلاً نجس رومال جیب میں ہو اگر مردار یا حرام گوشت کے اجزاء سے نہیں بنا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
۲۔عبا، سفید لباس، پاک وصاف کپڑے، خوشبو لگانا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا۔ یہ تمام چیزیں نماز میں مستحب ہیں۔
۳۔ میلے، بہت تنگ اور ایسے لباس میں جن پر تصویر بنی ہوئی ہو نیز بٹن کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

خلاصہ

۱۔خانۂ کعبہ جو شہر مکہ میں واقع ہے وہ قبلۂ مسلمین ہے اور نمازی کو اسی کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔
۲۔اگر نمازی اس طریقہ سے کھڑا ہو کہ اسے قبلہ رخ کہا جائے تو کافی ہے۔
۳۔مرد کے لئے نماز میں اپنی دونوں شرمگاہوں کو چھپانا واجب ہے اور بہتر ہے کہ ناف سے زانو تک چھپائے۔
۴۔چہرہ، گٹوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پیروں کے علاوہ عورت اپنا تمام بدن نماز میں چھپائے گی۔
۵۔نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری ہے۔
۶۔نمازی کا لباس مباح ہو، مردار کی کھال کا بنا ہوا نہ ہو اور حرام گوشت حیوان کی کھال کا نہ ہو۔
۷۔اگر نمازی اپنے بدن یا لباس کی نجاست کے سلسلے میں پہلے سے مطلع نہیں ہے بلکہ نماز کے بعد مطلع ہوا ہو تو اسکی نماز صحیح ہے۔
۸۔اگر نمازی اپنے بدن یا لباس کی نجاست کے بارے میں پہلے سے علم رکھتا تھا لیکن نماز کے وقت بھول گیا تو اسکی نماز باطل ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔نماز کے لباس کی کیا شرطیں ہیں؟
۲۔اگر نماز کے بعد متوجہ ہو کہ اس کا لباس نجس تھا تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟
۳۔کس صورت میں نمازی یہ جانتے ہوئے کہ اس کا لباس نجس ہے اسی میں نماز پڑھ سکتا ہے؟
۴۔اگر نماز کے درمیان متوجہ ہو کہ اس کا لباس نجس ہے تو وہ کیا کریگا؟
۵۔جن حالات میں مجبوری کی بنا پر نجس لباس یا بدن میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اسکی تین مثالیں دیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پندرہواں سبق

نماز کی جگہ

نماز کی جگہ کے شرائط

- مباح ہو۔
- متحرک نہ ہو (جیسے چلتی ہوئی گاڑی وغیرہ کہ جس میں حرکت رہتی ہے)
- جگہ تنگ نہ ہو۔اسکی چھت بہت نیچی نہ ہو تاکہ بہ آسانی قیام ورکوع وسجود انجام دے سکے۔
- سجدہ (پیشانی رکھنے) کی جگہ پاک ہو۔
- نماز کی جگہ اگر نجس ہے تو اتنی گیلی نہ ہو کہ اسکی تری نمازی کے بدن یا لباس تک پہونچ جائے۔(۱)
- نماز میں پیشانی رکھنے کی جگہ دونوں گھٹنے رکھنے کی جگہ سے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر پاؤں کے انگوٹھے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے زیادہ نہ اونچی ہو نہ نیچی۔

نمازی کی جگہ کے احکام

۱۔غصبی (مالک کی اجازت کے بغیر) جگہ پر نماز باطل ہے۔
۲۔مجبوری میں متحرک جگہ پر (جیسے ٹرین یا جہاز وغیرہ) یا جسکی چھت بہت نیچے ہو یا بہت تنگ ہو یا ناہموار جگہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
۳۔پیغمبر اسلامؐ یا ائمہ علیہم السلام کے احترام کی بنا پر ان کی قبروں کے آگے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔مستحب ہے کہ انسان مسجد میں نماز پڑھے کیونکہ اسلام نے اس مسئلہ پر کافی زور دیا ہے۔انشاءاللہ آئندہ ہم بیان کریں گے کہ پیغمبر اسلامؐ نے مسجد میں نماز پڑھنے کو کتنی اہمیت دی ہے۔

- مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے۔
- جومسجد نمازیوں سے خالی رہتی ہے اسمیں بھی جانا مستحب ہے۔
- مسجد کے پڑوسی کواگر کوئی عذر نہ ہوتو اسکے لئے مسجد کے علاوہ کہیں اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- مستحب ہے کہ جوشخص مسجد میں حاضر نہیں ہوتا ہے، اسکے ساتھ کھانا نہ کھائے، اپنے کاموں میں اس سے مشورہ نہ کرے، اس کا پڑوسی نہ بنے اور اسکے یہاں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم نہ کرے۔

نماز کی تیاری

وضو، غسل، تیمّم، وقت، نماز، ستر اور مکان نماز کے مسائل سے آگاہی کے بعد ہم نماز کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اذان واقامت

۱۔یومیہ نمازوں سے پہلے اذان اوراسکے بعد اقامت کہنا مستحب ہے۔

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۴مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلّاَ اللّٰہُ	۲مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰہِ	۲مرتبہ
اَشْھَدُاَنَّ اَمِیرَالْمُومِنِینَ	
وَ اِمَامِ الْمُتَّقِینَ عَلِیّاً وَّلِیُّ اللّٰہِ	
وَ وَصِیُّ رَسُولِ اللّٰہِ	
وَخَلِیفَتُہُ بِلاَفَصْلٍ	۲مرتبہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	۲مرتبہ
حَیَّ عَلَی الْفَلاٰحِ	۲مرتبہ
حَیَّ عَلٰی خَیْرِالْعَمَلِ	۲مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۲مرتبہ
لاٰاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ	۲مرتبہ

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۲مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ لاٰ اِلٰہَ اِلّاَاللّٰہُ	۲مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰہِ	۲مرتبہ
اَشْھَدُاَنَّ عَلِیّاً وَّلِیُّ اللّٰہِ	۲مرتبہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	۲مرتبہ
حَیَّ عَلَی الْفَلاٰحِ	۲مرتبہ
حَیَّ عَلٰی خَیْرِالْعَمَلِ	۲مرتبہ
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ	۲مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۲مرتبہ
لاٰاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ	۱ مرتبہ

۲۔کلمۂ اشھد ان علیا ولی اللہ اذان واقامت کا جزونہیں ہے لیکن اشھدان محمدًارسول اللہ کے بعدقربت کی نیت کے ساتھ کہنا بہتر ہے۔

اذان واقامت کے احکام

۱۔اذان واقامت وقت نماز داخل ہو جانے کے بعد کہنا چاہئے اگرقبل از وقت کہہ دے تو باطل ہیں۔

۲۔اقامت کی جگہ اذان کے بعد ہے لہٰذا اسے پہلے کہنا صحیح نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔اذان واقامت کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیۓ چنانچہ اگر معمول سے زیادہ فاصلہ ہوگیا ہے تو از سرنو دوبارہ کہے۔

۴۔اگر نماز جماعت کے لئۓ اذان واقامت کہی جا چکی ہے تو اس جماعت سے نماز پڑھنے والے کسی شخص کو اذان واقامت نہیں کہنا چاہیۓ۔

۵۔مستحب نماز میں اذان واقامت نہیں ہے۔

۶۔مستحب ہے کہ جب کسی بچہ کی ولادت ہو تو اسکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

۷۔جس شخص کو اذان دینے کے لئۓ معین کیا جائے اسکے لئۓ مستحب ہے کہ وہ عادل ہو، اوقات نماز کا علم رکھتا ہو اور اسکی آواز بلند ہو۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

خلاصہ

۱۔جس جگہ نماز پڑھی جائے اسکی شرطیں:

- مباح ہو
- حرکت نہ ہو
- تنگ اور بہت نیچی چھت کی نہ ہو۔
- پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔
- ناہموار نہ ہو
- اگر جگہ نجس ہے تو نجاست بدن یا لباس میں نہ لگے۔

۲۔غصبی جگہ پر نماز پڑھنا باطل ہے۔

۳۔مجبوری میں متحرک یا تنگ جگہ، نیچی چھت میں یا بلند و پست جگہ پر نماز پڑھ سکتا ہے۔

۴۔مستحب ہے کہ مسجد میں نماز پڑھے۔

۵۔مسجد میں نہ جانے والے کے ساتھ کھانا نہ کھانا، پڑوسی نہ بننا، مشورہ نہ کرنا، نارشتہ کرنا، نہ رشتہ قبول کرنا مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔نماز سے پہلے اذان اور اقامت مستحب ہیں۔
۷۔اقامت اذان کے بعد کہی جائے۔
۸۔جس نماز جماعت میں اذان و اقامت کہی جاچکی ہے اسمیں اپنی نماز کے لئے الگ سے اذان یا اقامت نہ کہے۔
۹۔جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اسکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا مستحب ہے۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سوالات

۱۔نجس فرش پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
۲۔کیا کسی دوسرے شخص کے مصلے پر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیوں؟
۳۔اذان و اقامت میں کیا فرق ہے؟
۴۔جو شخص مسجد میں نہ آتا ہو اسکے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا مستحب ہے؟
۵۔ٹرین یا جہاز میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
۶۔جن مقامات پر اذان اور اقامت کی ضرورت نہیں ہے ان میں دو کا تذکرہ کیجئے؟

علیہا السلام علیہا السلام علیہا السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سولہواں سبق

واجبات نماز (۱)

۱۔نماز،تکبیر''اللہ اکبر'' سے شروع ہوتی ہےاورسلام پر ختم ہوتی ہے۔
۲۔جو کچھ بھی نماز میں انجام دیا جاتا ہے وہ یا واجب ہے یا مستحب۔
۳۔واجبات نماز گیارہ ہیں جن میں سے بعض رکن ہیں اور بعض غیر رکن۔

- واجبات نماز
  - رکن
    - ۱۔نیت
    - ۲۔قیام
    - ۳۔تکبیرۃ الاحرام
    - ۴۔رکوع
    - ۵۔دونوں سجدے
  - غیر رکن
    - ۱۔قرات
    - ۲۔ذکر
    - ۳۔تشہد
    - ۴۔سلام
    - ۵۔ترتیب
    - ٦۔موالات

رکن اور غیر رکن میں فرق

نماز کے ارکان اسکے بنیادی اجزاء میں شمار ہوتے ہیں چنانچہ ان میں کمی یا زیادتی خواہ بھولے سے ہی کیوں نہ ہو نماز کو باطل کر دیتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ارکان کے علاوہ دوسرے واجبات کو بھی انجام دینا لازم ہے لیکن اگر انمیں سے کوئی بھولے سے کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

واجبات نماز کے احکام

● نیت

۱۔نمازی از اول تا آخر اس بات کی طرف متوجہ رہے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے اور اسے حکم خدا کی تعمیل کے عنوان سے انجام دے۔

۲۔نیت کو زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر زبان سے بھی کہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔نماز میں ہرگز ریا، اور خودنمائی کا کوئی تصور نہیں ہونا چاہیئے بلکہ حکم خدا کی بجا آوری کا قصد ہو ورنہ اگر پوری نماز یا اس کا بعض حصہ غیر خدا کے لئے ہو تو باطل ہے۔

● تکبیرۃ الاحرام

جیسا کہ گذر چکا ہے کہ نماز کا آغاز ''اللہ اکبر'' سے ہوتا ہے اور اسے ''تکبیرۃ الاحرام'' کہتے ہیں اس تکبیر کے بعد بہت سے وہ کام جو نماز سے پہلے جائز تھے نمازی پر حرام ہوجاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، ہنسنا، رونا وغیرہ۔

تکبیرۃ الاحرام کے واجبات:

۱۔صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیا جائے۔

۲۔اللہ اکبر کہتے وقت بدن میں حرکت نہ ہو۔

۳۔تکبیرۃ الاحرام کو اس طرح کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو کم از کم خود سن لے۔ یعنی بہت آہستہ سے نہ کہے۔

۴۔تکبیرۃ الاحرام کو بر بنائے احتیاط واجب اس سے پہلے پڑھی جانے والی چیز سے نہ ملائے۔(۱)

نوٹ: تکبیرۃ الاحرام اور نماز میں ہر ایک تکبیر کہتے ہوئے مستحب ہے کہ ہاتھوں کو کانوں

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تک بلند کیا جائے۔

● قیام

قیام یعنی کھڑے ہونا، یہ بعض موقعوں پر ارکان نماز میں سے بھی ہے کہ جسکو ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔لیکن وہ افراد جو کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں انکی کیا ذمہ داری ہے، یہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

قیام کی قسمیں:
- رکن
  - ۱۔تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام
  - ۲۔رکوع سے پہلے قیام
- غیر رکن
  - ۱۔قرآت کے وقت قیام
  - ۲۔رکوع کے بعد قیام

قیام کے احکام

۱۔تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اسکے بعد مختصراً قیام کرے تاکہ اسے یقین ہوجائے کہ تکبیر کو قیام کی حالت میں انجام دیا ہے۔

۲۔رکوع سے پہلے قیام کا مقصد یہ ہے کہ قیام کی حالت سے رکوع میں جائے چنانچہ اگر قیام کے بعد رکوع کرنا بھول جائے اور سجدہ میں چلا جائے لیکن سجدہ میں پہونچنے سے پہلے یاد آجائے تو فوراً پہلے سیدھا کھڑا ہو پھر رکوع کرے اسکے بعد سجدہ میں جائے۔

۳۔وہ چیزیں جن سے قیام کی حالت میں پرہیز ضروری ہے:

- بدن کو حرکت دینا
- کسی طرف جھکنا
- کسی چیز کا سہارا لینا
- پیروں کو زیادہ پھیلانا (زیادہ فاصلہ دینا)
- پیروں کو زمین سے اٹھانا

۴۔حالت قیام میں اپنے دونوں پیر زمین پر رکھے (۱) لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بدن کا

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: دونوں پیروں کا رکھنا احتیاط واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وزن بھی دونوں پیروں پر پڑے بلکہ اگر ایک ہی پیر پر سہارا دیے ہوئے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
۵۔جو شخص کسی بھی طرح کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا وہ روبقبلہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا تو لیٹ کر پڑھے۔
نوٹ: اگر کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتا ہے تو واجب ہے کہ کھڑے ہو کر کہے پھر بیٹھ کر باقی نماز پڑھے۔
۶۔واجب ہے کہ رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ میں جائے اور اگر یہ قیام عمداً ترک کر دیا تو نماز باطل ہے۔

خلاصہ

۱۔واجبات نماز گیارہ ہیں جن میں سے پانچ رکن ہیں اور بقیہ غیر رکن ہیں۔
۲۔رکن اور غیر رکن میں فرق یہ ہے کہ اگر ارکان میں سے کوئی چیز کم یا زیادہ ہو جائے تو چاہے بھول کر ہی کیوں نہ ہو تو نماز باطل ہو جائے گی لیکن غیر رکن میں اگر غفلت کی بنا پر کمی یا زیادتی ہوئی ہے تو نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔
۳۔نماز کی نیت خالص قربتہً الی اللہ ہو۔
۴۔تکبیرۃ الاحرام صحیح عربی زبان میں ہو۔
۵۔تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام اور قیام متصل بہ رکوع رکن ہیں لیکن اسکے علاوہ قرأت کے وقت اور رکوع کے بعد قیام رکن میں شامل نہیں ہیں لیکن واجب ہے یعنی عمداً ترک ہونے کی صورت میں نماز باطل ہے۔
۶۔قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہ دے اور نہ کسی چیز پر سہارا لے، اور دونوں پیروں کو زمین پر رکھے اور ان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ رکھے۔ لیکن یہ تمام چیزیں مجبوری کی صورت میں معاف ہیں۔
۷۔جو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور جو بیٹھ بھی نہیں سکتا وہ لیٹ کر نماز پڑھے۔ البتہ اگر ممکن ہو تو کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔ارکان نماز بیان کرتے ہوئے رکن اور غیر رکن کا فرق بیان کیجئے؟
۲۔نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنے کو تکبیرۃ الاحرام کیوں کہتے ہیں؟
۳۔نیت کی وضاحت کیجئے؟
۴۔قیام کی وضاحت کرتے ہوئے اسکے اقسام کو بیان کیجئے؟
۵۔رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد کے قیام کی تشریح کیجئے اور ان کے فرق کو واضح کیجئے؟

علیہا السلام علیہا السلام علیہا السلام

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سترہواں سبق

واجبات نماز (۲)

● قرائت

۱۔ پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے ساتھ کوئی دوسرا سورہ پڑھنا اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنے کو ''قرائت'' کہتے ہیں۔

سورۂ حمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ●

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ● الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ● مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ●

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ● اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ●

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ●

نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد قرآن کا کوئی بھی ایک مکمل سورہ پڑھنا ضروری ہے۔ مثلاً سورۂ توحید یعنی:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ●

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ● اَللّٰہُ الصَّمَدُ●

لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ● وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ●

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ حمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہئے لیکن اگر ایک مرتبہ بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔

تسبیحات اربعہ:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

قرائت کے احکام

ا۔تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت آہستہ ہوتی ہے لیکن پہلی اور دوسری رکعت کے حمد و سورہ کی تفصیل یہ ہے۔

نماز	نمازی	حکم
ظہر وعصر	مردوعورت	آہستہ پڑھیں
مغرب وعشاء وصبح	مرد	بلند آواز سے پڑھے
	عورت	اگر نامحرم اسکی آواز نہیں سن رہا ہے تو بلند آواز سے پڑھ سکتی ہے اور اگر سن رہا ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر آہستہ پڑھے.

۲۔جس جگہ نماز کو بلند آواز سے پڑھنا چاہئے اگر اسے عمداً آہستہ پڑھے یا آہستہ کی جگہ عمداً بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھول جائے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کرے تو نماز صحیح ہے۔

۳۔اگر حمد وسورہ پڑھتے وقت یہ دھیان آئے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے (مثلاً بلند آواز سے پڑھنا چاہئے تھا لیکن آہستہ پڑھا) تو جو کچھ پڑھ چکا ہے اسکو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ہر مکلّف کو نماز صحیح طریقہ سے سیکھنا چاہئے تاکہ غلط نہ پڑھے اور جو شخص بالکل صحیح طریقہ سے نہیں سیکھ سکتا ہے تو جیسے پڑھنا ممکن ہو پڑھے۔لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو باجماعت پڑھے۔

۵۔اگر انسان کسی کلمہ کو صحیح سمجھتے ہوئے مثلاً تشہد میں عَبْدُہٗ کو عَبَدَہٗ سمجھ کر پڑھے لیکن نماز کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے غلط پڑھا تھا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔ چند موقعوں پر پہلی اور دوسری رکعت میں صرف سورۂ حمد پر ہی اکتفا کی جائے گی اور دوسرا سورہ نہیں پڑھا جائے گا:

الف: نماز کا وقت تنگ ہو۔

ب: مجبور ہو، مثلاً اگر سورہ پڑھے گا تو اسے چور، ڈاکو، درندہ یا کوئی اور چیز نقصان پہونچا سکتی ہے۔

۷۔ وقت اگر تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھے۔

قرأت کے بعض مستحبات

۱۔ پہلی رکعت میں حمد سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے۔
۲۔ نماز ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو بلند آواز سے کہے۔
۳۔ حمد وسورہ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ہر آیت پر وقف کرے، یعنی بعد والی آیت سے نہ ملائے۔
۴۔ حمد وسورہ پڑھتے وقت اسکے معانی ومفاہیم پر بھی غور کرے۔
۵۔ تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰاهُ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔

● ذکر

رکوع اور سجدہ کے واجبات میں سے ایک ذکر ہے یعنی سبحان اللہ یا اللہ اکبر وغیرہ کہنا جسکی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔قرأت نماز: یعنی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد وسورہ کا پڑھنا اور تیسری، چوتھی رکعت میں فقط سورۂ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنا۔
۲۔تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت آہستہ ہوتی ہے۔
۳۔بچوں، لڑکوں ومردوں کو صبح، مغرب اور عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔
۴۔نماز ظہر وعصر میں حمد وسورہ آہستہ پڑھا جائے گا۔
۵۔جب وقت کم ہو یا مجبوری ہو تو سورہ نہیں پڑھا جائے گا اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔
٦۔اگر کوئی شخص کسی غلط کلمہ کو صحیح سمجھتے ہوئے نماز میں پڑھے اور نماز کے بعد متوجہ ہو تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔
۷۔انسان کو چاہیئے کہ نماز صحیح یاد کرے تاکہ غلط نہ پڑھے۔

سوالات

۱۔قرأت کیا ہے بیان کیجئے؟
۲۔کیا ابتک آپ نے اپنی قرأت کسی کو سنائی ہے اگر نہیں تو اپنے استاد کو سنا کر اسکی اصلاح کیجئے؟
۳۔کیا تسبیحات اربعہ کو بلند آواز سے پڑھ سکتے ہیں؟
۴۔کیا نماز میں حمد وسورہ کا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے؟
۵۔ایک شخص نے صبح ومغرب وعشاء کے حمد وسورے ابتک آہستہ پڑھے ہیں تو گذشتہ نمازوں کے سلسلے میں اسکی ذمہ داری کیا ہے؟
٦۔کیا ابتک آپکی نماز میں کوئی ایسی غلطی تھی جسکی طرف آپ بعد میں متوجہ ہوئے؟
۷۔کس صورت میں انسان دوسرے سورہ کو چھوڑ دے اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک مرتبہ پڑھے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اٹھارہواں سبق

واجبات نماز (۳)

● رکوع

ا۔ ہر رکعت میں قرأت کے بعد اسقدر خم ہونا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں اس عمل کو رکوع کہا جاتا ہے۔(۱)

رکوع کے واجبات
- ا۔ اتنی مقدار میں جھکنا جو بیان کی گئی ہے۔
- ۲۔ ذکر (کم سے کم تین مرتبہ سبحان اللہ کہنا)۔
- ۳۔ ذکر رکوع کے وقت بدن میں ٹھہراؤ۔
- ۴۔ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا۔
- ۵۔ رکوع کے بعد بدن میں ٹھہراؤ۔

ذکر رکوع

رکوع میں کوئی بھی ذکر ہوسکتا ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر تین مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' یا ایک مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ وَبِحَمْدِہِ'' سے کم نہ ہو۔

بدن کا پرسکون ہونا:

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: اتنا خم ہونا واجب ہے کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں تک پہونچ جائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔رکوع میں واجب ذکر کی مقدار بھر بدن پرسکون رہے۔
۲۔اگرقبل اسکے کہ رکوع کی حد میں پہنچے اور بدن ٹھہرے، عمداً ذکر رکوع شروع کردے تو نماز باطل ہے۔
۳۔اگر واجب ذکر تمام ہونے سے پہلے عمداً سر کو اٹھالے تو اسکی نماز باطل ہے۔

قیام اور رکوع کے بعد بدن کا پرسکون ہونا:

ذکر رکوع ختم ہوجانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو اور جب بدن ٹھہر جائے تو اسکے بعد سجدہ میں جائے چنانچہ اگر عمداً سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے قبل اسکے کہ بدن میں ٹھہراؤ پیدا ہو، سجدہ میں چلا جائے تو نماز باطل ہے۔

جو باقاعدہ رکوع نہیں کرسکتا وہ کیا کرے؟

۱۔اگر کوئی رکوع کی حد تک خم نہ ہوسکے تو جتنا ممکن ہو اسی مقدار میں خم ہو۔
۲۔جو بالکل نہ جھک سکتا ہو وہ بیٹھ کر رکوع کرے گا۔
۳۔جو شخص بیٹھ کر بھی رکوع نہیں کرسکتا تو وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے گا اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے گا، اور اگر سر سے اشارہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے تو رکوع کی نیت سے صرف آنکھوں کو بند کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف دل میں رکوع کی نیت کرے۔

رکوع کے بعض مستحبات

۱۔مستحب ہے کہ ذکر رکوع کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کہا جائے۔
۲۔رکوع میں جانے سے پہلے جبکہ قیام کی حالت میں ہو تکبیر کہے۔
۳۔رکوع کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان (زمین پر) نگاہ رکھے۔
۴۔ذکر رکوع سے پہلے یا اسکے بعد صلوات پڑھے۔
۵۔رکوع کرنے کے بعد جب سیدھا کھڑا ہو اور بدن ٹھہر جائے تو کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● سجدے

۱۔ ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کئے جاتے ہیں۔
۲۔سجدہ یہ ہے کہ پیشانی ، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سروں کو زمین پر رکھے۔

سجدہ کے واجبات:

۱۔ساتوں اعضاء سجدہ کو زمین پر رکھنا
۲۔ذکر
۳۔ذکر سجدہ کے وقت بدن پرسکون ہو
۴۔دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور بدن کا ٹھہرنا
۵۔ذکر کے وقت ساتوں اعضاء کا زمین پر رہنا
۶۔اعضاء سجدہ کی جگہوں کا برابر ہونا (پستی اور بلندی کے اعتبار سے)
۷۔پیشانی کو اس چیز پر رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔
۸۔پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا
۹۔دونوں سجدوں کے درمیان موالات ہو۔

مذکورہ واجبات کی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔نماز کی ہر رکعت میں قرأت کے بعد ایک رکوع واجب ہے۔
۲۔رکوع میں اتنا جھکے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ سکے۔
۳۔رکوع کے واجبات:
☆مذکورہ مقدار کے مطابق خم ہونا۔
☆حالت رکوع میں ذکر پڑھنا اور بدن کا ساکن ہونا
☆رکوع کے بعد کھڑے ہونا اور ٹھہرنا
۴۔بربنائے احتیاط واجب ذکر رکوع کی کم سے کم تعداد تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ ہے۔
۵۔ذکر رکوع، رکوع کی حالت ہی میں کہا جائے نہ کہ کھڑے ہوتے ہوئے یا رکوع میں جاتے ہوئے۔
۶۔جو شخص کھڑے ہو کر رکوع نہیں کر سکتا وہ بیٹھ کر اور جو بیٹھ کر بھی رکوع نہ کر سکے وہ اشارہ سے رکوع کرے گا۔
۷۔رکوع کے بعد دو سجدے کرنا واجب ہے۔
۸۔سجدہ میں پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے۔

سوالات

۱۔رکوع اور ذکر رکوع میں کیا فرق ہے؟
۲۔رکوع میں کتنی دیر ٹھہرنا چاہئے؟
۳۔کیا رکوع کے بعد کھڑے ہونا واجب ہے؟
۴۔سجدہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ سجدہ واجبات نماز کی کس قسم سے تعلق رکھتا ہے؟
۵۔چار واجبات سجدہ بیان کیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انیسواں سبق

سجدہ کے واجبات

● ذکر

سجدہ میں کوئی بھی ذکر کرسکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ذکر کی مقدار تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" یا ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ وَبِحَمْدِہِ" سے کم نہ ہو۔

سجدہ میں بدن کا ساکن رہنا:

۱۔سجدہ میں واجب ذکر کی مقدار بھر بدن پر سکون رہے۔
۲۔اگر پیشانی سجدہ کے مقام پر رکھنے اور بدن ٹھہرنے سے پہلے عمداً ذکر شروع کردے تو نماز باطل ہے البتہ اگر بھولے سے ایسا ہوجائے تو جب بدن ٹھہر جائے تو دوبارہ ذکر کہے۔

سجدہ سے سر اٹھانا:

۱۔سجدۂ اول کا ذکر تمام ہونے کے بعد بیٹھ جائے یہاں تک کہ بدن ٹھہر جائے پھر دوسرے سجدہ میں جائے۔
۲۔ذکر سجدہ تمام ہونے سے پہلے ہی عمداً سر اٹھالے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

اعضاء سجدہ کا زمین پر رہنا:

۱۔ذکر سجدہ کرتے وقت اگر ساتوں اعضاء سجدہ میں سے کسی ایک کو عمداً زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہوجائے گی۔لیکن اگر ذکر میں مشغول نہیں ہے اور پیشانی کے علاوہ کوئی دوسرا عضو زمین

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے اٹھالے اور دوبارہ رکھ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)
۲۔اگر پیر کے انگوٹھے کے ساتھ انگلیاں بھی زمین پر رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
سجدہ کی جگہوں کا برابر ہونا:
۱۔**پیشانی رکھنے کی جگہ:** اسکے گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے زیادہ بلند ہو نہ پست۔
۲۔احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ کرنے کی جگہ پیروں کے انگوٹھے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو۔

جن چیزوں پر سجدہ صحیح ہے ان پر پیشانی رکھنا:

۱۔سجدہ میں پیشانی کو زمین یا زمین سے اگنے والی اس چیز پر رکھے جس کا تعلق انسان کی خوراک یا پوشاک سے نہیں ہے۔
۲۔جن چیزوں پر سجدہ جائز ہے ان میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

- مٹی
- پتھر
- پکی ہوئی مٹی (۲)
- چونا
- لکڑی
- گھاس وغیرہ

سجدہ کے احکام

۱۔کان سے نکلنے والی چیزوں پر جیسے سونا، چاندی، عقیق و فیروزہ وغیرہ پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔
۲۔غیر خدا کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے۔
۳۔زمین سے اگنے والی چیز اگر کسی حیوان کی غذا ہے جیسے گھاس اور بھوسا وغیرہ تو اس پر سجدہ جائز ہے۔
۴۔کاغذ پر سجدہ کرنا صحیح ہے چاہے وہ روئی یا اسکے مانند دوسری چیزوں سے بنایا گیا ہو۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: لیکن اگر بدن کا سکون باقی نہ رہ پائے تو بنا بر احتیاط نماز باطل ہے۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط مستحب۔ پکی ہوئی مٹی مثلاً برتن یا اینٹ پر سجدہ نہ کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔سجدہ کے لئے سب سے بہتر قبرِ امام حسین علیہ السلام کی خاک ہے پھر اسکے بعد اس ترتیب سے بقیہ چیزوں کا انتخاب کریں:

- خاک
- پتھر
- درخت (گھاس، پھونس، لکڑی)

۶۔اگر پہلے سجدہ میں سجدہ گاہ پیشانی پر چپک جائے اور اسکو جدا کئے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جائے تو نماز باطل ہے۔

جو شخص عام طریقہ سے سجدہ نہ کر سکے:

۱۔جو شخص اپنی پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا وہ جس قدر ممکن ہو جھکے اور سجدہ گاہ کو اٹھا کر کسی بلند جگہ (جیسے تکیہ وغیرہ) پر رکھ لے اور اس پر سجدہ کرے لیکن ہاتھوں کی ہتھیلی، دونوں گھٹنے یا پیر کے دونوں انگوٹھے کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے۔

۲۔اگر بالکل ہی خم نہیں ہو سکتا تو بیٹھ جائے اور اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ گاہ کو اٹھا کر پیشانی کو اس پر رکھے۔

سجدہ کے بعض مستحبات

۱۔ان جگہوں پر تکبیر کہنا مستحب ہے:

- رکوع کے بعد سجدۂ اول سے پہلے.
- پہلے سجدے کے بعد بیٹھ کر جبکہ بدن ٹھہر جائے.
- دوسرے سجدہ سے پہلے جبکہ بیٹھا ہوا ہے اور بدن پر سکون ہے.
- دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد.

۲۔سجدہ کو طول دینا مستحب ہے۔

۳۔پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اسوقت جب بدن پر سکون ہو: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیْہِ کہنا مستحب ہے۔

۴۔تمام سجدوں میں صلوات پڑھنا مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرآن کے واجب سجدوں کے احکام

۱۔قرآن کے چار سوروں میں (جن کا ذکر دسویں سبق میں گذر چکا ہے) وہ آیات سجدہ ہیں کہ اگر انسان ان کو پڑھ لے یا کسی دوسرے سے سنے تو آیت تمام ہونے کے بعد فوراً سجدہ کرنا واجب ہے۔

۳۔اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے سجدہ کرے۔

۴۔اگر آیت سجدہ کو ٹیپ ریکارڈ یا ویڈیو سے سنے تو سجدہ واجب نہیں ہے۔

۵۔اگر سجدہ کی آیت ریڈیو، ٹی وی یا لاؤڈ اسپیکر سے براہ راست نشر ہو رہی ہے اور کوئی شخص تلاوت کر رہا ہے (یعنی کوئی کیسٹ نہیں لگی ہے) تو سجدہ واجب ہے۔

۶۔ان آیتوں کے بعد سجدے کے لئے پیشانی انہیں چیزوں پر رکھے گا جن پر سجدہ صحیح ہو اور اسکے علاوہ بقیہ شرائط سجدہ کی پابندی ضروری نہیں ہے۔

۷۔اس سجدہ میں ذکر، واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔احتیاط واجب ہے کہ ذکر سجدہ ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ وَبِحَمْدِہِ" یا تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" سے کم نہ ہو۔

۲۔سجدہ کے ذکرِ واجب بھر بدن کا پرسکون ہونا ضروری ہے۔

۳۔پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، پیر کے دونوں انگوٹھوں کے سرے یہ ساتوں اعضاء وہ ہیں جو سجدہ کے وقت زمین پر رکھے جاتے ہیں۔

۴۔اعضاءسجدہ کی جگہ ہموار ہواوران میں چار انگلیوں سے زیادہ پستی یا بلندی نہ ہو۔

۵۔لکڑی، مٹی، پتھر، ٹھیکرے اور پکی مٹی پر سجدہ صحیح ہے۔

۶۔زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء اگر انسان انکو کھاتا یا پہنتا ہے تو اس پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔

۷۔سجدہ کرنے کے لئے سب سے بہتر چیز تربت سیدالشہداء علیہ السلام (خاک شفاء) ہے۔

۸۔قرآن میں چار سورے (سجدہ، فصّلت، نجم، اقراء) سورۂ سجدہ کہلاتے ہیں اگر کوئی سجدہ والی آیت کو خود پڑھے یا سنے تو فوراً سجدہ واجب ہے۔

۹۔ٹیپ ریکارڈ سے آیۂ سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا، لیکن ریڈیو، ٹی وی یا مائیک سے کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور وہ براہ راست نشر ہو رہی ہے تو اسکو سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوالات

۱۔سجدہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایئے کہ یہ واجب رکنی ہے یا غیر رکنی؟

۲۔سجدہ کے واجب ذکر کی مقدار بیان کیجئے؟

۳۔دو سجدوں کے درمیان موالات سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے؟

۴۔بادام کے چھلکے یا اسکی لکڑی یا سیب اور سنترہ کے چھلکے پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵۔کاغذ یا ماچس پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

۶۔جو سجدہ کو معمول کے مطابق انجام نہیں دے سکتا وہ سجدہ کیسے کرے؟

۷۔قرآن مجید سے ان آیتوں کو تلاش کیجئے جن میں سجدہ واجب ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیسواں سبق

واجبات نماز (۴)

• تشہد

نماز کی دوسری رکعت کے آخر میں جبکہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے تو تشہد پڑھے یعنی کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ.

اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑا ہو جائے لیکن رکوع کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور پھر کھڑے ہو کر نماز کو جیسے پڑھ رہا تھا، پڑھے۔ لیکن اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا ہے تو نماز کو تمام کر کے تشہد کی قضا کرے(۱) اور بنابر احتیاط واجب دو سجدۂ سہو بھی بجالائے۔

• سلام

۱۔ ہر نماز کی آخری رکعت کے آخر میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام پڑھنا ضروری ہے اور اسی سلام کے بعد نماز ختم کر دے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط مستحب تشھد کی قضا کرے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔واجب سلام ان دو میں سے کوئی ایک ہے:

الف: اَلسَّلامُ عَلَیْنا وَعَلیٰ عِبادِاللہِ الصّالِحِین

ب: اَلسَّلامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ

ج: اوران دونوں سے پہلے مستحب ہے کہ یہ کہے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ

تینوں جملوں کوایک ساتھ کہنا بھی مستحب ہے۔

● ترتیب

۱۔افعال نماز میں اس ترتیب کا لحاظ ضروری ہے۔

تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود اور دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد پڑھے اور آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام بھی پڑھے۔

● موالات

۱۔موالات یعنی افعال کو پے در پے انجام دینا۔

۲۔اگر نماز کے افعال کے درمیان اسقدر فاصلہ ہوگیا کہ دیکھنے والا مشکوک ہوجائے کہ وہ نماز پڑھ بھی رہا ہے یا نہیں تو نماز باطل ہے۔

۳۔رکوع یا سجدہ میں طول دینا یا بڑے سوروں کا پڑھنا موالات کو ختم نہیں کرتا ہے۔

قنوت

۱۔دوسری رکعت میں حمد و سورہ کے بعد رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے یعنی دونوں ہاتھ چہرہ کے مقابل میں بلند کرے اور دعا یا کوئی بھی ذکر پڑھے۔

۲۔قنوت میں کسی بھی ذکر کی قرائت کرسکتا ہے چاہے ایک مرتبہ سبحان اللہ ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً یہ ذکر بھی کرسکتا ہے:

رَبَّنا اٰتِنافِی الدُّنیا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النّارِ.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تعقیبات نماز

یعنی سلام کے بعد ذکر، دعا اور تلاوت قرآن میں مشغول ہونا۔
۱۔بہتر ہے کہ تعقیبات کے وقت روبقبلہ ہو۔
۲۔تعقیبات کا عربی میں ہونا شرط نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ انہیں چیزوں کو پڑھے جن کا حکم دعاؤں کی کتابوں میں دیا گیا ہے۔
۳۔تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ بھی انہیں مستحبات کا ایک اہم جزو ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ مرتبہ **اللہ اکبر**، ۳۳ مرتبہ **الحمدللہ** اور ۳۳ مرتبہ **سبحان اللہ** پڑھا جائے۔

خلاصہ

۱۔دوسری رکعت اور آخری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے۔
۲۔سلام آخری رکعت کے تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے اور اسی پر نماز ختم ہوتی ہے۔
۳۔نماز کے افعال میں ترتیب کا لحاظ ضروری ہے۔
۴۔افعال نماز کی ترتیب یہ ہے (تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود، دوسری رکعت میں سجود کے بعد تشہد اور آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام۔
۵۔افعال نماز کو پے در پے انجام دے ورنہ اگر معمول سے زیادہ فاصلہ ہو گیا تو نماز باطل ہے۔

سوالات

۱۔تشہد کب پڑھا جائے گا؟
۲۔نماز میں واجب و مستحب اعمال کو بیان کیجئے؟
۳۔ترتیب اور موالات کے فرق کو واضح کیجئے؟
۴۔قنوت کی ایسی دعا بیان کیجئے کہ جو درس میں نہ آئی ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اکیسواں سبق

مبطلات نماز

(جن چیزوں سے نماز باطل ہوجاتی ہے)

جب نمازی تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز کو شروع کردے تو جب تک سلام نہ پڑھ لے بعض چیزیں اسپر حرام ہوجاتی ہیں اور اگر ان کو انجام دیگا تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔ جن میں سے اہم یہ ہیں:

- کھانا پینا
- بات کرنا
- ہنسنا
- رونا
- قبلہ سے رخ موڑلینا
- ارکان نماز کو کم یا زیادہ کرنا
- نماز کی شکل بگاڑ دینا
- نماز کی کسی شرط کی پابندی نہ کرنا
- ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا
- سورۂ حمد کے بعد آمین کہنا
- کوئی ایسا شک پیدا ہونا جو نماز کو باطل کردے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مبطلات نماز کے احکام

● بات کرنا

۱۔اگر کوئی شخص عمداً ایسا کلمہ زبان سے ادا کرے جسکے ذریعہ کسی بات کو سمجھانا چاہتا ہے تو اسکی نماز باطل ہے۔
۲۔اگر کوئی عمداً ایسا کلمہ ادا کرے جو دو حرف یا اس سے زیادہ کا ہو خواہ اسکے ذریعہ کسی مطلب کو منتقل نہ کرنا چاہتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو دوبارہ پڑھے۔
۳۔نماز میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر اسکو کوئی سلام کرے تو جواب دینا واجب ہے اور جواب میں لفظ سلام کو مقدم کرے یعنی یا ''**سلام علیکم**''ہی کہے یا ''**السلام علیک**''یا''**السلام علیکم**''کہے،''**علیکم السلام**''کہنا صحیح نہیں ہے۔

● ہنسنا اور رونا

۱۔نماز میں عمداً آواز کے ساتھ ہنسنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔
۲۔مسکراہٹ سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔
۳۔دنیاوی امور کے لئے عمداً آواز کے ساتھ رونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔
۴۔بغیر آواز کے رونا،(۱) یا خوف خدا اور آخرت کے لئے رونا چاہے آواز کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو،اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

قبلہ سے منحرف ہونا

۱۔اگر جان بوجھ کر اپنے چہرہ کو قبلہ سے اسطرح موڑ لے کہ اسے روبقبلہ نہ کہا جائے تو اسکی نماز باطل ہے۔
۲۔اگر بھولے سے مکمل چہرہ قبلہ کے داہنی یا بائیں جانب موڑ لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے،لیکن اگر بالکل بائیں یا داہنے نہیں ہوا ہے تو نماز صحیح ہے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط نماز واجب۔دنیاوی امور کے لئے آواز اور بغیر آواز کے رونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نماز کی شکل بگاڑنا

۱۔اگر نماز کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جو نماز کی شکل کو تبدیل کردے جیسے تالی بجانا، اچھلنا،کودنا وغیرہ چاہے بھول کر ہی کیوں نہ ہو اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۲۔اگر نماز میں اتنی دیر تک خاموش رہے کہ دیکھنے والا یہ نہ کہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو نماز باطل ہے۔

۳۔واجب نماز کو توڑنا جائز نہیں ہے۔صرف مجبوری کی حالت میں توڑ سکتا ہے جیسے:

علیہ السلام جان کو بچانا

علیہ السلام مال کو بچانا

علیہ السلام بدن اور مال کو نقصان سے بچانا

قرض ادا کرنے کے لئے نماز توڑنا جائز ہے لیکن کچھ شرطوں کے ساتھ:

علیہ السلام قرض دینے والا مطالبہ کر رہا ہو۔

علیہ السلام نماز کا وقت تنگ نہ ہو یعنی قرض ادا کرنے کے بعد نماز کو اسکے وقت میں پڑھ سکتا ہو.

علیہ السلام نماز کے درمیان قرض کو ادا نہیں کر سکتا۔

علیہ السلام جس مال کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے اسکے لئے نماز توڑنا مکروہ ہے۔

نماز کے مکروہات

۱۔آنکھیں بند کرنا

۲۔انگلیاں چٹخانا، ہاتھوں اور داڑھی سے کھیلنا۔

۳۔جس وقت حمد وسورہ پڑھ رہا ہے کسی کی بات سننے کے لئے سکوت کرنا۔

۴۔ہر وہ کام جو خضوع وخشوع کو ختم کردے۔

۵۔چہرہ کو معمولی مقدار میں دائیں یا بائیں گھمانا (چونکہ زیادہ گھمانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔جن چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے:

- کھانا پینا
- بولنا (بات کرنا)
- ہنسنا
- رونا
- قبلہ سے منحرف ہونا
- ارکان نماز میں کمی یا زیادتی کرنا
- نماز کی شکل بگاڑ دینا
- نماز کی کسی شرط کی پابندی نہ کرنا
- ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا
- سورۂ حمد کے بعد آمین کہنا
- کوئی ایسا شک پیدا ہونا جو نماز کو باطل کر دے۔

۲۔نماز میں کلام کرنا چاہے وہ دو حرفی کلمہ کیوں نہ ہو اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۳۔آواز کے ساتھ ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۴۔آواز کے ساتھ دنیاوی امور کے لئے گریہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۵۔اگر نمازی مکمل چہرہ کو قبلہ سے دائیں یا بائیں جانب گھمائے یا (قبلہ کی طرف پیٹھ کرلے) تو اسکی نماز باطل ہو جائے گی۔

۶۔اگر کوئی ایسا کام کرے جس سے نماز کی شکل باقی نہ رہے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۷۔جان اور مال کی حفاظت کے لئے نماز توڑنا جائز ہے۔

۸۔قرض کی ادائیگی جبکہ قرض دینے والا قرض کی واپسی کا تقاضہ کر رہا ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو اور حالت نماز میں قرض دینا ناممکن ہو تو نماز کو توڑنا واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔کن چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟
۲۔اگر کوئی حالت نماز میں نمازی کو سلام کرے تو نمازی کا کیا فریضہ ہے؟
۳۔ہنسنے اور رونے کا کون سا طریقہ نماز کو باطل کرتا ہے؟
۴۔اگر نماز پڑھنے والا دیکھے کہ ایک بچہ چولہے سے نزدیک جا رہا ہے اور ممکن ہے کہ وہ جل جائے تو کیا ایسی صورت میں نماز کو توڑ سکتا ہے؟
۵۔اگر اثناءِ نماز میں یہ لگے کہ ریل چلنے والی ہے تو کیا نماز توڑ کر ریل میں سوار ہو سکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بائیسواں سبق

اذان، اقامت ونماز کا ترجمہ

اذان واقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَشْھَدُاَنْ لآاَلٰہَ اِلّااللّٰہُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰہِ
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْھَدُاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ خدا کے ولی ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
نماز کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلاٰحِ
کامیابی کی طرف آؤ

حَیَّ عَلٰی خَیْرِالْعَمَلِ
بہترین عمل کے لئے آؤ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَدۡقَامَتِ الصَّلٰوۃِ

نماز قائم ہوگئی

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

نماز کا ترجمہ

تکبیرۃ الاحرام:

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے۔

سورۂ حمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ●

اس اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ●

تمام تعریف اس اللہ سے مخصوص ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ●

جو بہت زیادہ اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

مٰالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ●

روز جزا کا مالک ہے

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ●

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اِھۡدِنَا الصِّرٰاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمِ●

ہمیں سیدھے راستے پر باقی رکھ

صِرٰاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ

جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِم
انکا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا ہے۔
وَلَا الضَّآلِّینَ●
یا جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

سورۂ توحید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ●
اس اللہ کے نام سے جو بہت زیادہ اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ●
کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے
اَللّٰہُ الصَّمَدُ●
اللہ بے نیاز ہے
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ●
اسکی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ●
اور نہ اسکا کوئی کفو اور ہمسر ہے

ذکر رکوع

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ وَبِحَمْدِہٖ
میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے، عظمت والا ہے اور میں اسکی تعریف میں مشغول ہوں۔

ذکر سجود:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ
میرا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے اور میں اسکی تعریف میں مشغول ہوں۔

تسبیحات اربعہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ
اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے۔

تشہد

اَشۡهَدُ اَنۡ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیکَ لَهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔
وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبۡدُهٗ وَ رَسُولُهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضرت محمدؐ اسکے بندے اور اسکے رسولؐ ہیں۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ.
بارالٰہا محمد اور انکی آل پر رحمت نازل فرما۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اے نبیؐ! آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت و برکتیں ہوں
اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِاللهِ الصَّالِحِینَ
ہم پر اور خدا کے صالح بندوں پر سلامتی ہو۔
اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ
تم سب پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔

سوالات

۱۔ وہ جملہ جو اذان میں نہیں ہوتا بلکہ اقامت سے مخصوص ہے اسکا ترجمہ کیجئے؟
۲۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ کیجئے؟
۳۔ سورۂ توحید کے علاوہ کوئی اور مختصر سورہ کا انتخاب کرکے اس کا ترجمہ کیجئے؟
۴۔ نماز کے سب سے پہلے اور آخری جملہ کا ترجمہ کیجئے؟
۵۔ اذان و اقامت اور دھرائے جانے والے جملوں کے علاوہ نماز میں کل کتنے جملے ہیں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیئسواں سبق

شکیات نماز

ممکن ہے نماز پڑھنے والے کو کبھی واجبات نماز میں شک ہو مثلاً اسے یہ شک ہو کہ تشہد پڑھا ہے یا نہیں؟ سجدہ کیا یا نہیں؟ یا دو سجدے کئے یا ایک سجدہ کیا یا ممکن ہے کہ اسے رکعتوں کی تعداد میں شک ہو مثلاً اسے نہیں معلوم کہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ ان میں ہر شک کیلئے شریعت میں ایک خاص حکم ہے لیکن شکیات نماز کو تفصیل کے ساتھ اس مختصر کتاب میں نہیں بیان کیا جا سکتا لہٰذا بعض اقسام شک اور ان کے بعض احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔

شک کے اقسام

۱۔ اجزاءِ نماز میں شک

الف: اگر واجبات نماز میں سے کسی واجب کے بارے میں شک ہے کہ اسے انجام دیا ہے یا نہیں۔ تو اگر اسکے بعد والا واجب شروع نہیں کیا ہے تو اس واجب کو بجالائے ہاں! اگر اسکے بعد والے واجب کو انجام دینا شروع کر دیا ہے اور اب اسکو پہلے والے واجب کے انجام دینے میں شک ہے تو ایسے شک کی پرواہ کئے بغیر نماز کو جاری رکھے۔ اسکی نماز صحیح ہے۔

ب: اگر کسی واجب کی صحت میں شک ہو کہ جو انجام دیا وہ صحیح ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں بھی شک کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور نماز صحیح رہے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔رکعتوں کے بارے میں شک

وہ شکوک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں:

۱۔دو رکعتی یا تین رکعتی نماز (جیسے صبح و مغرب) کی رکعتوں میں شک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔اگر شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا اس سے زیادہ تو نماز باطل ہے۔

۳۔اگر بالکل معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو نماز باطل ہے۔

جن شکوک کا کوئی اعتبار نہیں ہے:

۱۔مستحب نمازوں میں شک

۲۔نماز جماعت میں، جسکی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی۔

۳۔سلام کے بعد یعنی نماز تمام ہو جانے کے بعد کسی قسم کا شک ہو۔

۴۔نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی تھی یا نہیں تو اس شک کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے۔اور نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

چار رکعتی نماز میں شک

شک	حالت قیام میں	رکوع میں	رکوع کے بعد	سجدہ میں	سجدہ کے بعد جبکہ بیٹھا ہو	نماز صحیح ہونے کی صورت میں نمازی کی ذمہ داری۔
۲،اور۳ کے درمیان شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین پر بنا رکھ کر ایک رکعت اور پڑھے گا۔ پھر سلام کے بعد ایک رکعت کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے گا۔
۲،اور۴ کے درمیان شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کر دے گا اور نماز تمام ہونے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳،اور۴ کے درمیان شک	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کردے گا اور نماز کے بعد ایک رکعت کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے گا۔
۴ اور ۵ کے درمیان شک	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر یہ شک قیام کی حالت میں ہوا ہے رکوع کئے بغیر فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کردے اسکے بعد ایک رکعت کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے گا اور اگر یہ شک اسوقت پیدا ہوا جب وہ بیٹھ چکا تھا تو چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کردے گا اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو کرے گا۔

یاددہانی:

۱۔نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے یا انجام دیا جاتا ہے انھیں اجزاء نماز کہا جاتا ہے۔

۲۔اگر کسی کو واجبات نماز میں شک ہو مثلاً شک کرے کہ دوسرا سجدہ کیا یا نہیں تو اگر دوسرا جزو شروع نہیں کیا ہے تو اسے انجام دے گا۔ورنہ اگر محل گزر چکا ہے تو ایسی صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں رہے گا۔مثلاً اگر بیٹھنے کے بعد ابھی تشہد شروع نہیں کیا ہے اور شک کرے کہ دوسرا سجدہ کیا یا نہیں تو اسے چاہئے کہ ایک سجدہ انجام دے لیکن اگر تشہد میں یا کھڑے ہونے کے بعد دوسرے سجدہ کے سلسلے میں مشکوک ہو تو اسے انجام دینا لازم نہیں اور نماز صحیح رہے گی۔

۳۔واجبات نماز میں سے کسی کو انجام دینے کے بعد شک کرے مثلاً سورۂ حمد یا ایک کلمہ کے متعلق شک ہو کہ صحیح طور پر پڑھا یا نہیں تو اس شک پر توجہ دیے بغیر نماز کو جاری رکھے گا اور اسکی نماز صحیح رہیگی۔

۴۔رکعتوں کی تعداد میں شک،مثلاً تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت اسے یاد نہ ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی؟

۵۔مستحب نماز کی رکعتوں میں شک ہو تو دو پر بنا رکھے گا(چونکہ نماز وتر کے علاوہ تمام مستحبی نمازیں دو رکعتی ہیں)خواہ شک ایک اور دو میں ہو یا دو سے زیادہ میں ہو بہرصورت دو پر بنا رکھے گا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اوراسکی نماز صحیح ہے۔
۶۔نماز جماعت میں اگر امام کو شک ہولیکن ماموم کو شک نہ ہو بلکہ یقین ہواور وہ مثلاً اللہ اکبر کہہ کر امام کو متوجہ کردے تو امام اپنے شک پر توجہ نہ دیگا۔اسی طرح اگر ماموم کو شک ہواور امام کو شک نہ ہوتو وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے اسکی نماز صحیح ہے۔
۷۔اگرانسان کوایسا شک درپیش ہوجس سے نماز باطل ہوجاتی ہے تو چاہئے کہ تھوڑی دیر غور وفکر کرے اگر اسکے بعد بھی کچھ یاد نہ آئے تو نماز توڑ کر دوبارہ پڑھے۔

نماز احتیاط

۱۔جن صورتوں میں نماز احتیاط واجب ہوتی ہے مثلاً ۳ اور ۴ کے درمیان شک ہو جائے تو سلام کے فوراً بعد نماز باطل کرنے والا کوئی عمل انجام دینے سے پہلے یا نماز کی شکل بگڑنے سے پہلے فوراً اٹھ کر اذان واقامت کہے بغیر تکبیر کہے اور نماز احتیاط پڑھے۔

نماز احتیاط اور دوسری نمازوں کے درمیان فرق:

- اس میں نیت کو زبان سے ادا نہ کرے۔
- حمد کے علاوہ دوسرا سورہ اور قنوت بھی نہیں پڑھا جاتا ہے(چاہے دو رکعتی ہو)
- سورۂ حمد کو آہستہ پڑھے۔(بنابر احتیاط واجب)

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ سلام کے بعد فوراً نیت کر کے سجدہ میں جائے اور کہے:بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
لیکن بہتر ہے کہ یہ کہے:
بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَ کَاتُهُ۔
اسکے بعد بیٹھے اور پھر دوبارہ سجدہ میں جائے اور یہی ذکر پڑھے پھر بیٹھ کر تشہد اور سلام پڑھے۔
۱۔جس جگہ سجدہ سہو واجب ہے جیسے جب چار اور پانچ رکعت میں بیٹھنے کی حالت میں شک ہو تو نمازی کو چاہئے کہ سلام کو ختم کرنے کے بعد فوراً سجدے میں جائے اور کہے:بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور بہتر ہے کہ یہ کہے:

بِسْمِ اللہِ وَ بِاللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور اس کے بعد بیٹھے گا پھر دوبارہ سجدے میں جائے گا اور پھر ان ذکروں میں سے کسی ایک ذکر کو پڑھے گا پھر بیٹھنے کے بعد تشہد یا سلام پڑھے گا۔

۲۔اگر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو سجدوں کے انجام دینے کے بعد تشہد وسلام پڑھے۔اور اگر نماز احتیاط دو رکعت واجب ہو تو پہلی رکعت میں تشہد وسلام نہ پڑھے بلکہ دوسری رکعت کے ختم ہونے کے بعد تشہد وسلام پڑھے۔

۳۔سجدۂ سہو میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

خلاصہ

۱۔اگر کوئی شخص نماز کے کسی واجب کو انجام دینے کے بارے میں شک کرے قبل اسکے کہ دوسرے واجب کو شروع کر چکا ہو تو اسے بجالائے۔

۲۔اگر عمل کے انجام دینے کی جگہ گزر جانے کے بعد شک پیدا ہوا تو اس شک کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

۳۔اگر نماز کے کسی حصہ کے صحیح ہونے میں شک کرے تو اس شک کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۴۔اگر رکعتوں کی تعداد میں شک کرے اور وہ نماز دو رکعتی یا تین رکعتی ہے تو نماز باطل ہے۔

۵۔ان صورتوں میں شک کی کوئی پرواہ نہ کرے:

- مستحب نمازوں میں
- نماز جماعت میں
- سلام پڑھنے کے بعد
- نماز کا وقت گزر جانے کے بعد

۶۔جن شکوک میں نماز باطل نہیں ہوتی اگر شک چار سے زیادہ رکعتوں میں نہیں ہے تو ہمیشہ زیادہ پر بنا رکھی جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷۔نماز احتیاط امکانی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔لہٰذا اگر ۳ اور ۴ کے درمیان شک ہوتو ایک رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے گی اور اگر ۲و۴ کے درمیان شک ہوتو دو رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے گی۔

۸۔نماز احتیاط چند چیزوں کی وجہ سے دوسری نمازوں سے مختلف ہے:

علیہ السلام اسکی نیت زبان سے ادا نہیں کی جائے گی۔

علیہ السلام دوسرا سورہ اور قنوت نہیں ہوتا

علیہ السلام سورۂ حمد کو آہستہ پڑھا جائے گا

۹۔سجدۂ سہو نماز کے فوراً بعد ہی انجام دیا جائے گا اور یہ دو سجدے ایک ساتھ ہوتے ہیں۔ اس میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہوتی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سوالات

۱۔اگر تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت شک کرے کہ تشہد پڑھا یا نہیں تو کیا کرے؟

۲۔واجبات نماز میں شک کی چار مثالیں دیجئے؟

۳۔اگر نماز صبح یا مغرب کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہوتو کیا ذمہ داری ہے؟

۴۔اگر چار رکعتی نماز میں حالت رکوع میں شک کرے کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو ایسی صورت میں کیا کرے گا؟

۵۔اگر چار بجے شام کو یہ شک کرے کہ نماز ظہر وعصر پڑھی ہے یا نہیں تو کیا کرے؟

۶۔ایک شخص تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد اسکی صحت میں شک کرے تو کیا کرے گا؟

۷۔اگر قیام کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک پیدا ہوتو کیا ذمہ داری ہے؟

۸ کیا آپ کو معلوم ہے کہ نماز احتیاط میں سورۂ حمد کو کیوں آہستہ پڑھتے ہیں؟

۹۔کیا اب تک آپ کو نماز میں شک ہوا ہے اگر ہاں تو اس وقت جس تکلیف شرعی پر آپ نے عمل کیا ہو بیان کیجئے؟

۱۰۔سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ بیان کیجئے؟

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چوبیسواں سبق

مسافر کی نماز

انسان حالتِ سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعت (قصر) پڑھے بشرطیکہ اس کا سفر آٹھ فرسخ (تقریباً ۴۴ کلومیٹر) سے کم نہ ہو۔

چند مسائل

۱۔ اگر ایک شخص اپنے وطن سے سفر شروع کرے تو کم سے کم اگر ۲۲ کلومیٹر جاتا اور ۲۲ کلومیٹر واپس آتا ہے تو اسکی نماز قصر ہوگی۔

۲۔ سفر کرنے والے کے لئے قصر کا حکم اسوقت شروع ہوگا جب وہ اتنی دور نکل جائے کہ اسے بستی کی دیواریں نظر نہ آئیں اور اذان کی آواز سنائی نہ دے اور اگر اس سے پہلے ہی نماز پڑھنا چاہتا ہے تو پوری پڑھے گا۔

۳۔ اگر ایسی جگہ سے سفر شروع کیا کہ جہاں گھر اور دیوار ہی نہ ہو تو اتنی دور نکل جائے کہ بالفرض اگر اسکی دیوار ہوتی تو وہاں سے نہ دکھائی دیتی۔

۴۔ اگر کسی جگہ پہونچنے کے دو راستے ہیں ایک آٹھ فرسخ اور دوسرا اس سے کم تو اگر اس نے ایسے راستہ کا انتخاب کیا جو آٹھ فرسخ ہے یا اس سے زیادہ تو اسکی نماز قصر ہوگی ورنہ کم مسافت والے راستے میں نماز قصر نہیں ہوتی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چند صورتوں میں سفر میں نماز قصر نہیں ہوگی:

۱۔ قبل اسکے کہ آٹھ فرسخ تک پہونچے درمیان میں اپنے وطن سے گذرے یا ایسی جگہ پہونچ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو۔
۲۔ ابتداء سفر سے آٹھ فرسخ کا ارادہ نہیں تھا مثلاً کسی گمشدہ کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ آٹھ فرسخ کی مسافت طے کرلی۔
۳۔ ابتداء سے قصد تھا لیکن چار فرسخ تک پہونچنے سے پہلے ارادہ تبدیل ہوجائے۔
۴۔ جس کا پیشہ ہی سفر ہو مثلاً شہر سے باہر جانے والی بسوں اور ٹرینوں کے ڈرائیور، پائیلٹ اور جہاز کے کپتان وغیرہ۔
۵۔ وہ سفر جسکی بنا معصیت خدا پر ہو مثلاً اس سفر سے ماں باپ کو تکلیف پہونچے۔

ان جگہوں پر نماز پوری پڑھی جائے گی:

۱۔ وطن
۲۔ جہاں دس دن رہنے کا قصد ہو۔
۳۔ جہاں تیس دن مسلسل رہا ہو، لیکن اسکے تیس دن ایسے گزرے ہوں جن میں وہ فیصلہ نہ کر پایا ہو کہ اسے رہنا ہے یا جانا ہے چنانچہ اس صورت میں اکتیسویں دن سے وہ پوری نماز پڑھے گا۔

وطن کسے کہتے ہیں؟

۱۔ وطن وہ جگہ ہے جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی بسر کرنے کے لئے منتخب کیا ہو، چنانچہ ممکن ہے کہ وہ جگہ اسکی جائے پیدائش اور آبائی وطن ہو یا ایسا کچھ نہ ہو بلکہ اسنے خود اپنے رہنے کے لئے ایک نئی جگہ کا انتخاب کیا ہو۔
۲۔ اصلی وطن کے علاوہ کسی بھی جگہ جب تک ہمیشہ رہنے کا قصد نہ کرے وطن شمار نہیں ہوتا۔
۳۔ اگر کوئی وطن کے علاوہ کسی جگہ ایک مدت تک رہا اس ارادہ سے کہ آئندہ دوسری جگہ منتقل ہوجائے گا تو وہ جگہ اس کا وطن نہیں بنے گی مثلاً وہ ملازمین جن کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے یا وہ طلاب جو حصول علم کے لئے ایک مدت تک دوسرے شہر میں رہتے ہیں۔
۴۔ اگر کوئی شخص مستقل قیام کے ارادہ کے بغیر اتنی زیادہ مدت تک ایک جگہ رہے کہ لوگ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسے وہیں کا باشندہ سمجھنے لگیں تو وہ جگہ اسکے وطن کے حکم میں ہے۔
۵۔اگر ایسی جگہ جائے جہاں پہلے اس کا وطن تھا لیکن اب اسے ترک کر چکا ہے تو وہاں نماز قصر ہوگی چاہے ابھی دوسرے وطن کا انتخاب نہ کیا ہو۔
۶۔جب مسافر اپنے وطن واپس ہو تو جسوقت وطن کی دیواریں نظر آنے لگیں اور اذان کی آواز سنائی دینے لگے تو پھر نماز پوری پڑھے۔

دس دن کا قصد

ا۔اگر ایک شخص نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کرلیا تو دس دنوں کے بعد وہاں جتنے دن بھی رہے گا۔پوری نماز پڑھے گا،اور اسکے لئے ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ دس دن کا قصد کرے۔
۲۔اگر مسافر دس دن کا ارادہ بدل دے:

الف: اگر اس کا ارادہ چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے بدلا ہو تو نماز کو قصر پڑھے۔

ب: اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھ چکا ہے اور ارادہ بدلا تو جب تک وہاں رہے گا پوری نماز پڑھے گا۔

جس شخص نے سہواً پوری نماز پڑھ لی ہو:

الف: اگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے تو جو نماز پوری پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

ب: حکم سفر کو جانتا تھا لیکن اسکی بعض جزئیات کو نہیں جانتا تھا، یا بھول گیا کہ وہ مسافر ہے۔لہٰذا ایسی حالت میں جو نمازیں پڑھ چکا ہے ان کو دوبارہ پڑھے۔

اگر غیر مسافر قصر نماز پڑھ لے:

جس شخص کا فریضہ پوری نماز پڑھنا تھا اگر وہ قصر پڑھ لے تو ہر حال میں اسکی نماز باطل ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

ا۔انسان کو چاہئے کہ حالت سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعت پڑھے بشرطیکہ اس کے سفر کی آمدورفت کم از کم آٹھ فرسخ ہو؟

۲۔سفر میں قصر کا حکم اس وقت جاری ہوتا ہے جب اتنی دور نکل جائے کہ نہ وہاں کی دیواریں نظر آئیں اور نہ وہاں کی اذان سنائی دے۔

۳۔اگر ایسی جگہ سے سفر کا آغاز ہو جہاں دیواریں نہ ہوں تو فرض کرے کہ اگر دیوار ہوتی تو کس جگہ سے دکھائی نہ دیتی۔

۴۔چند مواقع پر نماز پوری پڑھی جائے گی:

علیہ السلام جس سفر میں آٹھ فرسخ سے پہلے ہی وطن پڑ جائے۔

علیہ السلام جس سفر میں آٹھ فرسخ کا قصد نہ ہو۔

علیہ السلام جس شخص کا شغل ہی سفر ہو، البتہ وہی سفر جو شغل کی بنیاد پر ہو۔

علیہ السلام سفر حرام

۵۔وطن یا اس جگہ جہاں دس دن رہنے کا ارادہ ہو پوری نماز پڑھی جائے گی۔

۶۔وطن وہ جگہ ہے جہاں زندگی بسر کرنے کے لئے سکونت اختیار کرے۔

۷۔سفر سے واپس ہوتے وقت جب شہر کی دیواریں دکھائی دینے لگیں اور وہاں کی اذان سنائی دینے لگے تو وہیں سے قصر کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔

۸۔جو شخص نہیں جانتا تھا کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے اگر پوری پڑھ لے تو اسکی نماز صحیح ہے لیکن اگر اصل مسئلہ سے واقف تھا صرف جزئیات کا علم نہیں تھا تو نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۹۔جس کی ذمہ داری پوری نماز پڑھنا تھی اور اس نے قصر پڑھی تو اسکی نماز باطل ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔وہ نمازیں جو سفر میں قصر ہو جاتی ہیں کتنی رکعت ہیں، انکی مجموعی تعداد بیان کیجئے؟

۲۔ایک شخص اپنے وطن سے مشرق کی جانب ۳۲ کلومیٹر کا سفر طے کرتا ہے پھر وہاں سے واپس گھر پلٹ کر اسی سفر میں وہ مغرب کے کسی علاقہ میں جاتا ہے۔چنانچہ جہاں اس نے پہلا سفر کیا تھا وہاں سے اور اس علاقہ کے درمیان ۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے تو بتائیے کہ دونوں جگہوں پر اور راستے میں وہ نماز قصر پڑھے گا یا پوری؟

۳۔نوکری کرنے والے حضرات یا فوجی وغیرہ اگر حکومتی کاموں کی وجہ سے کئی سال ایک جگہ رہتے ہیں تو کیا وہ جگہ ان کے وطن کے حکم میں آئے گی؟

۴۔وطن کی تعریف کیجئے؟

۵۔ایک کسان اپنے کھیت پر روزانہ کام کے لئے جاتا ہے جس کا فاصلہ تین فرسخ ہے اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

۶۔ایک شخص کسی کام کے لئے اپنے دیہات سے شہر میں آیا چنانچہ جب دیہات واپس ہوگا تو پوری نماز پڑھے گا یا قصر؟

۷۔جو مسافر بھولے سے قصر کے بجائے پوری نماز پڑھ لے کیا اسکی نماز صحیح ہوگی؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پچیسواں سبق

قضا نماز

جیسا کہ تیرہویں سبق میں بیان کیا گیا تھا کہ قضا نماز اسکو کہتے ہیں جو وقت گزر جانے کے بعد پڑھی جائے۔

انسان کو چاہیئے کہ واجب نمازوں کو ان کے وقت کے اندر ادا کرے اور اگر بغیر کسی عذر کے اسکی نماز قضا ہو جائے تو وہ گنہگار ہوگا لہٰذا وہ توبہ کرے اور اسکی قضا بجالائے۔

دو موقعوں پر نماز کی قضا واجب ہے:

الف: واجب نماز کو اسکے وقت میں نہ پڑھا ہو۔

ب: وقت گزر جانے کے بعد معلوم ہو کہ جو نماز پڑھی تھی وہ باطل ہے۔

ا۔قضا نماز پڑھنے میں ٹال مٹول اور لا پرواہی صحیح نہیں ہے البتہ فوراً بجالانا بھی واجب نہیں ہے۔

قضا نمازوں کے سلسلے میں انسان کی ذمہ داری:

- اگر معلوم ہو کہ اسکے ذمہ کوئی قضا نماز نہیں ہے۔تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔
- اگر شک ہو کہ کوئی نماز قضا ہے یا نہیں۔تو بھی کچھ واجب نہیں ہے۔
- گمان ہو کہ کوئی قضا نماز ہے:۔احتیاطاً اسکی قضا بجالانا مستحب ہے۔
- قضا نماز کا علم ہے لیکن ان کی تعداد مشکوک ہے (مثلاً شک ہے کہ چار نمازیں تھیں یا پانچ) تو کم پر عمل کرنا کافی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● اگر پہلے تعداد کا علم تھا لیکن فی الوقت بھول گیا تو بھی یہی صورتحال ہے، یعنی کم پر عمل کرنا کافی ہے۔
● اگر تعداد کا علم ہو تو ان سب کی قضا واجب ہے۔
۲۔ یومیہ نمازوں کی قضا میں ترتیب کی شرط نہیں ہے مثلاً اس طریقہ سے کہ کسی نے ایک دن نماز عصر قضا کی اور دوسرے دن نماز ظہر تو ضروری نہیں ہے کہ پہلے عصر پڑھے پھر ظہر۔(۱)
۳۔ قضا نماز کو جماعت سے پڑھا جا سکتا ہے چاہے امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا، اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے کہ امام اور ماموم کی نمازیں ایک ہوں مثلاً ماموم نماز صبح کو امام کی ظہر یا عصر کی نماز کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔
۴۔ اگر کسی کی حالت سفر میں وہ نماز جسے قصر پڑھنا تھا (ظہر، عصر یا عشاء) قضا ہو جائے اسے دو رکعتی (قصر) ہی پڑھنا ہوگی چاہے وطن ہی میں کیوں نہ ادا کرے۔
۵۔ سفر میں روزہ نہیں رکھ سکتا چاہے قضا روزہ ہی کیوں نہ ہو لیکن قضا نماز پڑھ سکتا ہے۔
۶۔ اگر وطن میں قضا شدہ نمازوں کو حالت سفر میں پڑھنا چاہے تو قصر نہ ہوگی بلکہ مکمل پڑھے گا۔
۷۔ قضا نمازوں کا کوئی معین وقت نہیں ہے بلکہ کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً نماز صبح کو رات میں پڑھ سکتا ہے۔

والدین کی قضا نمازیں

۱۔ کسی انسان کی زندگی میں اسکی قضا نماز کوئی دوسرا شخص نہیں پڑھ سکتا چاہے وہ انسان نماز پڑھنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو۔
۲۔ باپ کے مرنے کے بعد اسکی قضا نماز اور روزوں کی ادائیگی بڑے بیٹے پر واجب ہے اور احتیاط مستحب ہے اگر ماں کی طرف سے بھی نماز و روزے قضا ہیں تو انکو بجالائے۔(۲)

۳۔ والدین کی قضا نمازوں کے سلسلے میں بڑے بیٹے کی ذمہ داریاں:

الف: جبکہ قضا ہونے کا علم ہو:

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: جن نمازوں میں ترتیب ہے مثلاً ظہر اور عصر، اگر دونوں ایک ہی دن کی قضا ہیں تو ایسی صورت میں ترتیب کا لحاظ ضروری ہے ساتھ ہی خود یومیہ نمازوں میں بھی اگر ترتیب کا لحاظ رکھا جائے تو بہتر ہے۔
(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: ماں یا باپ دونوں کی قضا واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● انکی تعداد کو بھی جانتا ہو تو انہیں بجالائے۔
● تعداد کا علم نہ ہو تو کمتر پر عمل کافی ہے۔
● شک ہے کہ اس نے انجام دیا ہے یا نہیں: احتیاط واجب کی بنا پر ان کی قضا کرے۔(۱)
ب: شک ہو کہ باپ کے ذمہ کوئی نماز قضا تھی یا نہیں؟ اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔
۴۔ اگر بیٹا ماں یا باپ کی قضا نماز پڑھ رہا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی تکلیف پر عمل کرے، مثلاً اگر صبح ،مغرب یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے تو بہ آواز بلند پڑھے (چاہے ماں کی طرف سے کیوں نہ ہو)
۵۔ اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں ادا کرنے سے پہلے ہی دنیا سے چلا جائے تو باپ کی نماز اور روزوں کی قضا دوسرے بیٹے پر واجب نہیں ہے۔

خلاصہ

۱۔ وہ نمازیں جنکی ادائیگی نہیں ہو سکی ہے یا وہ باطل تھیں تو ان کی قضا واجب ہے۔
۲۔ اگر معلوم نہ ہو کہ کوئی نماز قضا ہے یا نہیں تو کچھ واجب نہیں ہے۔
۳۔ اگر معلوم ہو کہ قضا نماز ہے لیکن انکی تعداد معلوم نہ ہو تو جتنی مقدار کے سلسلے میں یقین ہو کہ اس سے کم نہیں ہے تو اسی پر عمل کرنا کافی ہے۔
۴۔ قضا نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔
۵۔ قضا نماز کسی بھی وقت کہیں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔
۶۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کی نماز اور روزوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے۔
۷۔ اگر بیٹے کو معلوم ہی نہ ہو کہ باپ کے ذمہ کوئی قضا نماز تھی یا نہیں تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔
۸۔ اگر کسی کی اولاد میں کوئی بیٹا ہی نہ ہو یا وہ باپ کی نماز ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو اسکی تکلیف کسی اور پر عائد نہیں ہوگی۔

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔ادانماز اور قضانماز میں کیا فرق ہے؟
۲۔جو شخص یہ جانتا ہے کہ ایک مدت تک اسکی نماز قضا ہوئی ہے لیکن انکی تعداد کا علم نہیں ہے تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے گا؟
۳۔اگر نماز ظہر وعصر کی قضا بجالانے کے بعد نماز صبح کی قضا ادا کرنا چاہے تو اسکی قرائت بلند آواز سے کرے گا یا آہستہ؟
۴۔ایک بیٹے کو نہیں معلوم کہ اسکے باپ کے ذمہ قضا نماز تھی یا نہیں اور باپ نے بھی کچھ نہیں کہا تو بیٹے کی کیا ذمہ داری ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چھبیسواں سبق

نماز جماعت

امت مسلمہ کا اتحاد ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اسلام نے کافی زور دیا ہے اور اسکی بقا کے لئے مخصوص قسم کی عبادتیں رکھی ہیں انہیں میں سے ایک نماز جماعت بھی ہے یعنی ایک ایسا شخص جو جامع الشرائط ہے دوسرے نمازیوں کے آگے کھڑا ہو اور بقیہ افراد منظّم صف بنا کر اسکے پیچھے اسکے ساتھ ساتھ نماز ادا کریں۔اس نماز میں جو شخص آگے کھڑا ہوا سے ''امام جماعت'' اور اقتداء کرنے والے کو''ماموم'' کہتے ہیں۔

نماز جماعت کی اہمیت

اس بات سے قطع نظر کہ روایات میں نماز جماعت کے سلسلے میں کتنا زور دیا گیا ہے اور کس قدر ثواب ہے فی الحال احکام کی رو سے اسکی اہمیت بتانا مقصود ہے۔

١۔نماز جماعت میں شرکت ہر ایک کیلئے مستحب ہے خاص طور سے وہ شخص جو مسجد کے نزدیک رہتا ہے۔

٢۔اگر نماز جماعت قائم ہونیوالی ہے تو فرادیٰ پڑھنے کے بجائے جماعت کا انتظار کرنا مستحب ہے۔

٣۔نماز جماعت اگر چہ تاخیر سے کیوں نہ پڑھی جائے،اس فرادیٰ نماز سے بہتر ہے جو اول وقت پڑھی جائے۔

٤۔مختصر نماز جماعت بھی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے وہ طولانی ہی کیوں نہ ہو۔

٥۔بغیر عذر کے نماز جماعت کو ترک کرنا صحیح نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔نماز جماعت کو لاپرواہی کی بنا پر چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔

نماز جماعت کے شرائط:

۱۔ماموم امام سے آگے نہ کھڑا ہو بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر تھوڑا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔
۲۔امام کی جگہ ماموین کی جگہ سے بلند نہ ہو۔
۳۔امام، ماموم اور صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔
۴۔امام اور ماموم یا بقیہ صفوں کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ حائل نہ ہو البتہ مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان پردہ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
۵۔[امام جماعت بالغ و عادل ہو اور نماز کو صحیح طریقہ سے پڑھ سکتا ہو]

اقتداء کیسے کریں؟ (نماز جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ)

ہر رکعت میں صرف قرأت یا رکوع کی حالت میں امام کی اقتداء کی جا سکتی ہے۔لہٰذا اگر امام کے رکوع میں بھی شامل نہ ہو سکے تو اسکے بعد والی رکعت میں شریک ہو اور اگر رکوع میں پہونچ گیا ہے تو یہ اسکی ایک رکعت شمار ہو جائے گی۔

اقتداء کی مختلف صورتیں:

● پہلی رکعت:

۱۔قرأت کی حالت میں: ماموم حمد و سورہ نہیں پڑھے گا اسکے علاوہ بقیہ اعمال امام کے ساتھ انجام دے گا۔
۲۔رکوع میں: سبھی اعمال امام جماعت کے ساتھ انجام دے گا۔

● دوسری رکعت:

۱۔قرأت کی حالت میں: ماموم حمد و سورہ نہیں پڑھے گا اسکے علاوہ قنوت، رکوع اور سجدہ امام کے ساتھ بجالائے گا اور جب امام جماعت تشہد پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس طریقہ سے بیٹھے جیسے کھڑا ہونا چاہ رہا ہے، چنانچہ اگر نماز دو رکعتی ہے تو ایک رکعت اور پڑھ کر نماز تمام کرلے گا اور تین یا چار رکعتی ہے تو اپنی دوسری رکعت میں جبکہ امام جماعت کی تیسری رکعت ہوگی، حمد و سورہ پڑھے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گا (باوجودیکہ امام جماعت تسبیحات اربعہ پڑھے گا) اور جب امام جماعت تیسری رکعت تمام کر کے چوتھی رکعت کیلئے اٹھے گا تو ماموم کو چاہئے کہ پہلے تشہد پڑھے پھر اٹھے اور تیسری رکعت کی قرات امام کے ساتھ انجام دے، امام آخری رکعت میں تشہد اور سلام کے ساتھ نماز تمام کر لے گا لیکن ماموم کھڑے ہو کر باقی ماندہ ایک رکعت پڑھ لے گا۔

۲۔ رکوع میں: امام کے ساتھ رکوع بجالائے اور باقی نماز اسی طرح بجالائے جیسے بیان ہو چکی ہے، لیکن ماموم کھڑے ہو کر باقی ماندہ ایک رکعت پڑھ لے گا۔

● تیسری رکعت:

۱۔ قرأت میں: اگر اسے معلوم ہے کہ اقتداء کرنے کے بعد اتنا وقت ہے کہ حمد وسورہ یا فقط سورۂ حمد پڑھ سکتا ہے تو اقتداء کرے اور ان سوروں کو پڑھے، لیکن اگر اسے معلوم ہے کہ ایک سورۂ حمد بھی پڑھنے کی فرصت نہیں ہے تو بر بنائے احتیاط واجب انتظار کرے کہ امام رکوع میں چلا جائے پھر اقتداء کرے۔

۲۔ رکوع میں: رکوع میں اقتداء کرنے کی صورت میں حمد وسورہ سے بری الذمہ رہے گا اور بقیہ اعمال مع رکوع کے جیسا بیان کیا جا چکا ہے، انجام دے گا۔

● چوتھی رکعت:

۱۔ قرأت میں: وہی طریقہ ہے جو تیسری رکعت میں بیان کیا گیا، جس وقت امام تشہد اور سلام کے لئے بیٹھے، ماموم کو اختیار ہے کہ اٹھ جائے اور اپنی نماز کو مکمل کرے یا اس انداز سے بیٹھ جائے جیسے اٹھنا چاہتا ہو یہاں تک کہ امام کا تشہد وسلام تمام ہو جائے اسکے بعد اٹھے۔

۲۔ رکوع میں: رکوع وسجود کو امام کے ساتھ انجام دے گا (اسوقت امام کی چوتھی اور ماموم کی پہلی رکعت ہوگی) اور بقیہ اعمال کو مذکورہ طریقہ سے انجام دے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصه

۱۔تمام واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے،خاص طور سے روزانہ کی نمازیں۔
۲۔نماز جماعت اول وقت کی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے۔
۳۔مختصر نماز جماعت طولانی فرادیٰ نماز سے بہتر ہے۔
۴۔نماز جماعت میں از روئے لا پرواہی حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے۔
۵۔بغیر عذر کے نماز جماعت کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔
٦۔امام جماعت بالغ،عادل اور نماز کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے والا ہو۔
۷۔ماموم امام کے آگے نہ ہو اور امام ماموم سے بلند جگہ پر نہ ہو۔
۸۔امام و ماموین نیز صفوں کے درمیان معمول سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔
۹۔نماز جماعت میں صرف قرأت یا رکوع کی حالت میں اقتداء کرنا ممکن ہے لہٰذا اگر امام کے رکوع تک بھی نہ پہونچ سکے تو اسکے بعد والی رکعت کا انتظار کرے۔

سوالات

۱۔اس جملہ کی وضاحت کیجئے: نماز جماعت میں بے اعتنائی کی وجہ سے شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے؟
۲۔کس صورت میں چار رکعتی نماز میں چار مرتبہ تشہد پڑھنا ممکن ہے؟
۳۔وہ کون سے واجبات نماز ہیں جنہیں ماموم نہیں ادا کریگا؟
۴۔اگر نماز مغرب کی دوسری رکعت کے رکوع میں شرکت کی تو بقیہ نماز کو کیسے مکمل کریں گے؟وضاحت کیجئے؟
۵۔امام کی عدالت سے کیا مراد ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ستائیسواں سبق

نماز جماعت کے احکام

۱۔اگر امام جماعت کسی نماز یومیہ کو پڑھ رہا ہو تو ماموم کوئی بھی نماز اسکی اقتدا میں پڑھ سکتا ہے چنانچہ اگر امام نماز عصر پڑھ رہا ہو تو ماموم نماز ظہر کو اسکی اقتداء میں ادا کر سکتا ہے اور اسی طریقہ سے اگر ماموم جماعت قائم ہونے سے پہلے ہی نماز ظہر پڑھ چکا ہو تو اپنی نماز عصر کو امام کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ماموم قضا نمازوں کو بھی امام کی ادا نمازوں کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔خواہ روزانہ کی کوئی بھی نماز ہو۔جیسے امام ظہر پڑھ رہا ہو اور یہ صبح کی قضا پڑھے۔

۳۔نماز جمعہ و نماز عیدین کے علاوہ نماز جماعت کم سے کم دو افراد سے بھی ہو جاتی ہے جن میں ایک امام اور دوسرا ماموم ہو۔

۴۔نماز استسقاء اور زمانۂ غیبت میں نماز عیدین کے علاوہ کوئی بھی مستحبی نماز جماعت سے نہیں پڑھی جا سکتی ہے۔

ماموم کے فرائض

۱۔ماموم امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہ کہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام کی تکبیر تمام نہ ہو جائے ماموم تکبیر نہ کہے۔(۱)

۲۔ماموم کو چاہیئے حمد و سورہ کے علاوہ تمام چیزیں خود پڑھے اور اگر اسکی پہلی یا دوسری

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رکعت ہواور امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو رکوع سے پہلے شریک ہونے پر ماموم حمد وسورہ بھی پڑھے۔

امام جماعت کی پیروی

الف: قول میں: تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ حمد وسورہ، ذکر وتشہد وغیرہ کو امام سے پہلے یا امام کے بعد پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ب: عمل میں: جیسے رکوع۔ امام سے پہلے رکوع اور سجدہ میں جانا اور رکوع اور سجدہ سے سر اٹھانا جائز نہیں ہے البتہ تاخیر اگر معمول سے زیادہ نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسائل

اگر امام جماعت رکوع میں ہو تو اس وقت اقتداء کرنے میں حسب ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:

- اگر امام کے ذکر رکوع ختم ہونے سے پہلے رکوع میں پہونچ جائے تو ماموم کی نماز جماعت صحیح ہے
- رکوع میں اس وقت پہونچا جب ذکر رکوع ختم ہوگیا تھا لیکن امام نے سر نہیں اٹھایا تھا ایسی حالت میں بھی نماز صحیح ہے۔
- قبل اسکے کہ حالت رکوع میں پہونچے، امام سر اٹھالے: تو ایسی حالت میں فرادیٰ کی نیت سے نماز کو مکمل کرے۔

ماموم اگر سہواً امام سے پہلے:

۱۔ رکوع میں چلا جائے: —— تو واجب ہے کہ فوراً اٹھ جائے اور امام کے ساتھ رکوع میں جائے۔

۲۔ رکوع سے سر اٹھالے: —— تو دوبارہ رکوع میں واپس جائے اور امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھائے، اس صورت میں رکوع کی زیادتی سے جو کہ رکن ہے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۔ سجدہ میں چلا جائے: —— فوراً سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدہ میں جائے۔

۴۔ سجدہ سے سر اٹھالے: —— سجدہ میں واپس جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اگر ماموم کی جگہ امام سے اتنی بلند ہو کہ (صفوں میں رابطہ باقی رہے مثلاً) صحن میں امام ہو اور اسکے پیچھے چھت پر مامومین ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جیسے اس زمانہ میں چند منزلہ عمارتیں ہوتی ہیں ایسی صورت میں جماعت صحیح نہیں ہے۔(۱)

جماعت کے بعض مستحبات ومکروہات:

۱۔امام کے لئے مستحب ہے کہ اسکی جگہ صف کے درمیان میں ہو اور اسی طرح پہلی صف میں صاحبان علم وتقویٰ کا ہونا بھی مستحب ہے۔
۲۔صفوں کا منظّم ہونا اور نمازیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا بھی مستحب ہے۔
۳۔اگر ایک صف میں جگہ ہے تو تنہا کھڑے ہونا مکروہ ہے۔
۴۔مکروہ ہے کہ ماموم اتنی آواز میں ذکر پڑھے کہ امام تک آواز پہونچے۔

خلاصہ

۱۔نماز استسقاء اور زمانۂ غیبت میں نماز عیدین کے علاوہ مستحب نمازوں میں جماعت نہیں ہوتی ہے۔
۲۔کسی بھی یومیہ نماز میں کسی بھی یومیہ نماز کی اقتداء کی جاسکتی ہے۔
۳۔قضا نماز کو بھی جماعت سے پڑھ سکتے ہیں۔
۴۔نماز جمعہ اور عید فطر وقربان کے علاوہ جماعت کے لئے دو افراد کافی ہیں۔
۵۔امام کی پیروی کا طریقہ:

اقوال میں:
- تکبیرۃ الاحرام: امام سے پہلے یا امام کے ساتھ نہ کہی جائے۔
- بقیہ اذکار: امام سے پہلے یا بعد میں کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے

افعال میں:
- سبقت جائز نہیں ہے۔
- تاخیر اگر زیادہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: اگر ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے اتنی زیادہ بلند ہو کہ دونوں کو ایک جگہ میں شمار نہ کیا جائے تو جماعت صحیح نہ ہوگی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔ اگر ماموم امام جماعت کے رکوع میں پہونچ گیا ہے خواہ ذکر رکوع تمام ہو گیا ہو تو اسکی نماز صحیح ہے۔

۷۔ اگر سہواً امام سے پہلے:

- ● رکوع میں چلا جائے ——— فوراً کھڑا ہو جائے اور امام کیساتھ رکوع کرے۔
- ● رکوع سے سر اٹھالے ~~دوبارہ رکوع~~ میں چلا جائے۔
- ● سجدہ میں چلا جائے ——— واجب ہے کہ سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدہ میں جائے اور اگر سر نہ اٹھائے نماز صحیح ہے۔
- ● سجدہ سے سر اٹھالے ~~سجدہ میں~~ چلا جانا چاہئے۔

۸۔ اگر ماموم کی جگہ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ سے بلند ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ جس مسافر کی نماز قصر ہے کیا اسکے لئے جائز ہے کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعتوں میں اپنی نماز عصر کے لئے امام جماعت کی اقتدا کرے؟

۲۔ کیا ماموم کے لئے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جانا جائز ہے؟

۳۔ اگر ماموم سجدہ سے سر اٹھالے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے تو کیا کرے؟

۴۔ اگر ماموم نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سہواً قنوت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

۵۔ وہ کون سی مستحب نمازیں ہیں جنکو جماعت سے پڑھا جا سکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اٹھائیسواں سبق

نماز جمعہ، نماز عید

نماز جمعہ

مسلمانوں کے ہر ہفتہ ہونے والے اجتماع کا نام نماز جمعہ ہے جو نماز ظہر کی جگہ ہوئی ہے۔

نماز جمعہ کی اہمیت

امام خمینیؒ نماز جمعہ کی اہمیت کے سلسلے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

نماز جمعہ میں دو خطبے، حج اور نماز عیدین کی طرح مسلمانوں کے بڑے اجتماعات میں سے ایک ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اپنی غفلت اور جہالت کی وجہ سے اس عبادت کے اہم سیاسی فائدوں سے ناواقف ہیں جبکہ کوئی انسان اسلام کے ملکی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی احکام کا مختصر مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلام دین سیاست ہے اور جو بھی دین کو سیاست سے جدا تصور کرتا ہے تو وہ ایسا نادان ہے جسے نہ تو دین کی شناخت ہے اور نہ ہی وہ سیاست کے مفہوم سے واقف ہے۔

نماز جمعہ کا طریقہ

● واجبات

نماز جمعہ نماز صبح کی طرح دو رکعت ہے البتہ اس میں دو خطبہ ہوتے ہیں جنہیں امام جمعہ نماز سے پہلے دیتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● **مستحبات** (امام جماعت سے مربوط)

۱۔حمد وسورہ بلند آواز سے پڑھنا۔
۲۔پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ جمعہ پڑھنا۔
۳۔دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ منافقون پڑھنا۔
۴۔دوقنوت پڑھنا،ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

نماز جمعہ کی شرطیں

۱۔وہ تمام شرطیں جو نماز جماعت میں بیان کی جاچکی ہیں،نماز جمعہ میں بھی ہیں۔
۲۔یہ نماز فرادیٰ نہیں پڑھی جاسکتی،جماعت سے ادا کی جائے۔
۳۔نماز جمعہ قائم ہونے کے لئے کم سے کم پانچ افراد کی تعداد ضروری ہے یعنی ایک امام اور چار ماموم۔
۴۔جمعہ کی دونمازوں کے درمیان کم سے کم ساڑھے پانچ کلومیٹر کا فاصلہ ضروری ہے۔

خطبہ دیتے وقت امام جمعہ کی ذمہ داریاں

۱۔سب سے پہلے خداوند عالم کی حمد وثنا کرے
۲۔پیغمبرؐ اور ائمہ علیہم السلام پر صلوات بھیجے
۳۔لوگوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی دعوت دے
۴۔کسی مختصر سورہ کی تلاوت کرے۔
۵۔مومنین ومومنات کے لئے طلب مغفرت کرے

ان باتوں کا بیان کرنا بھی بہتر ہے:

۱۔دنیا وآخرت کی کامیابی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہو۔
۲۔لوگوں کو زمانے کے حالات اور انکے نفع ونقصان سے آگاہ کریں۔
۳۔وہ سیاسی اور اقتصادی مسائل جو انکی زندگی کو بہتر بنانے میں دخیل ہیں بیان کرے اور وہ طریقہ بتائے جس کے ذریعہ دوسری اقوام سے روابط برقرار رکھے جاسکتے ہوں۔
۴۔ظالم وجابر حکومتوں کی ایسی دخل اندازی سے آگاہ کرے جو مسلمانوں کے سیاسی اور اقتصادی استحصال کا ذریعہ بنتی ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جمعہ پڑھنے والے نمازیوں کے فرائض

۱۔احتیاط واجب یہ ہے کہ خطبوں کوغور سے سنے۔
۲۔احتیاط مستحب ہے کہ خطبہ کے درمیان باتیں نہ کرے،اور اگر باتوں کی وجہ سے خطبہ نہ سن سکے یا اس کا فائدہ ختم ہوجائے تو باتوں کوترک کرنا واجب ہے۔(۱)
۳۔احتیاط مستحب یہ ہے کہ تمام نمازی خطبہ کے دوران امام جمعہ کی جانب رخ کر کے بیٹھیں اور جتنی نماز میں دیکھنے کی اجازت ہے اس سے زیادہ ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کریں۔

نماز عید

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر یہ نماز مستحب ہے۔

نماز عید کا وقت

۱۔نماز عید کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔
۲۔عیدالاضحیٰ میں مستحب ہے کہ سورج بلند ہوجانے کے بعد نماز ادا کرے۔
۳۔عید فطر کے دن مستحب ہے کہ آفتاب بلند ہوجانے کے بعد افطار کیا جائے اسکے بعد فطرہ دیا جائے پھر نماز پڑھی جائے۔

نماز عید کا طریقہ

۱۔یہ نماز دو رکعت ہے اس میں نو قنوت ہیں۔طریقہ یہ ہے:
● پہلی رکعت میں حمد وسورہ پڑھنے کے بعد پانچ تکبیریں ہیں، ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت ہے اور پانچویں قنوت کے بعد مزید ایک تکبیر کہے اسکے بعد رکوع اور پھر سجدہ میں جائے۔
● دوسری رکعت میں حمد وسورہ کے بعد چار تکبیریں ہیں، ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت ہے، چوتھے قنوت کے بعد ایک تکبیر اور کہہ کر رکوع میں جائے اسکے بعد دو سجدے کرے اور تشہد وسلام پڑھے۔

۱۔آیۃ اللہ سیستانی: خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے لیکن اگر گفتگو خطبہ سننے میں مانع ہو تو بنا بر احتیاط گفتگو جائز نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● اس نماز کے قنوت میں کوئی بھی دعا یا ذکر پڑھ سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَ اَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَالْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْداً وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ذُخْراً وَّکَرَامَۃً وَّشَرَفًا وَّمَزِیْداً اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّداً وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّداً وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَاسَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ.

ترجمہ

اے صاحب کبریا عظمت اے صاحب جود وصروت اے صاحب عفو ورحمت اے صاحب تقویٰ ومغفرت میں تجھ سے اس دن کے حق سے سوال کرتا ہوں جس کو تو نے مسلمانوں کے لئے روز عید بنایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شرف وکرامت کے مقام کا سبب بنایا۔ محمدؐ وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہم کو اس نیکی میں داخل کر دے جس میں محمدؐ وآل محمدؐ کو داخل کیا ہے اور اس برائی سے نکال دے جس سے محمدؐ وآل محمدؐ (جن پہ تیری رحمت و برکات ہیں) کو دور رکھا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کے بارے میں جس کا صالحین نے تجھ سے سوال کیا اور پناہ مانگتا ہوں ان برائیوں سے جس سے تیرے مخلص بندوں نے پناہ چاہی۔

خلاصہ

۱۔ جمعہ کے دن نماز ظہر کی جگہ نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور اس سے پہلے دو خطبے واجب ہیں۔

۳۔ نماز جمعہ کے شرائط:

- نماز جماعت کے تمام شرائط
- باجماعت ہی ہو سکتی ہے
- اسکے قائم کرنے کے لئے کم سے کم پانچ افراد ہوں۔
- جمعہ کی دو نمازوں کے درمیان کم سے کم ساڑھے پانچ کلومیٹر کا فاصلہ ہو۔

۴۔ خطیب جمعہ اپنے خطبہ میں خدا کی حمد وثنا رسولؐ وآل رسولؐ پر درود کے علاوہ لوگوں کو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تقویٰ و پرہیز گاری کی دعوت دے اور ایک مختصر سورہ کی تلاوت کرے۔
۵۔احتیاط واجب ہے کہ ماموین خطبہ کو سنیں اور مستحب ہے کہ اس دوران بات چیت نہ کریں۔
۶۔نماز عید دو رکعت ہے جس میں نو قنوت ہیں۔
۷۔نماز عید کی پہلی رکعت میں حمد و سورہ کے بعد پانچ قنوت اور چھ تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں چار قنوت اور پانچ تکبیریں ہیں۔

سوالات

۱۔نماز جمعہ اور نماز ظہرین میں کیا فرق ہے؟
۲۔نماز جمعہ میں کم سے کم کتنے ماموین کی شرط ہے؟
۳۔گذشتہ اسباق کے مطالعہ کے بعد بیان کیجئے کہ امام جماعت کے شرائط (جو امام جمعہ کے لئے بھی ضروری ہیں) کیا ہیں؟
۴۔امام خمینیؒ کی نظر میں دین کو سیاست سے جدا تصور کرنے والا کیسا ہے؟
۵۔نماز عید میں کتنی تکبیریں اور کتنے قنوت ہیں؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انتیسواں سبق

نماز آیات اور مستحبی نمازیں

نماز آیات

واجب نمازوں میں سے ایک نمازِ آیات بھی ہے جو زمین یا آسمان میں حسب ذیل تغیرات کے رونما ہونے سے واجب ہوئی ہے؟

- زلزلہ
- چاند گہن
- سورج گہن
- گرج، چمک یا لال، پیلی آندھیاں یا اس قسم کے خلاف معمول حادثات جن سے عام طور پر لوگ خوفزدہ ہوجائیں۔

نماز آیات کا طریقہ

۱۔نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔

۲۔اس میں ہر رکوع سے پہلے سورۂ حمد اور کوئی دوسرا سورہ پڑھا جاتا ہے،لہٰذا دونوں رکعتوں میں مجموعاً دس بار سورۂ حمد اور دس سورے پڑھے جاتے ہیں۔اس کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ دوسرے سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کرلیا جائے اور ہر رکوع سے پہلے ایک حصہ کو پڑھ لے،اس طریقہ سے ہر رکعت میں صرف ایک حمد اور ایک ہی سورہ پڑھا جائے گا۔مختصر نماز آیات کا طریقہ یہ ہے:

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● پہلی رکعت

سورۂ حمد کے بعد مثلاً "بسم الله الرحمٰن الرحیم" ———— رکوع (۱)
قُل هُوَاللّٰهُ اَحَد ———————— رکوع
اللّٰه الصمد ———————— رکوع
لم یلد ولم یولد ———————— رکوع
ولم یکن له کفواً احد ———————— رکوع
اسکے بعد سجدے کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

● دوسری رکعت

دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھی جائے گی اسکے بعد تشہد وسلام پڑھ کر نماز تمام کر دی جائے گی۔

نماز آیات کے احکام

۱۔ اگر کسی شہر میں نماز آیات کا کوئی سبب پیدا ہو جائے تو صرف اس جگہ کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہے بقیہ لوگوں پر نہیں۔ (۲)
۲۔ اگر ایک رکعت میں پانچ مرتبہ حمد وسورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دوسرے سورہ کو تقسیم کر کے پڑھے تب بھی نماز صحیح ہے۔
۳۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے، اور اگر دسویں رکوع سے پہلے ایک قنوت پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔
۴۔ نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے لہٰذا عمداً یا سہواً کمی یا زیادتی ہو جائے تو نماز باطل ہے۔
۵۔ نماز آیات کو جماعت سے بھی پڑھ سکتے ہیں چنانچہ اس صورت میں حمد وسورہ کو صرف امام جماعت ہی پڑھے گا۔

....

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورہ کی ایک آیت بھی پڑھے۔
(۱) آیۃ اللہ سیستانی: جس جگہ یہ اسباب پیدا ہوں وہیں کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

مستحب نمازیں

۱۔مستحب نماز کو''نافلہ'' کہتے ہیں۔

۲۔مستحب نمازیں بہت ہیں لہٰذا اس مختصر کتاب میں ان سب کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے صرف ان میں سے بعض جو اہم ہیں ان کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

نوافل یومیہ

روزانہ ۱۷ رکعت واجب نمازوں کی ۲۳ رکعت نافلہ نمازیں بھی ہوتی ہیں اور اگر نماز شب کو بھی شامل کرلیا جائے تو مجموعاً ۳۴ رکعت (رکعت کے اعتبار سے واجب نماز کی دوگنی) ہوجاتی ہے۔

نافلہ نمازوں کی رکعتیں اوران کے اوقات

نماز	تعداد	وقت
نماز صبح	دو رکعتیں	نماز صبح سے پہلے
نماز ظہر	آٹھ رکعتیں، جنھیں چار حصوں میں دو دو رکعت کر کے پڑھا جائے۔	نماز ظہر سے پہلے، اذان ظہر سے ۲/۷ سایہ ہونے تک
نماز عصر	نماز ظہر کی طرح	نماز عصر سے پہلے ۴/۷، سایہ ہونے تک
نماز مغرب	چار، جنھیں دو دو رکعت کر کے دو مرتبہ پڑھا جائیگا۔	نماز مغرب کے بعد، مغرب کی سرخی زائل ہونے تک۔
نماز عشاء	ایک رکعت کھڑے ہو کر کے یا دو رکعت بیٹھ کر (لیکن بہتر ہے کہ بیٹھ کے پڑھی جائے (۱))	نماز عشاء کے بعد نصف شب تک۔

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب ہے کہ بیٹھ کے پڑھی جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمازشب

نمازشب گیارہ رکعت ہے۔اوراس ترتیب سے پڑھی جائے گی:

۱۔دورکعت:
۲۔دورکعت:
۳۔دورکعت:
۴۔دورکعت:] نافلۂ شب کی نیت سے
۵۔دورکعت: ——نافلۂ شفع کی نیت سے
۶۔ایک رکعت:——نافلۂ وتر کی نیت سے

وقت نمازشب

۱۔نمازشب کاوقت آدھی رات سے اذان صبح تک ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اذان صبح سے تھوڑا پہلے پڑھی جائے۔

۲۔مسافراور ہروہ شخص جسکے لئے آدھی رات کے بعد نمازشب کا پڑھنا دشوار ہووہ آدھی رات سے پہلے ہی نمازشب پڑھ سکتا ہے۔

نمازغُفَیلَہ

مستحبی نمازوں میں سے ایک نماز،نمازِغفیلہ ہے جو مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

نمازغفیلہ کا طریقہ

یہ نماز دورکعت ہے،پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھنے کے بجائے اس آیت کو پڑھے:

وَذَاالنُّونِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَعَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰاتِ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُومِنِيْنَ.

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ترجمہ

اور یونس کو یاد کرو کہ جب وہ غصہ میں آ کر چلے اور یہ خیال کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے اور پھر تاریکیوں میں جا کر آواز دی کہ پروردگار تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک و بے نیاز ہے اور میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دوسرے سورہ کے بجائے اس آیت کو پڑھے۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَاتَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِی كِتَابٍ مُبِيْنٍ.

اور قنوت میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِی لَايَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَغْفِرَلِی ذُنُوبِی ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِی وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِی تَعْلَمُ حَاجَتِی فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَا قَضَيْتَهَا لِیْ.

خلاصہ

۱۔ اگر زلزلہ آ جائے یا سورج گہن اور چاند گہن وغیرہ ہو تو نماز آیات واجب ہے۔

۲۔ اگر (شدید) گرج، چمک یا سرخ، زرد آندھیاں چلیں جس سے عام طور سے لوگ خوفزدہ ہوں تو نماز آیات واجب ہو جاتی ہے۔

۳۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔

۴۔ نماز آیات کی ہر رکعت میں پانچ حمد اور پانچ مکمل سورے بھی پڑھ سکتا ہے یا یہ کہ کسی سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لے اور ہر رکوع سے پہلے ایک حصہ کو پڑھے۔ (اس ترکیب میں سورہ حمد صرف پہلی بار پڑھا جائے گا)۔

۵۔ اگر کسی مقام پر نماز آیات کے اسباب میں سے کوئی سبب ظاہر ہو تو صرف اس جگہ کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہوگی دوسروں پر نہیں۔

۶۔ نماز آیات کے رکوع رکن ہیں لہٰذا کسی ایک رکوع کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ خواہ بھولے سے ہو۔

۷۔ نماز آیات کو با جماعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۸۔ بعض مستحبی نمازیں یہ ہیں: یومیہ نوافل، نماز شب، نماز غفیلہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔کیا آپ کومعلوم ہے زلزلہ وغیرہ کی وجہ سے جونماز واجب ہوتی ہے اسکو''آیات'' کیوں کہتے ہیں؟
۲۔نماز آیات میں کتنے رکوع اور کتنے قنوت ہوتے ہیں؟
۳۔نماز آیات کوسورہ کی تقسیم کے ساتھ استاد کے سامنے پڑھئے۔
۴۔نماز آیات میں ازاول تا آخر کل کتنے ارکان ہیں شمار کیجئے؟
۵۔کسی ایک رکعتی نماز کا نام بتائیے؟
۶۔نماز شب سمیت روزانہ کی نوافل میں رکعتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیسواں سبق

روزہ

روزہ کی تعریف

ا۔تربیت وتذکیہ نفس کے لیے مومن کے واجبات میں سے ایک عبادت روزہ ہے۔
روزہ کا مطلب یہ ہے کہ حکم خدا کے تحت اذان صبح سے مغرب تک ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے جن سے شریعت نے روکا ہے۔
روزہ کے احکام جاننے سے پہلے اسکی قسموں کو جان لینا بہتر ہے۔

روزہ کی قسمیں:
ا۔واجب
۲۔حرام
۳۔مستحب
۴۔مکروہ

واجب روزے

- ماہ رمضان المبارک کے روزے
- قضا روزے
- کفارہ کے روزے
- نذر کی وجہ سے واجب ہونے والے روزے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● باپ کے قضا روزے بڑے بیٹے پر(۱)

بعض حرام روزے

● عیدالفطر کے دن (پہلی شوال کا دن)
● عیدالاضحیٰ کے دن (ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا دن)
● بیٹے کا مستحب روزہ جو والدین کی اذیت کا سبب ہو۔

مستحب روزے

حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال بھر روزہ رکھنا مستحب ہے۔لیکن بعض مواقع پر روزہ کی خاص تاکید کی گئی ہے جن میں کچھ کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

● ہر پنجشنبہ اور جمعہ کو
● روز بعثت (۲۷ر رجب)
● عیدغدیر (۱۸ر ذی الحجہ)
● نبیؐ اکرمؐ کی ولادت کے روز (۱۷ر ربیع الاول)
● عرفہ کے دن (۹ر ذی الحجہ) جبکہ روزہ رکھنا اس دن کی دعاؤں کے چھوٹنے کا سبب نہ ہو
● پورے ماہ رجب وشعبان
● نوروز کے دن
● ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ

مکروہ روزے

علیہا السلام میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا مستحب روزہ
علیہا السلام میزبان کے روکنے کے باوجود مہمان کا مستحب روزہ
علیہا السلام باپ کی اجازت کے بغیر اولاد کا مستحب روزہ

....

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: ماں، باپ کے قضا روزے۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

- عاشور کے دن
- عرفہ کے دن کا روزہ اگر اس دن کی بعض دعاؤں کے چھوٹ جانے کا باعث ہو
- جس روز معلوم نہ ہو سکے کہ عرفہ ہے یا عید الاضحیٰ

روزہ کی نیت

۱۔روزہ ایک عبادت ہے لہٰذا دوسری عبادتوں کی طرح اسے بھی حکم خدا بجالانے کے لئے انجام دے۔

۲۔انسان ماہ رمضان میں ہر شب آئندہ دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ماہ رمضان کی پہلی شب میں بھی پورے روزوں کی نیت کرلے۔

۳۔واجب روزہ کی نیت میں بغیر کسی عذر کے اتنی تاخیر نہ کرے کہ نماز صبح کا وقت ہوجائے۔

۴۔واجب روزہ میں اگر کسی عذر (مثلاً غفلت یا سفر کی بنا پر) روزہ کی نیت نہ کرسکے تو اگر روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام نہیں کیا ہے تو ظہر تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔

۵۔روزہ کی نیت کو زبان پر لانا ضروری نہیں ہے بلکہ حکم خدا کے پیش نظر اذان صبح سے مغرب تک روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا کافی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔روزہ کا وقت نماز صبح کے وقت سے مغرب تک ہے۔
۲۔واجب روزے یہ ہیں۔رمضان،قضا،کفارہ،نذر،باپ کے قضا روزے
۳۔باپ کے قضا روزے اسکی وفات کے بعد اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
۴۔یہ روزے حرام ہیں:عیدفطر،بقرعید،اولاد کا وہ مستحب روزہ جو ماں یا باپ کی اذیت کا سبب ہو۔
۵۔حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ تمام سال روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن بعض ایام میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔مثلاً پنجشنبہ و جمعہ یا ۲۷؍رجب و۱۷؍ربیع الاول،۹؍اور۱۸؍ذی الحجہ
۶۔باپ کی اجازت کے بغیر اولاد کا مستحبی روزہ رکھنا مکروہ ہے
۷۔ماہ رمضان میں ہر شب روزہ کی نیت کی جاسکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ چاندرات میں بھی ماہ رمضان کے تمام روزوں کی نیت کرلے۔

سوالات

۱۔ان ایام میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟
۱۰؍محرم،۱۰؍ذی الحجہ،۹؍ذی الحجہ،۱؍شوال اور۲۱؍مارچ
۲۔اگر باپ اپنے بیٹے سے کہے کہ کل روزہ نہ رکھنا تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟
۳۔اگر کوئی شخص اذان صبح کے بعد بیدار ہوا تو کیا اسوقت روزہ کی نیت کرسکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اکتیسواں سبق

روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں (۱)

۱۔روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ اذان صبح سے لیکر مغرب تک چند چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ انمیں سے کسی ایک کے بھی ارتکاب سے اسکا روزہ باطل ہوجائیگا۔ان تمام چیزوں کو''مبطلات روزہ'' کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

- کھانا پینا
- غلیظ غبار حلق تک پہونچانا
- پورے سر کو پانی میں ڈبونا
- جان بوجھ کر قے کرنا
- جماع
- استمناء
- اذان صبح تک حالت جنابت پر باقی رہنا

مبطلات روزہ کے احکام

- **کھانا اور پینا**

۱۔اگر روزہ دار جان بوجھ کر کچھ کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۲۔اگر دانتوں کے اندر پھنسی رہ جانے والی غذا جان بوجھ کر نگل لے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

....

۱۔آیۃ اللہ سیستانی: کراہت شدیدہ ہے۔روزہ باطل نہیں ہوگا اگرچہ احتیاط کرنا چاہئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔تھوک نگل لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ زیادہ ہی مقدار میں کیوں نہ ہو۔
۴۔اگر کوئی شخص بھول جائے (کہ اسکا روزہ ہے) اور کچھ کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔
۵۔انسان صرف کمزوری کی بناپر روزہ نہیں چھوڑ سکتا البتہ اگر کمزوری نا قابل برداشت ہو تو روزہ توڑا جاسکتا ہے۔

انجکشن لگوانا

اگر انجکشن بطور غذا نہیں ہے تو روزہ کو باطل نہیں کرتا خواہ اسکے ذریعہ کوئی عضو بے حس ہوجائے۔(۱)

• غلیظ غبار حلق کے اندر لے جانا

۱۔اگر کوئی شخص غلیظ گردوغبار حلق میں داخل کرے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے(۲) چاہے اس کا تعلق انسان کی خوراک سے ہو جیسے آٹا یا اسکے علاوہ کوئی دوسری چیز جیسے خاک
۲۔مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ باطل نہیں ہوتا:

- غبار غلیظ نہ ہو.
- حلق تک نہ پہونچے (منھ ہی تک رہ جائے)
- بے اختیاری میں حلق تک پہونچ جائے.
- بھول جائے کہ اسکا روزہ ہے.
- مشکوک ہو کہ غلیظ غبار حلق تک پہونچا ہے یا نہیں.

پورا سر پانی میں ڈبونا

۱۔اگر کوئی شخص جان بوجھ کر پورا سر پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔(۳)
۲۔ان صورتوں میں روزہ باطل نہیں ہوگا:

- سہواً اپنے سر کو پانی میں ڈبولے

....

۱۔آیۃ اللہ سیستانی: بطور غذا استعمال ہونے والے انجکشن سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔ البتہ انجکشن سے پرہیز بہتر ہے۔
۲۔آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب۔
۳۔آیۃ اللہ سیستانی: روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ احتیاط کرنا چاہئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

- سر کے کچھ حصہ کو پانی میں ڈبودے
- سر کے نصف حصہ کو ایک باراور بقیہ حصہ کو دوسری مرتبہ ڈبوئے
- بے اختیاری میں پانی کے اندر گر جائے
- کوئی دوسرا شخص زبردستی اسکے سر کو پانی میں ڈبودے.
- شک ہو کہ مکمل سر پانی کے اندر ڈوبا یا نہیں.

● قے کرنا

۱۔عمداً قے کرنا خواہ بیماری ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو روزہ کو باطل کردیتا ہے۔
۲۔اگر یاد نہ رہے کہ روزہ ہے یا بے اختیاری میں قے ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

● استمناء

۱۔یعنی اگر کوئی شخص ایسا کام کرے کہ اسکی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔
۲۔اگر بغیر اختیار کے منی خارج ہو جائے جیسے سوتے وقت منی نکل جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔کھانا ،پینا، گلے میں غلیظ گردوغبار کو لے جانا، پورا سر پانی میں ڈبونا،(۱) قے کرنا، جماع کرنا، استمناءاوراذان صبح تک حالت جنابت پر باقی رہنا۔یہ تمام امور وہ ہیں جن سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

۲۔تھوک نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۳۔اگرکوئی شخص بھول کرکچھ کھالے یا پانی لےتواس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۴۔انجکشن اگرغذا کے بدلےنہیں ہےتوروزہ باطل نہیں ہوگا۔(۲)

۵۔اگرغبارغلیظ نہ ہو یاحلق تک نہ پہونچے یاشک ہوکہ حلق تک پہونچایانہیں توروزہ باطل نہیں ہوگا۔

۶۔اگرکوئی شخص سہواً پانی میں سرڈبولے یااچانک پانی میں گرجائے یاکوئی زبردستی اس کا سرڈبودےتواس کاروزہ باطل نہیں ہوگا۔

۷۔اگربےاختیارقے ہوجائے یایادنہ رہے کہ روزہ ہےاورقے کردےتوروزہ باطل نہیں ہوگا۔

۸۔اگرکوئی شخص سوتے میں مجنب ہوجائےتواس کاروزہ باطل نہیں ہوگا۔

سوالات

۱۔روزہ کی حالت میں خلال یابرش کرنا کیسا ہے؟

۲۔کیاچیونگم چبانےسےروزہ باطل ہوجاتا ہے؟

۳۔کسی شخص کو پانی پیتے وقت یادآجائے کہ وہ روزہ سے ہےتو اس موقع پراسکی شرعی ذمہ داری کیاہےاوراسکےروزہ کا کیاحکم ہے؟

۴۔سگریٹ پیناکون سےمبطلات روزہ میں سے ہے؟

۵۔روزہ کی حالت میں تیراکی کرنا کیسا ہے؟

۱۔آیۃ اللہ سیستانی: روزہ باطل نہیں ہوتالیکن احتیاط کرنا چاہئے۔

۲۔آیۃ اللہ سیستانی: روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ احتیاط کرنا چاہئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بتیسواں سبق

روزہ کو باطل کرنے والی چیزیں (۲)

● اذان صبح تک حالت جنابت پر باقی رہنا

اگر کوئی مجنب وقت اذان صبح تک غسل نہ کرے یا اگر اسے تیمّم کرنا تھا تو تیمّم بھی نہ کرے تو بعض صورتوں میں اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔انمیں سے کچھ کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔اگر کوئی جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے یا اس کے ذمہ تیمّم کرنا تھا اور تیمّم نہ کرے:

● ماہ رمضان کا روزہ
● یا اسکی قضا
] اس کا روزہ باطل ہے۔

● اسکے علاوہ بقیہ روزے —— اس کا روزہ صحیح ہے۔

۲۔اگر غسل یا تیمّم کرنا بھول جائے اور ایک یا چند دنوں کے بعد یاد آئے:

● اگر روزہ ماہ رمضان کا ہے تو اس کی قضا کرنا ہوگی۔
● ماہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں تو احتیاط واجب ہے کہ انکی بھی قضا کرے۔
● ماہ رمضان یا انکی قضا کے علاوہ جیسے نذر یا کفارہ کے روزے ہوں تو صحیح ہیں۔

۳۔اگر کوئی شخص (روزہ کی حالت میں) سوتے ہوئے مجنب ہوجائے تو فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے اور اس کا روزہ صحیح رہے گا۔

۴۔اگر ماہ رمضان کی رات میں مجنب شخص کو یہ یقین ہو کہ وہ اذان صبح سے پہلے بیدار نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوگا تو اسے سونا نہیں چاہئے اور اگر سو گیا اور بیدار نہیں ہوا تو اس کا روزہ باطل ہے۔(۱)

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

۱۔ ہر وہ کام جو کمزوری پیدا کرے جیسے خون دینا۔
۲۔خوشبودار پھول پتیوں کا سونگھنا (عطر لگانا مکروہ نہیں ہے)
۳۔ جو لباس پہنے ہوئے ہے اسے تر کرنا
۴۔ گیلی اور ہری لکڑی سے مسواک کرنا

روزہ کی قضا اور کفارہ

روزہ کی قضا

جو شخص روزہ کو اسکے وقت پر نہ رکھے اسکے لئے ضروری ہے کہ اسکے بعد کسی اور وقت اس روزہ کو رکھے چنانچہ جو روزہ اسکا وقت گزر جانے کے بعد رکھا جاتا ہے اسے ''قضا روزہ'' کہتے ہیں۔

روزہ کا کفارہ

کفارہ وہ جرمانہ ہے جو روزہ کو باطل کرنے کی وجہ سے شریعت کی طرف سے معین ہے اور یہ تین قسم کا ہوتا ہے:

- ایک غلام آزاد کرنا
- دو مہینے روزے رکھنا جس میں ۳۱ دن مسلسل رکھنا ہونگے
- ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انمیں سے ہر ایک کو ایک مُدّ (تقریباً ۷۵۰ گرام) کھانا دینا

جس شخص پر کفارہ واجب ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ ان میں سے کسی ایک کام کو انجام دے البتہ چونکہ اس زمانہ میں شرعی اعتبار سے جسے غلام کہا جا سکے اسکا وجود نہیں ہے لہٰذا دوسرا یا تیسرا کفارہ ادا کرے گا اور اگر انمیں سے کسی پر بھی عمل نہیں کرسکتا تو جتنا ممکن ہو فقیر کو کھانا کھلائے (یا کھانے کی چیز دے) (گیہوں چاول وغیرہ) اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو استغفار کرے۔(۲)

....

۱۔آیۃ اللہ سیستانی: اس دن کے روزہ کو مکمل کرے اور بعد میں قضا کرے اور کفارہ دے
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: اگر کفارہ میں کھانا نہیں کھلا سکتا تو جو امکان میں ہو صدقہ دے یہ بھی نہیں کر سکے تو استغفار کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان مقامات پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے:

۱۔عمداً قے کرے۔
۲۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اوراسی حالت میں ایک یا چند روزے رکھ لے۔
۳۔ ماہ رمضان میں بغیر تحقیق کئے ہوئے کہ صبح ہوئی یا نہیں روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے۔مثلاً پانی پی لے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔
۴۔ اگر کوئی یہ کہے کہ صبح نہیں ہوئی ہے اور روزہ دار اسکی بات پر اعتماد کرتے ہوئے کوئی ایسا کام کرلے جو روزہ کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔
علیہ السلام اگر عمداً ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھے یا عمداً باطل کردے تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

خلاصہ

۱۔ اگر کوئی مجنب ماہ رمضان یا اسکی قضا میں اذان صبح تک عمداً غسل یا تیمّم (جو بھی اس کی ذمہ داری ہے) نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔
۲۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل یا تیمّم کرنا بھول جائے اور ایک یا چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اس درمیان کے تمام روزوں کی قضا واجب ہے۔
۳۔ اگر روزہ دار دن میں کسی وقت سوتے ہوئے مجنب ہو جائے تو فوراً غسل واجب نہیں ہے اور اسکا روزہ صحیح ہے۔
۴۔ اگر مجنب شخص (ماہ رمضان کی رات میں) یہ جانتا ہے کہ اگر سو گیا تو اذان صبح سے پہلے نہیں اٹھ پائے گا تو اسکے لئے سونا صحیح نہیں ہے چنانچہ اگر سو گیا اور نہیں اٹھا تو اس کا روزہ باطل ہے۔
۵۔ روزہ کی حالت میں خوشبودار جڑی بوٹیوں کو سونگھنا یا اپنے لباس کو تر کرنا مکروہ ہے۔
۶۔ وقت کے بعد رکھے جانے والے روزہ کو قضا اور اسکو توڑ دینے کے جرمانہ کو کفارہ کہتے ہیں۔
۷۔ روزہ کا کفارہ: ایک غلام آزاد کرنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دو مہینے روزہ رکھنا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔جان بوجھ کر قے کرے یا ماہ رمضان میں غسل جنابت بھول کر ایک یا کئی روزے رکھ لے تو انکی قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

۹۔اگر بغیر تحقیق کے کچھ کھا لے اور بعد میں معلوم ہو کہ اسوقت اذان صبح ہو چکی تھی تو اسکا روزہ باطل ہے اسکی قضا ہے کفارہ نہیں ہے۔

۱۰۔اگر ماہ رمضان کا روزہ عمداً نہ رکھے تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوالات

۱۔روزہ کی قضا و کفارہ میں کیا فرق ہے؟

۲۔اگر مستحبی روزہ میں اذان صبح تک غسل نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

۳۔اگر کسی کی آنکھ اس وقت کھلے کہ جب غسل کرنے کے لئے وقت باقی نہیں تو کیا کرے؟

۴۔روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

۵۔ایک شخص کی گھڑی لیٹ تھی، اس کے مطابق سحری کھائی، بعد میں متوجہ ہوا کہ اسنے اذان صبح کے بعد کھانا کھایا ہے تو اسکے روزہ کے سلسلے میں قضا و کفارہ کا کیا حکم ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تینتیسواں سبق

روزہ کی قضا اور کفارہ کے احکام

۱۔روزہ کی قضا فوراً واجب نہیں ہے البتہ احتیاط واجب یہ ہے کہ آئندہ رمضان سے پہلے انجام دے۔(۱)

۲۔اگر کئی سال کے روزے قضا ہیں تو ان کو انجام دینے میں کسی کو بھی پہلے رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر آخری سال کے روزہ کا وقت تنگ ہے مثلاً اس سال کے دس روزے قضا ہیں اور دس ہی دن باقی ہیں تو چاہئے کہ پہلے انہیں دس روزوں کی قضا کرے۔

۳۔کفارہ میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں ہے البتہ فوراً انجام دینا بھی واجب نہیں ہے۔

۴۔کفارہ کی ادائیگی میں اگر چند سال گزر جائیں تو اسمیں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

۵۔اگر ماہ رمضان کا روزہ کسی عذر کی بنا پر نہ رکھ سکے اور رمضان کے بعد اس کا عذر ختم ہوجائے لیکن تساہلی کی بنا پر آئندہ رمضان تک اسکی قضا نہ کرے تو قضا کے ساتھ ساتھ ہر روزہ کے بدلے ایک مد (تقریباً ۷۵۰ گرام) کھانا بھی فقیر کو دینا واجب ہے۔

۶۔اگر کوئی شخص اپنے روزہ کو خودکاری جیسے کسی حرام کام سے باطل کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر تینوں کفارے اس پر واجب ہونگے (۲) اور اگر تینوں پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو جتنے کفارے ادا کرسکتا ہے ادا کرے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: واجب ہے کہ آئندہ رمضان سے قبل قضا کرے۔

(۲) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط مستحب ہے کہ تینوں کفارے دے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بعض صورتوں میں نہ قضا واجب ہے نہ کفارہ:

۱۔ بلوغ سے پہلے کے روزے

۲۔ زمانہ کفر کے چھوٹے ہوئے روزے (یعنی اگر کسی نے مذہب اسلام قبول کیا ہے تو اس سے پہلے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے)

۳۔ جو شخص سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو حتی کہ رمضان کے بعد بھی اسمیں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھ سکے، لیکن اگر روزہ رکھنا صرف دشواری کی حد تک ہے تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد کھانے کی چیز فقیر کو دے۔

ماں، باپ کے قضا روزے

باپ کے مرنے کے بعد ان کا بڑا بیٹا انکی قضا نماز اور روزوں کی ادائیگی کا فریضہ انجام (۱) دے گا اور احتیاط مستحب ہے کہ ماں کی طرف سے بھی یہ فریضہ انجام دیا جائے۔ (۲)

مسافر کا روزہ

جس مسافر کی نماز قصر ہے وہ حالت سفر میں روزہ نہیں رکھ سکتا البتہ انکی قضا کرے گا۔ لیکن وہ مسافر جسکی نماز قصر نہیں ہے مثلاً جسکا مشغلہ سفر ہے تو ایسا شخص روزہ رکھے گا۔

مسافر کے روزہ کا حکم

- **سفر کرنا**
  - ۱۔ اگر ظہر سے پہلے سفر کرے —— تو حد ترخص تک پہنچتے ہی اسکا روزہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر اس سے پہلے روزہ کو توڑ دیا تو احتیاط واجب ہے کہ اس کا کفارہ ادا کرے۔ (۳)
  - ۲۔ اگر ظہر کے بعد سفر کرے — تو اس کا روزہ صحیح ہے توڑنا نہیں چاہئے۔
- **سفر سے واپسی**
  - ۱۔ ظہر سے پہلے اپنے وطن یا جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو پہونچ جائے:
    - ۱۔ روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہیں دیا ہے تو اسکو تمام کرے، روزہ صحیح ہے۔
    - ۲۔ اگر روزہ کو توڑنے والا کوئی کام کر چکا ہے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے البتہ اسکی قضا کرنا ہوگی۔
  - ۲۔ ظہر کے بعد پہونچے: تو اس کا روزہ باطل ہے اور اسکی قضا کرے گا۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا پر احتیاط لازم قضا کرے یا ہر روزے کے بدلے ایک مد (تقریباً ۷۵۰ گرام) گیہوں یا چاول وغیرہ فقیر کو دے۔ یہ کفارہ خود میت کے مال سے بھی دے سکتا ہے بشرطیکہ دوسرے ورثہ راضی ہوں۔

(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: ماں کی طرف سے بھی واجب ہے۔

(۳) آیۃ اللہ سیستانی: کفارہ واجب ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نوٹ: ماہ رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس کا مقصد روزہ سے فرار ہے تو مکروہ ہے۔

فطرہ کیا ہے

ماہ رمضان کے اختتام پر یعنی عیدفطر کے دن اپنے مال کا کچھ حصہ زکوۃ فطرہ کے نام پر فقیر کو دینا۔

کتنا فطرہ

اپنے اوران تمام افراد کی طرف سے جن کا وہ کفیل ہے جیسے بیوی، اولاد یا اسکے علاوہ وہ افراد جنکے اخراجات اسکے ذمہ ہیں انمیں ہر فرد کی طرف سے ایک صاع (تقریباً تین کلو) دینا ضروری ہے۔

فطرہ میں کیا دیا جائے

گیہوں، جو، کھجور، کشمش، چاول، مکئی یا اسی جیسی اشیاء یا انکی قیمت بھی دے سکتا ہے۔(۱)

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: فطرے میں کھانے کی وہ چیز دے جو اسکے علاقہ میں کھائی جاتی ہے اور بنا بر احتیاط لازم جو چیز اسکے علاقہ میں کھانے کی چیزوں میں شامل نہیں ہے وہ نہ دے چاہے وہ گیہوں یا جو یا خرما یا کشمش ہی کیوں نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔اپنے روزوں کی قضا کو آئندہ رمضان سے پہلے ہی ادا کرنا احتیاط واجب ہے۔
۲۔اگر کئی سال کے روزے قضا ہیں تو کسی کو بھی پہلے رکھ سکتا ہے بشرطیکہ سال گذشتہ والے روزوں کا وقت تنگ نہ ہو۔
۳۔کفارہ کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔
۴۔اگر بغیر کسی عذر کے آئندہ رمضان تک اپنے روزہ کی قضا نہ کرے تو اسکی قضا کے علاوہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد تقریباً ۷۵۰ گرام کھانے کی چیزیں بھی دیگا۔
۵۔حرام کام سے اپنے روزہ کو باطل کرنے والے پر تینوں کفارے واجب ہوجاتے ہیں۔
۶۔بالغ ہونے سے پہلے اور زمانہ کفر (اسلام لانے سے پہلے) کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔
۷۔باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اسکی قضا نماز اور روزے ادا کرے۔
۸۔جس سفر میں نماز قصر ہو وہاں روزہ بھی نہیں رکھا جا سکتا۔
۹۔اگر روزہ دار زوال کے بعد سفر کا آغاز کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔
۱۰۔اگر مسافر زوال سے پہلے اپنے وطن یا جہاں دس دن رہنا ہو پہونچ جائے اور روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام نہ کیا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوالات

۱۔ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کرنے کا کیا وقت ہے؟
۲۔روزہ کا کفارہ ادا کرنے کا کیا وقت ہے؟
۳۔اگر کوئی آئندہ سال کے رمضان تک اپنے روزہ کی قضا نہ کرسکا تو کیا کرے گا؟
۴۔وہ بوڑھا شخص جو روزہ نہیں رکھ سکتا اسکی کیا ذمہ داری ہے؟
۵۔اگر بڑا بیٹا دنیا سے چلا جائے تو باپ کے روزوں کی قضا کس پر واجب ہے؟
۶۔کن لوگوں کے لئے سفر میں روزہ رکھنا ضروری ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چوتیسواں سبق

خمس

مسلمانوں کی شرعی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کی مالی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم مسئلہ خمس کا ہے، یعنی اپنے مال کا پانچواں حصہ کچھ خاص کاموں میں خرچ کرنے کے لئے حاکم شرع کو دے۔

خمس سات چیزوں پر واجب ہے:

- سالانہ بچت
- کان
- خزانہ
- مالِ غنیمت
- وہ جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگا کر نکالے جائیں۔
- مال حلال مال حرام میں مل جائے (اسطرح کہ حرام وحلال کو الگ نہ کیا جا سکے)
- وہ زمین جو کافر ذمی نے مسلمان سے خریدی ہو۔

خمس نکالنا نماز و روزہ کی طرح واجبات میں سے ہے لہٰذا ہر بالغ و عاقل شخص کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ بالا سات چیزوں میں سے جو چیز بھی اسکے پاس ہو اس کا خمس دے۔

جس طرح سے شریعت کے کسی بھی قانون پر عمل کرنے کے لئے کم از کم اسکے اُن عام مسائل کا جاننا ضروری ہے جنکی عام طور پر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ہم بھی اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے خمس کے صرف انہیں مسائل کو بیان کررہے ہیں جنکی عموماً ضرورت پڑتی ہے۔یعنی سالانہ بچت سے متعلق مسائل۔

اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے پہلے دو سوالوں کا جواب دینا ضروری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔سال کے خرچ سے کیا مراد ہے؟
۲۔سال بھر کا حساب قمری مہینوں کے اعتبار سے ہوگا یا شمسی اعتبار سے؟

● سال بھر کا خرچ

اسلام نے انسان کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خمس کو اس طرح واجب کیا ہے کہ جب انسان کی سال بھر کی تمام ضرورتیں پوری ہو جائیں اور بچت ہو تو اس کا پانچواں حصہ بطور خمس دے گا اور اگر بچت نہ ہو تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے لہٰذا سالانہ اخراجات میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جنکی خود اسے یا اسکے اہل وعیال کو ضرورت پڑتی ہے بطور نمونہ چند چیزوں کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے:

- کھانا اور کپڑا
- گھریلو استعمال کی عام چیزیں جیسے برتن، بستر وغیرہ
- سواری جو صرف کاروبار کے لئے نہ ہو
- مہمان داری کے اخراجات
- شادی بیاہ کا خرچ
- ضروری کتابیں
- وہ رقم جو زیارت کے لئے خرچ کرے
- وہ چیزیں جو کسی کو بطور انعام یا تحفہ دے
- وہ مال جو صدقہ، کفارہ یا نذر کے طور پر ادا کرے۔

خمس کا سال

بالغ ہونے کے فوراً بعد جس طرح ایک انسان پر نماز وروزہ جیسے فرائض واجب ہوتے ہیں اسی طرح بالغ ہونے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے تو اسکے تمام اخراجات کے بعد جو بچت ہوگی اس پر خمس واجب ہوگا اور اس سلسلے میں سال کا حساب پہلی آمدنی سے لگایا جائے گا۔

سال کی ابتداء		
	کسان کے لئے	پہلی فصل کاٹنے پر
	ملازم	پہلی تنخواہ ملنے پر
	مزدور	پہلی مزدوری پانے پر
	دوکاندار	پہلی بکری پر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● کچھ چیزوں پر خمس نہیں ہے:

ا۔وہ چیزیں جو میراث میں ملی ہوں۔
۲۔کسی کے دیے ہوئے تحفے یا ہدیے۔(۱)
۳۔انعامات۔(۲)
۴۔جو مال بطور خمس، زکوۃ یا صدقہ ملا ہو۔(۳)

● خمس نہ دینے کا نتیجہ

ا جس مال کا خمس نہ دیا گیا ہو اسے خرچ کرنا صحیح نہیں ہے یعنی جب تک خمس نہ دیا جائے اسمیں سے کچھ کھانا یا اس سے کچھ خریدنا یا کسی اور طریقہ سے تصرف کا حق نہیں ہے۔

۲۔اگر ایسی رقم سے جسکا خمس نہ دیا گیا ہو کوئی معاملہ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کیا جائے گا تو اسکے پانچویں حصہ کا معاملہ باطل ہے۔(۴)

۳۔اگر بغیر خمس نکلے ہوئے پیسہ سے کسی حمام (یا ہوٹل وغیرہ) میں پیسہ دے کر غسل کرلے، تو اس کا غسل باطل ہے۔(۵)

۴۔اگر بغیر خمس نکالے ہوئے مال سے کوئی مکان خریدے تو اس مکان میں نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۶)

● خمس کے احکام

ا۔اگر قناعت کی وجہ سے سال بھر کے خرچ سے کچھ زیادہ بچت ہو جائے تو بھی اس پر خمس واجب ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: ھدایا اور تحفے میں ملی ہوئی چیزیں اگر سال بھر کے اخراجات سے بچ جائیں تو ان پر خمس واجب ہوگا۔
(۲) آیۃ اللہ خامنہ ای: ہدیہ اور انعام میں اس صورت میں خمس واجب نہ ہوگا جب وہ بہت زیادہ اور لائق توجہ نہ ہوں۔
(۳) آیۃ اللہ سیستانی: اگر سال بھر کے اخراجات سے بچ رہے تو خمس واجب ہوگا۔
(۴) آیۃ اللہ سیستانی: معاملہ صحیح ہے خمس واجب ہوگا۔
(۵) آیۃ اللہ سیستانی: ایسا کرنا حرام ہے مگر غسل صحیح ہے اس رقم کا خمس واجب رہے گا۔
(۶) آیۃ اللہ سیستانی: بنا بر احتیاط واجب۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔جس سامان کواستعمال کے لئے خریدا گیا تھااس کی ضرورت ختم ہوجائے تو احتیاط واجب کی بنا پراس کا خمس دیا جائے مثلاً بڑا فریج خریدنے کے بعد پہلے سے موجود فریج کی ضرورت نہ رہے۔(۱)

۳۔وہ کھانے پینے کا سامان جسے اپنی آمدنی سے سال بھر کے استعمال کے لئے خریدا تھا جیسے آٹا، چاول، گھی وغیرہ اگر سال بھر کے خرچ کے بعد کچھ بچ جاتا ہے تو اس پر بھی خمس واجب ہے۔

۴۔اگر نابالغ بچہ کسی سرمایہ کا مالک ہو اور اس کے ذریعہ اسے نفع حاصل ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر بالغ ہونے کے بعد اسکا خمس دے۔(۲)

خمس کا مصرف

خمس کے دو حصے کئے جاتے ہیں آدھا سہم امام زمانہؑ ہوتا ہے جو اس مجتہد جامع الشرائط کو دے جس کی وہ تقلید کرتا ہے یا ان کے وکیل کو دے۔

دوسرا سہم سادات، (جو کہ سادات کا حق ہوتا ہے) جسے خود مجتہد جامع الشرائط کو دیدے یا اسکی اجازت سے ایسے سادات کو دے جو مستحق ہوں۔(۳)

جس سید کو خمس دیا جائے اسمیں چند شرطوں کا ہونا ضروری ہے:

- غریب اور تنگدست ہو، یا سفر کی حالت میں تنگدست ہوجائے خواہ اپنے وطن میں غریب نہ ہو۔
- شیعہ اثنا عشری ہو۔
- احتیاط واجب کی بنا پر کھلم کھلا گناہ کرنے والا نہ ہو اور اسکو خمس دینا اسکی معصیت میں مددگار نہ ہو۔(۴)
- احتیاط واجب کی بنا پر اُن افراد میں سے نہ ہو جن کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے جیسے بیوی اور اولاد۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: اگر سال پورا ہونے کے بعد ضرورت نہ رہے لازم نہیں ہے کہ اس کا خمس دے لیکن اگر سال تمام ہونے سے پہلے ضرورت نہ رہے اور آئندہ بھی ضرورت پڑنے والی نہ ہو تو بنا بر احتیاط خمس دینا ہوگا۔

(۲) آیۃ اللہ سیستانی: اس کے ولی پر واجب ہے کہ اس کے مال سے خمس نکال دے لیکن اگر ولی ادا نہ کرے تو بلوغ کے بعد خود ادا کرے۔

(۳) آیۃ اللہ سیستانی: سھم سادات کی ادائیگی کے لئے مجتہد جامع شرائط کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴) آیۃ اللہ سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر احکام شریعت کی پابندی نہ کرنے والے کو نہ دے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔اسلام کے بعض واجبات مالیات سے بھی متعلق ہیں جن میں سے ایک خمس بھی ہے۔
۲۔جن چیزوں میں خمس واجب ہے:

- کاروبار کا نفع
- کان (Mine)
- خزانہ
- مال غنیمت
- سمندر سے نکالے ہوئے جواہرات
- حرام وحلال مال آپس میں مل گیا ہو
- وہ زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے

۳۔لباس ، مکان، گھریلو استعمال کی چیزیں، سواری، مہمان نوازی کا خرچ، شادی، زیارت، سفر، زیورات، تحفہ، صدقہ اور کفارہ یہ چیزیں سال کے خرچ میں شمار ہوتی ہیں۔
۴۔کاروبار کی پہلی آمدنی یا سروس کی پہلی تنخواہ جب ملے گی تو اس وقت سے خمس کے سال کا آغاز ہوتا ہے یعنی ایک سال مکمل ہونے پر جو بچت ہوگی اس پر خمس واجب ہے۔
۵۔کسی مال سے جب تک خمس نہیں نکالا جائے گا اس میں تصرف کا حق نہیں ہے اور اگر اسکے ذریعہ کوئی معاملہ کیا گیا تو اس کا پانچواں حصہ باطل ہے۔
۷۔خمس کا آدھا حصہ جو سہم امام ہے، مراجع تقلید کو دیا جائے اور دوسرا حصہ مجتہد کی اجازت سے ایسے سید کو دیا جائے (۱) جس میں یہ چار شرطیں موجود ہوں:
۱۔فقیر ہو۔۲۔شیعہ اثنا عشری ہو۔۳۔کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو۔
۴۔ان افراد میں نہ ہو جو خود اسی کی کفالت میں ہوں جیسے بیوی، بچے۔

سوالات

۱۔کس قسم کے جواہرات پر خمس واجب ہے؟
۲۔کاروبار کے نفع سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے؟
۳۔خمس کے سال کی ابتداء کب سے ہوگی؟
۴۔صدقہ اور تحفہ پر خمس ہے یا نہیں؟
۵۔اگر نابالغ بچے کاروبار کرتے ہوں اور اپنی آمدنی کو جمع کریں تو اس پر خمس واجب ہے یا نہیں؟
۶۔خمس کا مصرف کیا ہے؟

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: سھم سادات کی ادائیگی کے لئے مجتھد کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پینتیسواں سبق

زکوٰۃ

زکوٰۃ کا تعلق بھی اسلام کے مالی احکام سے ہے۔اسکی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن میں اسکا تذکرہ نماز کے فوراً بعد آیا ہے جسے ایمان کی علامت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ احادیث معصومینؑ میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ نہ نکالے وہ دین سے خارج ہے۔

زکوٰۃ بھی خمس کی طرح چند چیزوں پر واجب ہے جسکی ایک قسم انسان کی زندگی اور اسکے بدن سے متعلق ہے جسے ہر سال عید فطر کے دن نکالا جاتا ہے اور یہ صرف اس پر واجب ہے جو مالی اعتبار سے اسکی ادائیگی پر قادر ہو اس کا مفصل تذکرہ روزہ کی بحث کے آخر میں گزر چکا ہے۔

دوسری قسم مال کی زکوٰۃ سے متعلق ہے اور یہ نو چیزوں پر واجب ہے۔جنہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے:

- غلّے
  - ۱۔گیہوں
  - ۲۔جو
  - ۳۔کھجور
  - ۴۔کشمش
- چوپائے
  - ۱۔اونٹ
  - ۲۔گائے
  - ۳۔بھیڑ یا بکری
- سکّے
  - ۱۔سونا
  - ۲۔چاندی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نصاب

ان تمام چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے انکی ایک معین مقدار ہے کہ جب تک یہ اشیاء اس مقدار سے کم رہیں گی ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اس معین مقدار کو 'نصاب' کہتے ہیں۔

غلوں کا نصاب

چاروں غلوں کا ایک نصاب ہے جو تقریباً ۸۴۷ کلو ہے لہٰذا اگر پیداوار اس سے کم ہوئی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مقدار

چاروں غلّوں میں سے اگر کسی بھی غلہ کی پیداوار نصاب کی حد تک پہونچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے البتہ زکوٰۃ کی مقدار میں چونکہ سینچائی کا بھی دخل ہوتا ہے اسلئے اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

- جس فصل کی سینچائی پر کچھ خرچ نہ کرنا پڑے بلکہ بارش وغیرہ سے سینچائی ہوجائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی۔
- نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سینچائی جسکے اخراجات دینا پڑیں ایسی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- مذکورہ دونوں طریقوں (بارش اور ٹیوب ویل وغیرہ سے) سینچائی کی جائے تو اس کے آدھے حصہ میں دسواں اور آدھے حصہ میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

جانوروں کا نصاب

بھیڑ بکری

بھیڑ بکری کا پہلا نصاب، جب انکی تعداد چالیس ہوجائے تو ایک بکری زکوٰۃ میں دے۔ لہٰذا جب تک بکریاں چالیس نہ ہوجائیں اسوقت تک انمیں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

گائے

گائے کا پہلا نصاب تعداد کا تیس تک پہنچ جانا ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک گائے کا بچہ ہے جو ایک سال کا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہو چکا ہواور دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

اونٹ

اونٹ کا پہلا نصاب انکی تعداد کا پانچ ہو جانا ہےاوران پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ میں ایک بھیڑ واجب ہے اور جب تک انکی تعداد ۲۶ تک نہ پہونچ جائے ہر پانچ اونٹ پر ایک بھیڑ بطور زکوٰۃ واجب ہےاور ۲۶ ہو جانے پر ایک اونٹ کا بچہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے جو ایک سال کا ہو چکا ہو۔

سونے اور چاندی کا نصاب

۱۵ مثقال شرعی (ساڑھے ۵۲ گرام) سونا اور ۱۰۵ مثقال شرعی (ساڑھے ۹۹۷) چاندی پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ کے احکام

۱۔کھیتی میں جو اخراجات ہوتے ہیں مثلاً بیج،مزدوری یا ٹریکٹر وغیرہ کا خرچ یا کرایہ اسے پیداوار سے منہا کرسکتا ہے لیکن نصاب کی مقدار کا حساب اس سے پہلے ہی لگا لے چنانچہ اگر اخراجات کم کرنے سے پہلے مقدار(۱) حد نصاب تک پہونچ جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے البتہ جو حساب کے بعد باقی بچے اسکی زکوٰۃ دیگا۔

۲۔جانوروں پر زکوٰۃ اِس صورت میں واجب ہوگی کہ:

- سال بھر ملکیت میں رہیں مثلاً اگر ایک شخص نے سو عدد گائے خریدیں اور ۹ مہینے کے بعد انھیں فروخت کر دیا تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
- پورے سال جانور سے کوئی کام نہ لیا جائے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر جانوروں سے کھیتی باڑی یا سامان وغیرہ ڈھونے کا کام لیا جائے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
- جانور پورے سال چراگاہوں میں چرے (جسکی قیمت نہ دینا پڑے) اگر پورے سال یا کچھ دن اس نے گھر کا چارہ کھایا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: اخراجات کو پیداوار سے منہا نہیں کرسکتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔سونے اور چاندی پر زکوٰۃ اس صورت میں ہوگی جب یہ سکہ کی شکل میں ہوں اور وہ سکہ رائج بھی ہو لہٰذا آج کل جو زیورات خواتین استعمال کرتی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۴۔زکوٰۃ دینا چونکہ عبادت ہے لہٰذا جو بھی بعنوان زکوٰۃ نکالا جائے اسمیں قربت کی نیت ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف

زکوٰۃ کو آٹھ جگہ خرچ کیا جاسکتا ہے

۱۔فقیر یعنی وہ غریب مومن جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں۔

۲۔مسکین، وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگدست ہو۔

۳۔جو شخص امام یا نائب امام کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرے یا اسکی دیکھ ریکھ کرے یا تقسیم کرنے پر مامور ہو۔

۴۔اسلام اور مسلمانوں کی طرف دل مائل کرنے کے لئے ایسے غیر مسلم افراد کی مدد جن کا جھکاؤ اسلام کی طرف ہو جائے یا جنگ کے موقع پر وہ مسلمانوں کا ساتھ دیں۔

۵۔غلام آزاد کرنے کے لئے۔

۶۔وہ قرض دار جو اپنے قرض کو ادا نہ کر سکے۔

۷۔فی سبیل اللہ، یعنی جن کاموں کا فائدہ سب لوگوں کو ہوتا ہے اور وہ مرضیٔ خدا کے مطابق ہوں مثلاً سڑک، پُل مکتب یا مسجد وغیرہ بنوانا۔

۸۔وہ مسافر جو سفر میں تنگدست ہو جائے اور اسکے پاس وطن واپس جانے کے اخراجات نہ ہوں۔چاہے وہ اپنے وطن میں فقیر نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہے۔حسب ذیل ہیں:
گیہوں، جو، کھجور، کشمش، اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، سونا، چاندی
۲۔جب یہ اموال نصاب کی حدتک پہونچ جائیں توان پرزکوٰۃ واجب ہے۔

نصاب زکوٰۃ کی مقدار

نمبرشمار	مال کی قسم	نصاب	زکوٰۃ کی مقدار
۱ ۲ ۳ ۴	گیہوں جو خرما کشمش	۸۴۷/۲۰۷ کیلوگرام	۱/۱۰ اگر بارش یا ایسے پانی سے سینچائی ہو جس کی قیمت نہ دینا پڑے۔ ۱/۲۰ اگر ایسے پانی سے سینچائی ہو جس کی قیمت دینا پڑے۔ ۳/۴۰ اگر مندرجہ بالا دونوں طریقوں سے سینچائی ہو۔
۵	اونٹ	پہلا نصاب ۵، اونٹ ۲۵ تک ۲۶، اونٹ	ایک بھیڑ ہر پانچ پر ایک بھیڑ ایک اونٹ کا ایک سالہ بچہ
۶	گائے	۳۰ گائے	ایک سال کا بچھڑا
۷	بھیڑ بکری	۴۰ بھیڑیں یا بکریاں	ایک بھیڑ یا بکری
۸	سونا	۱۵ مثقال (ساڑھے ۵۲ گرام)	چالیسواں حصہ
۹	چاندی	۱۰۵ مثقال (ساڑھے ۹۹۷ گرام)	چالیسواں حصہ

۳۔زکوٰۃ کو آٹھ جگہوں میں سے کسی بھی جگہ پر خرچ کیا جاسکتا ہے اور انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جہاں بھی خدا کی خوشنودی ہو۔ جیسے مسجد بنوانا، مومنین کی سہولت کے لئے پانی کا انتظام کرنا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔درختوں سے حاصل ہونے والی کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟
۲۔زکوٰۃ میں نصاب سے کیا مراد ہے؟
۳۔نصاب کا حساب اخراجات کو نکالنے سے پہلے لگایا جاتا ہے یا اسکے بعد؟
۴۔گائے اور بھیڑ ،بکری کا پہلا نصاب کیا ہے اور ہر ایک پر کتنی زکوٰۃ نکلے گی؟
۵۔حساب لگایئے کہ ۱۸ سونے کے سکوں پر جن میں ہر ایک کا وزن دس مثقال (۳۵ گرام) ہے کتنی زکوٰۃ نکلے گی؟
۶۔وہ گیہوں جسکی سینچائی ٹیوب ویل کے ذریعہ ہوئی ہو اسکی زکوٰۃ دسواں حصہ نکلے گی یا بیسواں؟
۷۔ایک شخص نے پہلی فروری کو ۲۵ بکریاں خریدیں اور اسی سال پہلی جولائی کو ۲۰ بکریاں اور خریدلیں تو بتایئے کہ ان کی زکوٰۃ کس زمانے میں نکلے گی؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چھتیسواں سبق

اَمر بِالمعروف اور نہی عن المُنکر

نیکی کی راہ دکھانا اور برائی سے روکنا

کسی معاشرہ میں جب بے دینی پھیل رہی ہو اور برائیاں رواج پا رہی ہوں، خدا اور بندوں کے حقوق پامال ہو رہے ہوں، حرام و حلال کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ اس موقع پر خاموش رہنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو واجبات پر عمل کرنے اور محرمات سے بچنے کی دعوت دے۔ اسی فریضہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت:

بعض احادیث میں ہے کہ:

- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین کے اہم اور عظیم ترین واجبات میں سے ہے۔
- دین کے واجبات امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے قائم رہتے ہیں۔
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروریاتِ دین میں ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔
- اگر لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل ہو جاتے ہیں تو ان سے برکتیں چھن جاتی ہیں اور دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔

معروف اور مُنکَر کا مطلب

احکامِ دین میں تمام واجبات و مستحبات کو ''معروف'' اور تمام مُحرَّمات و مکروہات کو ''مُنکَر''

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کو واجب اور مستحب کے لئے آمادہ کرنا ''امر بالمعروف'' ہے نیز حرام اور مکروہ کاموں سے روکنا ''نہی عن المنکر'' ہے۔

یہ فریضہ واجب کفائی ہے، یعنی اس سلسلے میں اگر کچھ افراد بقدر ضرورت اقدام کریں تو بقیہ افراد سے یہ ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے، اور اگر شرائط ہونے کے باوجود کسی نے بھی اقدام نہیں کیا تو سب واجب کو ترک کرنے کے ذمہ دار اور گنہ گار ہونگے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر فریضہ کی طرح جو کچھ شرطوں کے ساتھ واجب ہوتا ہے لہٰذا اگر شرائط نہ پائے جائیں تو واجب نہیں ہے۔

وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امر و نہی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ واجب و حرام کی شناخت رکھتا ہو لہٰذا اگر اسے یہ علم نہیں ہے کہ فلاں شخص نے حرام کا ارتکاب کیا ہے یا واجب کو ترک کیا ہے تو روکنا یا حکم دینا واجب نہیں ہے۔(۱)

۲۔ تاثیر کا امکان ہو یعنی اسے یقین ہو کہ اسکی بات اثر کریگی تو امر و نہی واجب ہے لیکن شک ہو کہ اسکی بات اثر نہیں کرے گی تو ایسی صورت میں امر و نہی واجب نہیں ہے۔

۳۔ گنہگار شخص اپنے گناہ پر مصر ہو لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ شخص اس عمل سے باز آنا چاہتا ہے یا دوبارہ انجام نہیں دے گا تو امر و نہی واجب نہیں ہے۔

۴۔ امر و نہی کی وجہ سے جان، مال، عزت و آبرو خطرے میں نہ پڑ جائے۔ خواہ یہ خطرہ خود اسکی ذات سے متعلق ہو یا اسکے اہل خاندان یا دوسرے مومنین سے۔

امر و نہی کے مراحل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترتیب وار انجام دینا چاہئے چنانچہ اگر پہلے ہی مرحلہ میں مقصود حاصل ہو جاتا ہے تو اسی پر اکتفا کرنا ہوگی۔ وہ مراحل اس ترتیب سے ہیں:

---

(۱) آیۃ اللہ خامنہ ای: اسی طرح یہ بھی معلوم ہو کہ جس شخص کے متعلق مسئلہ ہے وہ خود بھی معروف اور منکر کو سمجھتا ہے۔ یعنی اگر کسی کام کا انجام دینے والا نہ جانتا ہو کہ یہ کام حرام ہے تو اس کو روکنا واجب نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہلا مرحلہ

اظہار بیزاری: یعنی گنہگار شخص سے اس طریقہ سے پیش آیا جائے کہ اسے اندازہ ہو جائے کہ یہ رویہ ہمارے اسی عمل کی وجہ سے اختیار کیا گیا ہے۔اور یہ بیزاری کسی بھی طریقہ سے ممکن ہے مثلاً بے رخی، ترشروئی یا اسکے ساتھ آمد ورفت ترک کر دینا وغیرہ۔

دوسرا مرحلہ

گفتگو: مثلاً اگر واجب ترک ہو رہا ہے تو زبان سے اسے انجام دینے کے لئے کہے یا گناہ کرنے کی صورت میں اسے ترک کرنے کے لئے کہے۔

تیسرا مرحلہ

طاقت کا استعمال: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آخری مرحلہ میں حسب ضرورت طاقت سے کام لیا جائے گا مثلاً گناہ کی جگہ سے ہاتھ پکڑ کر الگ لے جائے یا حائل ہو جائے۔

امر و نہی کے احکام

۱۔امر و نہی کے جو شرائط بیان کئے گئے ہیں ان پر عمل کرنا واجب ہے تا کہ کسی خطا کا ارتکاب نہ ہو۔

۲۔اگر یقین ہے کہ وعظ و نصیحت کے بغیر امر و نہی کا اثر نہیں ہوگا تو امر و نہی کرتے وقت ان امور کا لحاظ ضروری ہے۔اسی طرح اگر یہ معلوم ہو کہ ان میں سے بعض کاموں سے مثلاً صرف موعظہ سے مقصد حاصل ہو جائے گا تو اسی پر عمل کرنا واجب ہے۔

۳۔اگر یہ معلوم ہو یا امکان ہو کہ امر و نہی کا اثر اس فریضہ کو بار بار انجام دینے کی صورت میں ظاہر ہوگا تو ایسا کرنا واجب ہے۔

۴۔گناہ پر اصرار کا مطلب اسے مسلسل کرتے رہنا نہیں ہے بلکہ اگر اسکو دوسری بار انجام دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔مثلاً کوئی شخص ایک مرتبہ نماز ترک کرنے کے بعد دوبارہ اگر اسکے ترک کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے اصرار کہا جائے گا اور اسکو امر بالمعروف کرنا واجب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بغیر حاکم شرع کی اجازت کے گنہگار شخص کو زخمی کرنا یا جان سے مارنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ گناہ اُتنا ہی بھیانک ہو کہ اسلام نے اسے بہت اہمیت دی ہو مثلاً کوئی شخص کسی کے ناحق قتل کا ارادہ رکھتا ہو اور اسے روکنا بغیر ان دو طریقوں کے ممکن نہ ہو۔

امر و نہی کے آداب

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کے لئے چند چیزیں اہم ہیں:

- ایک ہمدرد طبیب اور شفیق باپ کے مانند ہو۔
- خلوص نیت اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر اس فریضہ کو انجام دے، اور اپنے عمل میں ذرہ برابر کسی برتری کا تصور نہ پیدا ہونے دے۔
- خود کو نہایت پارسا نہ سمجھے، اسلئے کہ ممکن ہے کہ وہی شخص جسنے فی الحال کسی خطا کا ارتکاب کیا ہے اس میں ایسی اچھی صفتیں پائی جاتی ہوں جو خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ اگر چہ اس گناہ کی بنا پر وہ عذاب کا مستحق ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔معروف سے مراد واجبات ومستحبات اور مُنکَر سے مراد محرمات ومکروہات ہیں۔
۲۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب کفائی ہیں۔
۳۔امرونہی کے شرائط:
- امرونہی کرنے والا معروف ومنکر کو جانتا ہو
- بات کا اثر ہونے کی امید ہو
- گنہگار اپنی حرکت سے باز نہ آیا ہو
- امرونہی سے کوئی بڑی خرابی اور بگاڑ نہ پیدا ہو جائے۔

۴۔امرونہی کے مراحل:
- کنارہ کشی وبے رخی
- گفتگو
- طاقت کا استعمال

۵۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط نیز موقع ومحل کا لحاظ واجب ہے۔
۶۔اگر گناہ کا سدّ باب امرونہی کے دہرانے پر منحصر ہو تو بار بار اس فریضہ کا انجام دینا واجب ہے۔
۷۔حاکم شَرع کی اجازت کے بغیر گنہگار کو زخمی کرنا یا مارنا جائز نہیں ہے سوائے اس کے کہ برائی اتنی بڑی ہو کہ اسلام میں قابلِ برداشت نہ ہو۔(اس کی تشخیص بھی اہل علم بہتر طور پر کر سکتے ہیں)

سوالات

۱۔معروف ومنکر کی پانچ پانچ مثالیں دیجئے؟
۲۔کس صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہیں ہے؟
۳۔اگر کوئی شخص کوئی میوزک سن رہا ہو اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ غنا ہے یا نہیں تو کیا اسے روکنا واجب ہے؟
۴۔اگر ہم کسی کو نجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو کیا اسے متوجہ کرنا واجب ہے؟
۵۔ایک بے نمازی کی دوکان سے خریداری کرنا جائز ہے یا نہیں؟
۶۔کس صورت میں گنہگار کو زخمی کرنا جائز ہے دو مثالیں دیکر سمجھایئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سینتیسواں سبق

جہاد اور دفاع (Defence)

اگرچہ مذہب کی تلاش اور اسکے انتخاب میں ہر انسان آزاد ہے لیکن اسلام کی حقانیت ثابت ہو جانے کے بعد ہر مکلّف پر فرض ہے کہ اسکے آئین کو اپنا دستورِ حیات قرار دے اور اپنی پوری زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے پیغمبرؐ اسلام اور آپکے جانشین ائمہ معصومینؑ نے اسلام کی تبلیغ و ترویج کی اور اسکی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ ظاہر ہے کہ اسکے بعد اس قانون سے منھ موڑنے والا غضبِ پروردگار اور دنیا میں سزا کا مستحق ہے۔ چنانچہ ترویج اسلام میں رکاوٹ بننے والوں اور اسکے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے جو بھی قدم اٹھایا جائے۔ اسے ''جہاد'' کہیں گے۔ اگرچہ یہ فریضہ اپنی مخصوص طریقۂ کار اور شرائط کی بنیاد پر صرف نبی یا ائمہ معصومین علیھم السلام کے حکم سے ہی انجام پا سکتا ہے جو ہر لغزش اور چوک سے پاک تھے۔ یہ فریضہ صرف معصومین علیھم السلام کی موجودگی میں بھی انجام دیا جا سکتا ہے لیکن آج کے دور میں جبکہ امام معصوم علیہ السلام غیب میں ہیں یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی لیکن جہاد کی دوسری قسم ''دفاع'' کا حق تمام مسلمانوں کو زمانۂ غیبت میں ہر وقت اور ہر جگہ ہے۔ یعنی اگر دشمنوں کی جانب سے انکی جان و مال یا مذہب خطرہ میں پڑ جائے تو وہ اسکے تحفظ کے لئے دشمنوں سے حتی المقدور مقابلہ کریں اور انہیں نیست و نابود کر دیں۔ اس سبق میں اس فریضہ یعنی دفاع کے احکام و اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

دفاع کے اقسام

۱۔ دین اسلام اور اسلامی ملکوں کا دفاع کرنا۔
۲۔ ذاتی اور شخصی حقوق کا دفاع جیسے جان و مال، عزت اور آبرو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دین اسلام اور اسلامی ملکوں کا دفاع

- جبکہ دشمن ان ممالک پر حملہ آور ہوں
- یا دشمنوں نے ملک کی معاشی یا دفاعی طاقت کو کمزور بنانے کا نقشہ تیار کیا ہو
- یا سیاسی اعتبار سے انکو اپنے کنٹرول میں لینے کا پلان بنایا ہو

ان تمام صورتوں میں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔

جان اور مال کی حفاظت

۱۔ ہر مسلمان کی جان اور مال محترم ہوتا ہے چنانچہ اگر دشمنوں کی جانب سے اسکی یا اس سے وابستہ افراد جیسے ماں باپ، اولاد، بھائی بہن وغیرہ کی جان و مال خطرہ میں ہو تو اس پر ان کا دفاع واجب ہے خواہ اسے اپنی جان کی بازی لگا کر دشمن کو قتل کرنا پڑے

۲۔ اگر چور یا ڈاکو کسی کو لوٹنے کے لئے حملہ آور ہوں تو اس کا دفاع واجب ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی نامحرم کو دیکھنے کے لئے دوسرے کے گھر میں جھانکے تو اسکو روکنا واجب ہے چاہے سختی ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

دفاعی ٹریننگ

جب اسلام نے دفاع کو واجب قرار دیا ہے تو جن چیزوں پر دفاعی طاقت کا انحصار ہے ان کا سیکھنا واجب ہے۔ بالخصوص ان حالات میں جب دشمنان اسلام بے حد ماڈرن اسلحوں سے مسلح ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔اسلام اور مسلمان ملکوں کو وسعت دینے کے لئے جنگ صرف معصومین علیہم السلام کے زمانہ سے مخصوص ہے۔

۲۔البتہ دفاع کے لئے معصوم کا زمانہ ضروری نہیں ہے بلکہ جب بھی وقت پڑ جائے تو واجب ہے۔

۳۔دفاع کی دو قسمیں ہیں:

● اسلام اور مسلمان ممالک کے لئے ● جان و مال جیسے انسانی حقوق

۴۔اگر دشمن کسی اسلامی ملک پر حملہ آور ہو یا حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہا ہو تو تمام مسلمانوں پر اسکا دفاع کرنا واجب ہے۔

۵۔اسی طرح اگر دشمن کسی شخص یا اس کے اقرباء اور متعلقین کے درپے ہوں تو بھی دفاع واجب ہے۔

۶۔جان کے ساتھ مال کی بھی حفاظت واجب ہے۔

۷۔خواتین کو تانکنے جھانکنے والے کو روکنا ضروری ہے۔

۸۔مملکت اسلامی کی حفاظت کے لئے اگر محاذ جنگ پر بھی جانا پڑے اور اسکے لئے کسی ٹریننگ کی ضرورت ہو تو وہ بھی واجب ہے۔

سوالات

۱۔جہاد اور دفاع میں کیا فرق ہے وضاحت کیجئے؟

۲۔دفاع کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرتے ہوئے ہر ایک کی مثال دیجئے؟

۳۔کس صورت میں چور کا مقابلہ واجب ہے؟

۴۔کن افراد پر اسلحہ چلانے کی ٹریننگ واجب ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اڑتیسواں سبق

تجارت
اور
کاروبار

خرید وفروخت کی قسمیں

۱۔واجب
۲۔حرام
۳۔مستحب
۴۔مکروہ
۵۔مباح

واجب تجارت

اسلام میں سستی، کاہلی اور دوسروں کے سہارے پڑے رہنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے بلکہ ہرانسان پر واجب ہے کہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی ذریعۂ معاش تلاش کرے اور اگر اسکے اخراجات حاصل ہونے کا واحد راستہ تجارت ہے تو ایسی صورت میں تجارت واجب ہے۔

مستحب تجارت

اپنے اہل وعیال کی زندگی بہتر بنانے یا دوسرے مومنین کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے تجارت کرنا مستحب ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حرام تجارت

۱۔عین نجس چیزوں کی تجارت مثلاً سوّر، مردار وغیرہ
۲۔ان چیزوں کی خرید وفروخت جو معمولاً فعل حرام کے لئے استعمال کیے جاتے ہوں۔ جیسے جوئے سے متعلق چیزیں۔
۳۔اس چیز کی خرید وفروخت جو جوے یا چوری کے ذریعہ حاصل ہوئی ہو۔
۴۔گمراہ کن کتابوں کی خرید وفروخت۔
۵۔نقلی نوٹ یا کھوٹے سکوں کے ذریعہ تجارت کرنا۔
۶۔دشمنان اسلام سے ایسے تجارتی تعلقات جن سے انکی تقویت ہو اور وہ آئندہ اسلام کے خلاف محاذ آرائی کریں۔
۷۔ایسے دشمنوں کو اسلحے بیچنا جو اسلام کے لئے خطرہ ہوں۔
ان کے علاوہ اور بھی بعض حرام کاروبار ہیں جن سے عام طور پر ہمارا سروکار نہیں پڑتا۔

جن صورتوں میں تجارت مکروہ ہے:

- ذلیل اور پنچ لوگوں سے لین دین کرنا۔
- اذان صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان کاروبار۔
- خود خریدنے کے لئے دوسرے کے سودے میں دخل دینا۔

آداب تجارت

مستحبات

- تمام خریداروں کے لئے قیمت کا ایک کرلینا۔
- ہر خریدار سے ایک ہی قیمت وصول کرے۔
- قیمت کے سلسلہ میں سختی نہ کرے۔
- طرفین میں سے اگر کوئی معاملہ کو ختم کرنا چاہے تو اسکو قبول کیا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مکروہات

- اپنے مال کی بے جا تعریف کرنا
- خریدار سے بدکلامی کرنا
- قسم کھانا (یہاں سچی قسم مراد ہے ورنہ جھوٹی قسم حرام ہے)
- کاروبار کے لئے سب سے پہلے بازار میں جانا اور سب سے آخر میں واپس آنا۔
- ان مواقع پر ناپ تول کرنا جہاں ناپ تول کرنا اچھی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا ہو۔
- سودا طے ہو جانے کے بعد قیمت کم کروانا۔

کاروبار کے احکام

۱۔ کسی بھی چیز کو حرام کام کے لئے بیچنا یا کرائے پر دینا حرام ہے۔

۲۔ گمراہ کن کتابوں کی خرید و فروخت، حفاظت، انہیں پڑھنا یا پڑھانا حرام ہے مگر یہ کہ یہ کام کسی صحیح مقصد کے تحت ہو مثلاً اس کا جواب دینے کے لئے۔

۳۔ جس چیز کو بیچ رہا ہے اسمیں بے قیمت یا کم قیمت چیزوں کو اسطرح ملا دینا کہ محسوس نہ ہو حرام ہے مثلاً پھلوں کی پیٹی میں اوپر اعلیٰ درجہ کے پھل ہوں اور نیچے معمولی اور اعلیٰ درجہ کا ہو یا دودھ میں پانی کی ملاوٹ کی جائے۔

۴۔ مال وقف کو نہیں بیچا جا سکتا ہے مگر یہ کہ وقف شدہ چیز خراب ہو گئی ہو استعمال کے قابل نہ ہو مثلاً مسجد کا فرش یا چٹائی وغیرہ۔

۵۔ کرایہ پر دی ہوئی چیز کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ کرایہ کی مدت میں اس چیز سے استفادہ کا حق اسی کو ہے جسنے کرایہ پر لیا ہے۔

۶۔ جس چیز کی خرید و فروخت کی جائے اسکے خصوصیات سے آگاہی ضروری ہے البتہ ایسے خصوصیات کا ذکر جنکے بیان کرنے یا نہ کرنے سے لوگوں کی رغبت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا ہے، ضروری نہیں ہے۔

۷۔ ایک ہی قسم کی ایسی دو چیزوں کا جنھیں ناپ کر یا تول کر بیچا جاتا ہے۔ کم دے کر زیادہ لینا ''ربا'' کہلاتا ہے اور یہ حرام ہے۔ مثلاً ایک کنٹل گیہوں دے کر سوا کنٹل گیہوں لے۔ اسی طرح اگر کوئی چیز یا کچھ رقم کسی کو قرض دے اور کچھ عرصہ بعد زیادہ واپس لے تو یہ بھی ربا ہے اور حرام ہے۔ مثلاً ایک ہزار روپیہ قرض دے کر اور سال بھر کے بعد بارہ سو روپے واپس لے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مال واپسی:

بعض مواقع پر طرفین اپنے معاملہ کو توڑنے کا حق رکھتے ہیں جیسے:

● کسی ایک (خریدار یا بیچنے والے) نے دھوکہ کھایا ہو۔
● لین دین کرتے وقت یہ طے ہو گیا ہو کہ ایک معین مدت تک دونوں میں سے کوئی بھی معاملہ کو باطل کر سکتا ہے مثلاً خریداری کے وقت یہ کہا جائے کہ اس چیز کو تین دن تک واپس کیا جا سکتا ہے یا واپس لیا جا سکتا ہے۔
● خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب ہو اور معاملہ کے بعد اسکا پتہ چلے۔
● فروخت کرنے والے نے اس کی جو خصوصیتیں بیان کی تھیں وہ اسمیں نہ پائی جائیں مثلاً وہ کہے کہ اس کاپی میں دوسو ورق ہیں لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس سے کم ہیں۔

اگر معاملہ کے بعد کمی کا پتہ چل جائے لیکن فوراً معاملہ کو ختم نہ کرے تو اسے بعد میں معاملہ باطل کرنے کا حق نہیں ہے۔(۱)

خلاصہ

۱۔ اگر زندگی گزارنے کے لئے تجارت کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ ہو تو تجارت واجب ہے۔
۲۔ بعض حالات میں اور بعض چیزوں کا کاروبار حرام ہے۔
● عین نجس چیزوں کی تجارت جیسے مردار
● گمراہ کن کتابیں
● جو چیز دشمنوں کی مضبوطی کا سبب ہے
● دشمنان اسلام کے ہاتھ اسلحہ بیچنا
۳۔ بعض حالات میں تجارت مستحب ہے اور بعض میں مکروہ ہے۔
۴۔ مستحب ہے کہ تمام خریداروں کو ایک ہی قیمت میں سامان دے۔ قیمت کے سلسلے میں سختی نہ کرے اور خریدار کی جانب سے معاملہ توڑنے کی درخواست کو قبول کرلے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: معمولاً معاملہ ختم کرنے کے لئے جتنی مدت کی ضرورت ہے (جو کہ حالات کے تحت کم و بیش ہو سکتی ہے) ان میں معاملہ کو ختم نہ کرے تو بعد میں نہیں کر سکتا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۔معاملہ میں کسی چیز کی تعریف کرنا یا سچی قسم کھانا مکروہ ہے۔اسی طرح معاملہ ہوجانے کے بعد قیمت کم کرنے کا تقاضا کرنا بھی مکروہ ہے۔
۶۔حرام کام کے لئے گھر بیچنا یا کرایہ پر دینا حرام ہے۔
۷۔گمراہ کن کتاب کی خرید وفروخت لکھنا پڑھنا یا حفاظت کرنا حرام ہے مگر یہ کہ کوئی اچھا مقصد ہو۔
۸۔وقف شدہ مال کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔
۹۔بکری کے مال میں بے قیمت یا کم قیمت اشیاء کی ملاوٹ کرنا جائز نہیں ہے۔
۱۰۔جس چیز پر معاملہ ہوا ہے اسکے خصوصیات کا علم ضروری ہے۔
۱۱۔تجارت اور قرض میں ''ربا'' حرام ہے
۱۲۔اگر معاملہ میں دھوکہ ہوا ہو تو صاحبان معاملہ اسے توڑنے کا حق رکھتے ہیں۔
۱۳۔اگر مال خراب ہو اور خریدار کو بعد میں پتہ چلے تو اسے واپس کرسکتا ہے۔

سوالات

۱۔کس صورت میں تجارت مستحب ہے؟
۲۔شطرنج، ستار اور بانسری کی تجارت کرنا کیسا ہے؟
۳۔حرام تجارت کی پانچ مثالیں دیجئے؟
۴۔کاروبار میں قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟
۵۔جو افراد اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہوں انکو کرایہ دار بنانا کیسا ہے؟
۶۔ربا کی وضاحت کرتے ہوئے اسکی تین مثالیں بھی دیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انتالیسواں سبق

امانت قرض اور کرایہ داری

کرایہ داری

اگر کوئی شخص کسی شخص سے یہ کہے کہ میں نے فلاں چیز تمہیں کرایہ پر دی اور وہ قبول کرلے تو یہ معاملہ صحیح ہے یہاں تک کہ اگر زبان سے نہ بھی کہے بلکہ صرف کرایہ کی نیت سے کوئی چیز دوسرے کے حوالہ کرے اور وہ قبول کرلے مثلاً گھر کی چابی اسکے سپرد کردے، تو بھی معاملہ صحیح ہے۔

کرایہ پر دی جانے والی چیزوں کے شرائط

● جس چیز کو کرایہ پر دے رہا ہے اسکی تعیین کرنا ضروری ہے، چنانچہ اگر یہ کہے کہ اس گھر کے کسی ایک کمرہ کو کرایہ پر دیا تو معاملہ صحیح نہیں ہے۔

● کرایہ دار کرایہ پر جس چیز کو لے رہا ہے باقاعدہ دیکھ لے یا اسکے سامنے اس چیز کی ایسی شناخت کرائی جائے کہ کسی قسم کا کوئی شبہہ باقی نہ رہے۔

● ان چیزوں کو کرایہ پر دینا صحیح نہیں ہے جن کے استعمال سے اصل چیز ہی ختم ہوجائے مثلاً کھانے پینے کی چیزیں یا صابن تیل وغیرہ۔

اجارہ

شرائط:

ا۔اجارہ کی مدت معین ہو مثلاً ایک مہینہ، یا ایک سال۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔اگر مالک نے کوئی چیز کرایہ دار کے حوالہ کردی ہے تو خواہ وہ اسے اپنے قبضہ میں لے یا نہ لے، اسے استعمال کرے یا نہ کرے، کرایہ دینا ضروری ہوگا۔

۳۔اگر کسی شخص کو کسی کام کے لئے بلایا جائے مثلاً اینٹ، بالو وغیرہ ڈھونے یا مسالہ بنانے کے لئے مزدور لگایا جائے یا وہ وقت پر آ بھی جائے تو چاہے اسکے حوالہ کوئی کام کیا جائے یا نہ کیا جائے اسکی مزدوری دینا ضروری ہے۔

۴۔اگر کاریگر کو کوئی چیز مرمت کے لئے دی جائے اور وہ اسے خراب کردے تو وہ اس کا ذمہ دار ہے۔

۵۔اگر دوکان یا گھر وغیرہ اس شرط کے ساتھ کرایہ پر لیا گیا ہو کہ فقط کرایہ دار اسے استعمال کرسکتا ہے تو ایسی صورت میں کرایہ دار اس کو کسی اور کو کرایہ پر نہیں دے سکتا۔

قرض

قرض دینا مستحب ہے اور قرآن وحدیث میں اسکی بہت تاکید کی گئی ہے چنانچہ قرض دینے والا روز قیامت بہت زیادہ اجر وثواب کا حقدار قرار دیا جائے گا۔

قرض کے اقسام

۱۔معین مدت والا قرض: یعنی قرض دیتے وقت واپسی کی تاریخ طے کردی جائے یہ طے کرلیا جائے۔

۲۔غیر معینہ مدت کے لیے: یعنی جس قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی مدت طے نہ کی جائے۔

قرض کے احکام

۱۔اگر قرض کی کوئی مدت معین ہو تو قرض دینے والا مدت تمام ہونے سے پہلے مطالبہ کا حق نہیں رکھتا ہے۔

۲۔اگر قرض کی کوئی مدت معین نہ ہو تو قرض دینے والا کسی بھی وقت مطالبہ کا حق رکھتا ہے۔

۳۔اگر قرض دینے والا (اپنے وقت پر) مطالبہ کرے اور قرض دار کے لئے ادا کرنا ممکن بھی ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً ادا کرے ورنہ بلاوجہ تاخیر کرنے کی صورت میں گنہگار رہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔اگرقرض دیتے وقت یہ شرط کرے کہ اسے کچھ اضافہ کے ساتھ واپس لے گا تو یہ سود اورحرام ہے مثلاً ایک ہزارروپۓ دے کرسال بھر کے بعد بارہ سوروپۓ واپس لے۔

امانت

اگرکوئی شخص اپنی کسی چیزکوکسی شخص کے پاس بطورامانت رکھےاوروہ قبول بھی کرلےتو اسے چاہئے کہ امانت کےاحکام پرعمل کرے۔

امانت کےاحکام

۱۔جوشخص امانت کی حفاظت کرنے سے عاجز ہے بنابراحتیاط اس پرواجب ہے کہ امانت قبول نہ کرے۔(۱)
۲۔امانت دینے والاکسی بھی وقت اپنی چیز کو واپس لے سکتا ہے اسی طرح امانت کی حفاظت کرنے والاجس وقت چاہےاس چیزکوصاحب مال کے سپردکرسکتا ہے۔
۳۔جس شخص نے امانت قبول کی ہےاور اسکے پاس اسکی حفاظت کے لئے کوئی مناسب جگہ نہیں ہےتو اسے چاہئے کہ اس کاانتظام کرے مثلاًاگر پیسے ہیں اورگھر میں انکی حفاظت نہیں ہوسکتی توانہیں بینک میں رکھے۔
۴۔امانت داراس طریقہ سےاس چیزکی حفاظت کرے کہ ذرہ برابرخیانت کاشبہہ پیدانہ ہو۔اوردیکھنےوالا یہ نہ کہہ سکے کہ اسکی حفاظت میں کوتاہی ہوئی ہے۔
۵۔اگرامانت ضائع ہوجائے:

الف : اگرامانت دارکی کوتاہی کی بناپرایسا ہوا ہےتو اسے چاہئے کہ صاحب مال کو اس کامعاوضہ دے۔

ب : اگراس نے کوتاہی نہیں کی بلکہ کسی ناگہانی سبب کی بناپرایسا ہواجواسکےاختیار میں نہیں تھا۔مثلاً سیلاب آگیا یاچھت وغیرہ گرگئی تو ایسی صورت میں امین ضامن نہیں ہے۔

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: ورنہ قبول کرنے کی صورت میں اگرمال ضائع ہوگیا توامانتدارضامن ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔کرایہ پر دیا جانے والا مال معین ہو کرایہ دار اس کو دیکھے یا با قاعدہ اسکے خصوصیات کو جان لے۔
۲۔ایسی اشیاء کو کرایہ پر دینا صحیح نہیں ہے جو استعمال کرنے سے ختم ہو جائیں مثلاً کھانے پینے کی چیزیں۔
۳۔کرایہ میں مدت معین کرنا ضروری ہے۔
۴۔اگر صاحبِ مال اپنی چیز کرایہ دار کے حوالہ کر دے تو چاہے وہ اس سے استفادہ کرے یا نہ کرے کرایہ دینا ضروری ہے۔
۵۔اگر اجارہ میں یہ شرط ہوئی ہو کہ صرف کرایہ دار ہی اس چیز کو استعمال کر سکتا ہے تو وہ اسے کسی دوسرے شخص کو بطور کرایہ نہیں دے سکتا۔
۶۔جس شخص نے ایک معین مدت کے لئے قرض دیا ہو وہ اس مدت کے تمام ہونے سے پہلے تقاضا نہیں کر سکتا۔
۷۔اگر قرض کی مدت معین نہیں ہے تو قرض دینے والا کسی بھی وقت اس کا تقاضا کر سکتا ہے۔
۸۔جس شخص نے قرض دیا ہے اگر وہ مطالبہ کر رہا ہو اور مقروض ادا کرنے پر قادر بھی ہو تو تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔
۹۔سود حرام ہے خواہ قرض میں ہی کیوں نہ ہو۔
۱۰۔جو شخص امانت کی حفاظت نہیں کر سکتا تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چاہئے کہ کوئی امانت قبول نہ کرے۔
۱۱۔صاحب مال جس وقت چاہے امانتدار سے اپنے مال کو واپس لے سکتا ہے۔
۱۲۔اگر امین امانتداری میں لا پرواہی سے کام لے اور مال ضائع ہو جائے یا اسے کوئی نقصان پہونچے تو وہ اس کا ضامن ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔کن چیزوں کو کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور کن چیزوں کو نہیں دیا جاسکتا۔ ہر ایک کی پانچ مثالیں دیجئے؟

۲۔اگر ایک ٹھیکیدار نے چند مزدوروں کو اپنے ساتھ کام پر لگانے کے لئے طے کیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مثلاً وہاں پانی نہیں ہے تو کیا وہ مزدوروں کو مزدوری دیے بغیر واپس کر سکتا ہے؟

۳۔قرض کی کتنی قسمیں ہیں وضاحت کرتے ہوئے ہر ایک کی مثال دیجئے؟

۴۔قرض میں سود کا کیا مطلب ہے؟

۵۔اگر امانت پر رکھا ہوا مال چوری ہو جائے تو امین کی ذمہ داری کیا ہے؟

۶۔قرض اور امانت کا فرق بیان کیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چالیسواں سبق

عاریت، صدقہ، وہ چیزیں جو پڑی ہوئی ملیں

عاریت

۱۔یعنی انسان اپنی کوئی چیز کرایہ کے بغیر کسی کو استعمال کے لئے دے مثلاً اپنی سائیکل کہیں جانے کے لئے کسی کو دے دے۔

۲۔جس شخص نے عاریۃً کوئی چیز لی ہے اسکو اس چیز کی حفاظت کرنا چاہیئے۔

۳۔عاریۃً لی ہوئی چیز اگر ضائع ہو جائے یا اسمیں نقص پیدا ہو جائے:

الف : اگر اسکی حفاظت میں کوتاہی یا استعمال میں لاپرواہی سے کام نہیں لیا گیا ہے تو لینے والا ضامن نہیں ہے۔

ب : مال میں لاپرواہی کی صورت میں ورنہ کوتاہی کرنے کی صورت میں استعمال کرنے والا ہر خسارہ کا ذمہ دار ہوگا۔

۴۔اگر ابتداء ہی میں یہ شرط کر لی جائے کہ اسمیں جو کمی بھی ہوگی عاریت لینے والا اسکا ذمہ دار ہے تو اسکو خسارہ پورا کرنا ہوگا۔

صدقہ

صدقہ بھی ان مستحب اعمال میں سے ہے جنکے سلسلے میں آیات قرآن وروایات معصومین علیہم السلام میں کافی تاکید کی گئی ہے اور اس کا بیحد ثواب بیان کیا گیا ہے حتیٰ کہ روایات میں یہاں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تک کہا گیا ہے کہ صدقہ دنیا میں بلاؤں کو دور کرتا ہے اور نا گہانی موت سے نجات دلاتا ہے اور آخرت میں گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور حساب کو آسان کر دیتا ہے۔

اس موضوع کی اہمیت کے تحت یہاں اس کے چند احکام کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

صدقہ کے احکام

۱۔صدقہ، قصد قربت اور خلوص نیت کے ساتھ صرف رضائے خدا کے لئے دینا چاہئے اور ہر قسم کی ریا کاری اور خود نمائی سے بچنا چاہئے۔

۲۔صدقہ واپس لینا جائز نہیں ہے۔

۳۔عام طور پر جسے کہا جاتا ہے وہ صدقہ سید کو دیا جا سکتا ہے، جو صدقہ سادات پر حرام ہے اس سے مراد غیر سید کی زکوۃ ہے۔

۴۔ایسے کافر کو صدقہ دیا جا سکتا ہے جو مسلمانوں سے برسر پیکار نہ ہو اور انبیاء وائمہ علیہم السلام کو برا بھلا نہ کہتا ہو۔

۵۔صدقہ چھپا کر دینا بہتر ہے۔مگر یہ کہ دوسروں کو ترغیب دلانا مقصود ہو، لیکن زکوۃ کھلم کھلا دینا چاہئے۔

۶۔بھیک مانگنا اور بھیک مانگنے والے کو کچھ نہ دینا۔دونوں ہی مکروہ ہیں۔

گمشدہ چیزیں

۱۔پڑی ہوئی چیز کو اٹھانا مکروہ ہے۔

۲۔پڑی ہوئی چیز کو نہ اٹھائے تو اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

۳۔اٹھا لینے کی صورت میں اسکے کچھ احکام ہیں جنکی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے:

الف: اگر اس پر کوئی ایسی علامت نہ ہو جس سے اسکے مالک کا پتہ چل سکے تو ایسی صورت میں اسے بنا بر احتیاط واجب اسکے مالک کی جانب سے بطور صدقہ دے دیا جائے گا۔(۱)

ب: اگر علامت موجود ہو:

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: اگر ملی ہوئی چیز جانور نہ ہو اور اس پر کوئی مالک کی کوئی پہچان نہ ہو تو اسکی قیمت چاہے جو ہو اسے اٹھا کر اپنی ملکیت بنایا جا سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ مالک کی طرف سے صدقہ دے دے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔اور اسکی قیمت ۶ ۱۲/۱ چنے تقریباً ۱۳:۱۳ گرام سکہ دار چاندی سے کم ہو:
● مالک کا پتہ معلوم ہو تو اسے دے دے.
● اگر مالک معلوم نہ ہو تو اسے خود لے سکتا ہے.(۱)
۲۔ اگر اسکی قیمت ۶ ۱۲/۱ چنے تقریباً ۱۳:۱۳ گرام سکے دار چاندی کے برابر ہو تو سال بھر تک اس کا اعلان کیا جائے، چنانچہ اگر مالک کا پتہ چل گیا تو اسے دے دیا جائے گا۔ ورنہ اسے اختیار ہے کہ:
● اپنی ملکیت بنالے۔
● اس نیت کے ساتھ اسے محفوظ رکھے کہ جب بھی مالک کا پتہ چل جائے گا اسے دیدے گا۔
● احتیاط مستحب یہ ہے کہ مالک کی جانب سے اسے صدقہ دیدے۔(۲)
۴۔اعلان کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہفتہ تک روزانہ ایک مرتبہ اعلان کرے پھر سال بھر تک ہر ہفتہ ایک مرتبہ مجمع عام میں جیسے بازار، نماز جماعت وغیرہ میں اعلان کرتا رہے۔
۵۔احتیاط واجب کی بنا پر چیز ملتے ہی فوراً اعلان کرے تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔
۶۔ اگر اسے یقین ہو کہ اعلان کرنا بے سود ہے یا مالک کے ملنے کی کوئی امید باقی نہ رہے تو اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔
۷۔اگر نابالغ بچہ کو کوئی چیز ملے تو اسکے سرپرست (باپ یا دادا) کو چاہئے کہ اسکا اعلان کرے۔

گمشدہ جوتوں کا حکم

اگر کسی کے جوتے یا چپل کوئی اٹھالے جائے اور اسی جگہ پر دوسرے جوتے یا چپل موجود ہوں تو اس سلسلے میں چند مسائل ہیں۔
۱۔اگر اسے معلوم ہے کہ یہ چپل اسی شخص کے ہیں جس نے اسکے چپل اٹھائے تھے اور ساتھ میں اسکے ملنے کی بھی کوئی امید نہیں ہے یا اس کے تلاش کرنے میں کافی دقت کا سامنا ہے تو ایسی صورت میں وہ انہیں چپلوں کو لے سکتا ہے،(۳) لیکن اگر وہ اسکے چپلوں سے زیادہ قیمتی ہوں تو حاکم شرع کی اجازت سے زائد قیمت کو اسکی طرف سے صدقہ دیدے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب صاحب مال کی طرف سے صدقہ دے دے بعد میں اگر مالک مل جائے اور صدقہ پر راضی نہ ہو تو اسکے بدلے میں کچھ دینا ہوگا۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: حرم مکہ کے علاوہ کہیں ملی ہو تو ایک سال تک اسکی حفاظت کرے اس دوران اصل چیز کو حفاظت کے ساتھ اسکو استعمال بھی کرسکتا ہے، یا مالک کی طرف سے صدقہ دے دے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ خود اپنی ملکیت نہ بنائے، اگر چیز حرم میں ملی ہو تو بنابر احتیاط واجب فقراء پر صدقہ کردے۔
(۳) آیۃ اللہ سیستانی: بشرطیکہ یہ جانتا ہو کہ جس کی چپل ہے وہ راضی ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔ اگر اسے احتمال ہے کہ یہ چپل اس شخص کے نہیں ہیں جس نے اسکے چپل اٹھائے ہیں چنانچہ اگر انہیں لے لے تو گمشدہ اشیاء کے جو احکام ہیں ان پر عمل کرے گا، البتہ اگر مالک کے ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے تو بہتر ہے کہ اسمیں تصرف نہ کرے بلکہ اسکی جانب سے بطور صدقہ فقیر کو دیدے۔

خلاصہ

۱۔ عاریت پر کوئی چیز لینے والے کی ذمہ داری ہے کہ اسکی بخوبی حفاظت کرے۔
۲۔ اگر عاریت کے مال میں کوتاہی کی وجہ سے کوئی نقصان ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہے۔
۳۔ مستحبی صدقہ سید پر حرام نہیں ہے بلکہ غیر سید کی زکوۃ حرام ہے۔
۴۔ صدقہ کو مخفی طریقہ سے دینا چاہئے مگر یہ کہ دوسروں کو ترغیب دینا مقصود ہو۔
۵۔ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنا کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس کرنا دونوں مکروہ ہیں۔
۶۔ کوئی چیز اگر پڑی ہوئی مل جائے تو اسکو اٹھانا مکروہ ہے۔
۷۔ اگر پڑی ہوئی چیز اٹھالی ہے تو چاہئے کہ اسکو اسکے مالک تک پہونچائے۔
۸۔ اگر کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھالے جو کہ مجہول المالک ہو اور اسکی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو اسے اپنی ملکیت بنا سکتا ہے۔
۹۔ اگر اس چیز کی قیمت ایک درہم سے زیادہ ہو اور اس پر ایسی کوئی علامت ہو جس سے اسکے مالک کے مل جانے کا امکان ہو تو چاہئے کہ سال بھر تک اس چیز کا اعلان کیا جائے۔
۱۰۔ اگر وہ سمجھ رہا ہے کہ اعلان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا صاحب مال کا پتہ چلانا ناممکن ہے تو اعلان ضروری نہیں ہے۔
۱۱۔ اگر نابالغ بچہ کوئی چیز اٹھالایا ہے تو اس کے سرپرست کو چاہئے کہ اس کا اعلان کرے۔
۱۲۔ اگر کسی کے جوتے یا چپل غائب ہو جائیں اور اسکی جگہ پر دوسرے چپل ہوں تو اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جوتے یا چپل اسی شخص کے ہیں جس نے ان کو اٹھایا ہے تو وہ اپنے جوتے یا چپل کی جگہ ان کو استعمال کر سکتا ہے۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔عاریت کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیجئے کہ عاریت اورامانت میں کیا فرق ہے؟
۲۔کس صورت میں عاریت پرکوئی چیز لینے والا اس میں ہونے والے نقصان کا ذمہ دار ہے جبکہ اسنے اسکی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی ہے؟
۳۔صدقہ دیکر واپس لینا کیسا ہے؟
۴۔ایسے غیر مسلم افراد کو صدقہ دینا جو زلزلہ آنے کی وجہ سے بے گھر ہوگئے ہوں کیا حکم رکھتا ہے؟
۵۔اگر ایک مدرسہ میں کوئی کتاب پڑی ہوئی ملے تو اس کا کیا حکم ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اکتالیسوں سبق

کھانے، پینے کے احکام

خداوند عالم نے تمام چیزوں کو انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ چاہے ان چیزوں کا تعلق انسان کی خوراک سے ہو یا لباس یا رہائش سے، یا دوسری ضرورتوں سے لیکن ساتھ ہی انکے جسم وروح کی حفاظت انسانیت کی بقاء اور دوسروں کے حقوق کے پاس ولحاظ کے پیش نظر کچھ قوانین اور حدود معین کیے ہیں جن میں سے کھانے پینے سے متعلق بعض احکام کی جانب اس سبق میں اشارہ کیا جا رہا ہے۔

- کھائی جانے والی چیزیں
  - نباتات
    - میوے
    - سبزیاں
  - حیوانات
    - چوپائے
      - پالتو
      - جنگلی
    - پرندے
    - آبی

کھانے پینے کے احکام

نباتات

تمام قسموں کے پھل اور سبزیاں حلال ہیں سوائے اسکے کہ صحت کے لئے نقصان دہ ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حیوانات

- چوپائے
  - پالتو
    - حلال گوشت
      - بھیڑ بکری
      - گائے، بھینس
      - اونٹ
    - مکروہ
      - گھوڑا
      - گدھا
      - خچر
    - حرام گوشت
      - کتا
      - بلی
      - دوسرے تمام درندے
  - جنگلی
    - حلال گوشت
      - ہرن
      - نیل گائے
      - پہاڑی بکری
      - زیبرا
    - حرام گوشت —— تمام درندے جیسے شیر، بھیڑیا وغیرہ

چند مسائل

۱۔تمام درندے (چیر پھاڑ کر کھانے والے) حرام گوشت ہیں چاہے چھوٹے اور معمولی ہی کیوں نہ ہوں: جیسے لومڑی۔

۲۔خرگوش بھی حرام گوشت جانوروں میں سے ہے۔

۳۔تمام کیڑے مکوڑے اور ہر طرح کے حشرات الارض حرام ہیں۔

پرندے

حلال گوشت

- کبوتر کی تمام قسمیں، فاختہ بھی اس میں شامل ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● چڑیا (گوریا) کی تمام قسمیں بلبل بھی اس میں شامل ہے۔
● مرغیوں کی تمام قسمیں

حرام گوشت

چمگاڈر
مور(۱)
کوّا
وہ تمام پرندے جو پنجوں سے شکار کرتے ہوں یا دبا کر کھاتے ہوں جیسے چیل، شِکرا وغیرہ۔

چند مسائل

۱۔ابابیل اور ہدہد کا گوشت مکروہ ہے۔(۲)
۲۔تمام حلال گوشت پرندوں کے انڈے حلال اور حرام گوشت پرندوں کے انڈے حرام ہیں۔
۳۔ٹڈی بھی پرندوں میں سے ہے اور حلال ہے۔

آبی پرندے اور دوسرے جانور

۱۔آبی جانوروں میں سے صرف سفنے (چھلکے) رکھنے والی مچھلیاں اور بعض آبی پرندے حلال ہیں۔
۲۔جھینگا (جسے دریائی ٹڈی کہتے ہیں) پرندوں میں سے ہے اور حلال ہے۔

چند مسائل

۱۔مٹی کھانا حرام ہے۔
۲۔تربت سیدالشہداء کی خاک اگر کسی مرض سے شفا کے لئے کم مقدار میں کھائی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
۳۔نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: حرام نہیں ہے۔
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: ان کا شکار کرنا اور مارنا مکروہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔وہ چیزیں جنکے کھانے سے موت کا ڈر ہو یا صحت کے لئے بہت مضر ہوں حرام ہیں مثلاً اسکے لئے چکنائی کھانا حرام ہے جسکے لئے اسکا استعمال بہت نقصان دہ ہو۔(۱)

۵۔حلال گوشت چوپایوں کے تخم حرام ہیں۔

۶۔شراب یا ہر وہ چیز جو انسان کو مدہوش کردے حرام ہے۔

۷۔ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اگر اسکی اطلاع میں کسی دوسرے مسلمان کی جان، بھوک یا پیاس کی وجہ سے خطرہ میں ہے تو اسکو آب وغذا فراہم کرے۔

۸۔گوشت کے علاوہ دوسری کھانے پینے کی چیزیں مثلاً سبزیاں، دالیں، پھل اور حلال گوشت جانوروں کا دودھ یا اس سے تیار ہونے والی چیزیں جیسے مکھن، دہی اور پنیر وغیرہ۔ اسی طرح بسکٹ اور ٹافی وغیرہ حلال ہیں چاہے وہ غیر مسلم ممالک میں تیار ہوئی ہوں یا غیر مسلم سے خریدی گئی ہوں۔مگر یہ کہ ان چیزوں کے کافر کے جسم سے تری کے عالم میں لگنے یا کسی اور طریقہ سے ان کی نجاست کا باقاعدہ یقین ہوجائے تو ایسی صورت میں ان کا کھانا حرام ہے۔

حرام چیزوں سے علاج

● جان کا خطرہ ہو۔یعنی اگر کوئی ایسا موقع آجائے کہ سوائے حرام کے کوئی اور چیز نہیں ہے اور اگر نہ کھائے گا تو اس کی جان چلی جائے گی۔

● ایسے مرض کا علاج کرنے کے لئے جو ناقابل برداشت ہو اور اس حرام کے علاوہ کوئی دوسری دوا بھی نہ ہو جس کے ذریعہ علاج ہوسکے۔البتہ اس کی تشخیص ماہر ڈاکٹر کے ذریعہ ہوگی۔

● کسی کو اس طرح مجبور کیا جائے کہ اسے نہ کھانے کی صورت میں اسکی یا کسی ایسے شخص کی جان یا مال یا عزت آبرو کا خطرہ ہو۔نگاہ شریعت میں جسکی حفاظت لازم ہو۔

ان تمام مواقع پر حرام چیز کا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے۔

---

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: مہلک یا کوئی بڑا خطرہ لاحق ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کھانا کھانے کے آداب

● مستحبات

۱۔کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا۔
۲۔بسم اللہ سے کھانا شروع کرنا اور کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہنا۔
۳۔داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا۔
۴۔چھوٹا لقمہ اٹھانا۔
۵۔خوب چبا کر کھانا۔
۶۔کھانے کے بعد ہاتھ دھوکر پونچھنا۔
۷۔پھل کھانے سے پہلے پانی سے دھونا۔
۸۔اگر چند افراد دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو ہر ایک کا اپنے سامنے رکھی ہوئی چیز ہی کھانا۔
۹۔میزبان کا سب سے پہلے کھانے کی شروعات کرنا اور سب سے آخر میں کھانے سے ہاتھ روکنا۔

● مکروہات

۱۔بغیر بھوک کے کھانا۔
۲۔بھر پیٹ کھانا کھانا۔
۳۔کھانا کھاتے وقت دوسروں کا منہ دیکھنا۔
۴۔بہت گرم چیز کھانا۔
۵۔کھانے پینے کی چیز کو پھونک پھونک کر کھانا۔
۶۔چاقو سے روٹی کے ٹکڑے کرنا۔
۷۔روٹی کو برتن کے نیچے رکھنا۔
۸۔پھل پورا کھانے کے بجائے کچھ حصہ پھینک دینا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پانی پینے کے آداب

● مستحبات

۱۔دن میں کھڑے ہوکر پانی پینا۔
۲۔پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ کہنا۔
۳۔تین سانس میں پانی پینا۔
۴۔پانی پینے کے بعد امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب وانصار کو یاد کرنا اور ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجنا۔

● مکروہات

۱۔زیادہ پانی پینا
۲۔مرغّن غذا کے بعد پانی پینا
۳۔بائیں ہاتھ سے پینا
۴۔رات میں کھڑے ہوکر پانی پینا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔ پالتو جانوروں میں: بھیڑ بکری، گائے اور اونٹ حلال ہیں۔گھوڑا، گدھا، خچر مکروہ ہیں۔بلّی، کتا اور بقیہ دوسرے حیوانات حرام گوشت ہیں۔

۲۔ ہرن، گائے اور پہاڑی بکری حلال گوشت ہیں۔

۳۔تمام درندے حرام گوشت ہیں۔

۴۔خرگوش بھی حرام گوشت جانور ہے۔

۵۔تمام کیڑے مکوڑے حرام ہیں۔

۶۔ پرندوں میں: کبوتر اور اس کی تمام قسمیں دوسرے پرندے، چڑیا (گوریا)، مرغیاں یہ سب حلال ہیں۔

۷۔ چمگاڈر، مور، کوّا اور تمام شکاری پرندے حرام ہیں۔

۸۔ دریائی جانور، اسفنے (چھلکے) رکھنے والی مچھلیاں اور بعض پرندے حلال ہیں۔

۹۔جھینگا حلال ہے۔

۱۰۔مٹی کھانا حرام ہے۔

۱۱۔نجس غذا حرام ہے۔

۱۲۔ جو چیز بھی انسان کے لیے زیادہ نقصان دہ ہو وہ حرام ہے۔

۱۳۔ جو مسلمان بھوک یا پیاس سے جاں بلب ہو اسکی جان بچانا دوسرے مسلمان پر واجب ہے۔

۱۴۔کھانے پینے کے جو آداب ہیں ان کا لحاظ تندرستی اور آخرت میں ثواب کا باعث ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔ چوپایوں کی کون سی قسم حرام گوشت ہے؟
۲۔ خرگوش حرام ہے یا حلال؟
۳۔ ان حیوانات میں کون حلال گوشت ہیں اور کون حرام گوشت ہیں:
کوّا، گدھا، سانپ، چیونٹی، گائے، بلّی، چوہا، بھینس۔
۴۔ کبوتر، کوّے اور چھوٹی چڑیوں کے انڈے نیز بکرے کے تخم کا کیا حکم ہے؟
۵۔ بیڑی سگریٹ اور حقہ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟
۶۔ کھانے پینے سے متعلق پانچ مستحبات اور پانچ مکروہات بیان کیجئے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیالیسواں سبق

نظراور شادی کے احکام

بینائی خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ہے چنانچہ انسان کو چاہئے کہ اس عظیم نعمت کا استعمال صرف خدا کی خوشنودی اپنی اور دوسرے انسانوں کی ترقی وکمال کے لئے کرے۔اگر چہ فطرت کے نظاروں اورانکے حسن و جمال کے دیکھنے پرکوئی پابندی نہیں ہے بشرطیکہ دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی نہ ہو۔لیکن دوسروں کی نگاہوں سے اپنی حفاظت اور نامحرموں سے اپنی نظر کی حفاظت کے سلسلہ میں اللہ کے بتائے ہوئے مخصوص احکام ہیں جنکا مقصد انسانی زندگی کو بے راہ روی سے بچانا اورعصمت انسانی کی حفاظت کرنا،ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

محرم اور نامحرم

محرم اسے کہتے ہیں جس سے نکاح حرام ہےاور دیکھنے کے سلسلہ میں وہ قیود جونامحرم کے لئے ہیں،اس کے لیےنہیں ہیں۔

● **محرم عورتیں:**

۱۔ماں،دادی،نانی
۲۔بیٹی،پوتی،نواسی
۳۔بہن
۴۔بھانجی
۵۔بھتیجی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۔ پھوپھی، والدین کی پھوپھی
۷۔ خالہ، والدین کی خالہ
وہ عورتیں جو شادی کی وجہ سے محرم ہو جاتی ہیں۔
۱۔ ساس اور انکی ماں، دادی اور نانی.
۲۔ بیوی کی بیٹی خواہ وہ خود اسکی بیٹی نہ ہو.
۳۔ سوتیلی ماں
۴۔ بہو

جن عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ تمام عورتیں نامحرم ہیں یہاں تک کہ بھاوج اور سالی بھی نامحرم ہیں اگرچہ معاشرہ نے ان دونوں کو محرم کا درجہ دے دیا ہے۔

سالی سے شادی اس وقت تک حرام ہے جب تک اسکی بہن اس شخص کی زوجیت میں باقی ہے مگر یہ کہ شوہر بیوی کو طلاق دیدے یا وہ مرجائے تو اسکی بہن سے شادی کرسکتا ہے۔

- محرم مرد

۱۔ باپ اور دادا، نانا، پردادا، پرنانا
۲۔ بیٹا اور پوتا نواسہ
۳۔ بھائی
۴۔ بھتیجہ
۵۔ بھانجہ
۶۔ چچا اور ماں باپ کا چچا
۷۔ ماموں اور ماں باپ کا ماموں.

- وہ مرد جو شادی کی وجہ سے محرم ہو جاتے ہیں:

۱۔ شوہر
۲۔ شوہر کے باپ دادا
۳۔ شوہر کا بیٹا، پوتا، نواسہ خواہ دوسری بیوی سے ہو۔
۴۔ سوتیلا باپ بشرطیکہ ان میں جنسی تعلقات قائم ہوئے ہوں۔

جن مردوں کا ذکر کیا گیا ان کے علاوہ سبھی مرد نامحرم ہیں یہاں تک کہ بہنوئی، جیٹھ اور دیور، پھوپھا اور خالو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نوٹ:

اگر کوئی عورت کسی بچہ کو دودھ پلائے (ان شرائط کے ساتھ جن کی تفصیل توضیح المسائل مسئلہ نمبر۲۴۶۴ میں بیان کی گئی ہے) تو وہ بچہ بھی اس کی اولاد کے مثل اس کا محرم ہو جائے گا۔

احکام نظر

۱۔شوہر اور زوجہ ایک دوسرے کے پورے بدن کو دیکھ سکتے ہیں خواہ لذت کی غرض سے ہی ہو۔

۲۔شوہر اور زوجہ کے علاوہ کسی بھی شخص کا دوسرے انسان کو لذت کی نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔خواہ وہ دونوں ہم جنس ہوں جیسے ایک مرد دوسرے مرد کو دیکھے یا جنس میں اختلاف ہو جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دیکھے۔وہ آپس میں محرم ہوں یا نامحرم۔

۳۔لذت کے بغیر عورت کو دیکھنے کے کچھ خاص احکام ہیں جنکی طرف اشارہ کیا جارہا ہے:

مرد کا عورت کو دیکھنا
- ۱۔محرم
  - ۱۔شرم گاہ ——— حرام
  - ۲۔شرم گاہ کے علاوہ ——— جائز
- ۲۔نامحرم
  - ۱۔چہرہ اور گٹوں تک دونوں ہاتھ ——— جائز ہے۔(۱)
  - ۲۔بقیہ پورا جسم ——— حرام ہے۔

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بغیر شہوت کے بھی بنا بر احتیاط مستحب نہ دیکھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شادی

جو شخص شادی نہ ہونے کی وجہ سے فعل حرام کا مرتکب ہو رہا ہو اس پر شادی کرنا واجب ہے۔

اچھی بیوی

ایک مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی شریک حیات کے انتخاب میں صرف ظاہری شکل و صورت اور مال کو معیار قرار نہ دے بلکہ اس کے صفات کو مدنظر رکھے۔ آیئے دیکھیں کہ پیغمبر اسلامؐ کی نگاہ میں ایک بہترین زوجہ کو کن صفات کا حامل ہونا چاہئے:

- محبت کرنے والی ہو.
- باعفت اور پاکدامن ہو.
- اپنے خاندان میں باعزت ہو.
- اپنے شوہر کے سامنے متواضع ہو.
- اسکی زینت و آرایش صرف اپنے شوہر کے لئے ہو.
- اپنے شوہر کی مطیع و فرمانبردار ہو.

خراب بیوی

پیغمبر اسلامؐ کی نظر میں ایک خراب بیوی کے صفات مندرجہ ذیل ہیں:

- اپنے خاندان میں اسکی کوئی عزت نہ ہو۔
- حاسد اور کینہ پرور ہو۔
- تقویٰ اور پرہیز گاری سے دور ہو۔
- اغیار کے لیے زینت کرنے والی ہو۔
- شوہر کی نافرمان ہو۔

عقد نکاح

۱۔عقد نکاح میں لڑکے اور لڑکی کی رضامندی اور ایک دوسرے کو پسند کر لینا یا رشتہ طے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوجانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ کچھ مخصوص صیغوں کو پڑھنا بھی ضروری ہے کہ جسکے بغیر دونوں ایک دوسرے کے محرم نہیں ہوتے یادرہے کہ صرف منگنی ہوجانے یا تاریخ طے ہوجانے سے لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے محرم نہیں ہوجاتے اوران میں اوردوسرے نامحرم افراد میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

۲۔اگر صیغہ نکاح میں ایک حرف کی غلطی ہوجائے جس سے معنی بدل جائیں تو عقد باطل ہوگا۔

خلاصہ

۱۔یہ عورتیں خون کے رشتہ کی وجہ سے محرم ہیں:
ماں،دادی،نانی،بیٹی،پوتی،نواسی،بہن،بھانجی،بھتیجی،خالہ،پھوپھی۔
۲۔یہ عورتیں رشتۂ ازدواج کی وجہ سے محرم ہوجاتی ہیں:
بیوی،ساس،بیوی کی بیٹی،سوتیلی ماں،بہو۔
۳۔سالی نامحرم ہے اگرچہ جب تک اسکی بہن زوجیت میں باقی ہے اس سے شادی حرام ہے۔
۴۔شوہراور بیوی کے علاوہ کسی بھی شخص کا دوسرے کے بدن کولذت کے لئے دیکھنا حرام ہے۔
۵۔شرمگاہ کے علاوہ محرم عورتوں کا جسم بغیر لذت کے دیکھنا جائز ہے۔
۶۔نامحرم عورتوں کے چہرہ اور گٹوں تک ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے جبکہ لذت کی نیت نہ ہو۔
۷۔اگرانسان شادی نہ ہونے کی وجہ سے گنہ گار ہورہا ہے تو اس پر شادی کرنا واجب ہے۔
۸۔جب تک صیغۂ عقد نہ پڑھا جائے نامحرم مردوعورت منگنی وغیرہ سے ایک دوسرے کے محرم نہیں ہوتے۔
۹۔نکاح میں صیغۂ عقد کا پڑھنا ضروری ہے طرفین کی رضامندی کافی نہیں ہے۔

سوالات

۱۔نکاح کی وجہ سے کون کون سے لوگ ایک دوسرے کے لئے محرم ہوجاتے ہیں؟
۲۔کس قسم کی عورتیں محرم ہیں؟ کس کس قسم کی عورتیں طبقے کے لئے محرم ہیں؟
۳۔پھوپی اور خالہ کے بالوں کو دیکھنا کیسا ہے؟
۴۔چچی اور ممانی کے جسم کو دیکھنا کیسا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیتالیسواں سبق

مسجد، قرآن اور سلام کے احکام

مسجد کے احکام

چند امور مسجد کے سلسلہ میں حرام ہیں:

● بنا براحتیاط واجب مسجد کو سونے سے مزین کرنا یا اس میں جاندار چیزوں کی تصویریں بنانا۔(۱)
● مسجد کو فروخت کرنا خواہ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہو.
● نجس کرنا اگر نجس ہو جائے تو فوراً پاک کرنا واجب ہے.
● مسجد کی خاک اور ریت وغیرہ لے جانا۔

مسجد کے سلسلے میں چند امور مستحب ہیں:

● سب سے پہلے آنا اور سب سے آخر میں جانا.
● روشنی کرنا.
● صفائی کرنا.
● داخل ہوتے وقت پہلے داہنا پیر اندر رکھنا.
● نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھنا.
● مسجد میں آنے کے بعد تحیّت مسجد کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرنا.

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنا براحتیاط واجب مسجد کو سونے سے مزین نہ کیا جائے اور بنا براحتیاط مستحب جانداروں کی تصویریں نہ بنائی جائیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے پہن کر جانا اور خوشبو لگانا.

چند چیزیں مسجد کے سلسلہ میں مکروہ ہیں:

● مسجد کی چھت سے اونچے مینار بنانا.
● نماز پڑھے بغیر مسجد کو راستہ بنا کر گذرنا.
● مسجد میں تھوکنا ناک چھنکنا
● مسجد میں سونا مگر یہ کہ مجبوری ہو.
● اذان کے علاوہ مسجد میں کسی اور کام کے لئے آواز بلند کرنا یا چیخنا پکارنا.
● خرید وفروخت کرنا.
● دنیاوی امور سے متعلق گفتگو کرنا.
● لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں جانا اگر لوگوں کو اسکی بو سے اذیت ہو.

قرآن کے احکام

۱۔قرآن مجید کو ہمیشہ پاک وصاف رکھنا چاہئے اور اسکی تحریر واوراق کا نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہوجائے تو فوراً پاک کرنا واجب ہے۔

۲۔اگر قرآن کی جلد نجس ہوجائے جس سے قرآن کی بے حرمتی ہورہی ہو تو اس کا بھی پاک کرنا واجب ہے۔

تحریر قرآن کا چھونا

۱۔بغیر طہارت (وضو،غسل،تیمّم) قرآن کی تحریر کو مس کرنا حرام ہے۔

ذیل کی تمام صورتیں بغیر وضو قرآن کی تحریر کو مس کرنے کے حکم میں شامل ہیں:

● قرآن کی تحریریں آیات وکلمات یہاں تک کہ اسکے حروف اورحرکات بھی شامل ہیں۔
● جس چیز پر قرآن لکھا ہوا ہے اسکے درمیان کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ کاغذ ہو یا زمین، دیوار ہو یا کپڑا۔
● اسی طریقہ سے اسمیں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ تحریر قلم سے لکھی ہوئی ہے یا چھپی ہے یا کسی پتھر وغیرہ پر کندہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

● یہ بھی شرط نہیں ہے کہ وہ تحریر قرآن ہی میں موجود ہو بلکہ اگر قرآن کی کوئی آیت یا کوئی لفظ بھی کسی دوسری جگہ لکھا ہوا ہے تو اس کا مس کرنا بھی بغیر وضو کے حرام ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں قرآن کو مس کرنا حرام نہیں ہے:

● شیشہ یا پلاسٹک (لیمینیشن) کے اوپر سے چھونا۔
● ورق، جلد یا تحریر کے اطراف کو مس کرنا (اگرچہ مکروہ ہے)
● قرآن کا ترجمہ، خواہ کسی زبان میں ہو البتہ اگر خدا کا نام ہے تو کسی بھی زبان میں ہو بغیر وضو مس کرنا حرام ہے جیسے لفظ خدا۔(۱)

۳۔ وہ الفاظ جو قرآن اور غیر قرآن کے درمیان مشترک ہیں جیسے "مومن"، "الذین" وغیرہ تو اگر لکھنے والے نے قرآن کے قصد سے لکھا ہے تو بغیر وضو مس کرنا حرام ہے ورنہ نہیں۔
۴۔ مجنب کو سجدوں والے سورے نہیں پڑھنا چاہئے (اسکی تفصیل دسویں سبق میں گزر چکی ہے)

مجنب پر قرآن سے متعلق بعض امور مکروہ ہیں:

● سات آیتوں سے زیادہ کی تلاوت کرنا۔
● جسم کا کوئی حصہ قرآن کی جلد، حاشیہ اور سطروں کے درمیان کی جگہ سے مس کرنا۔
● قرآن کو اپنے ساتھ رکھنا۔

ان تمام کاموں کے لئے یعنی قرآن پڑھنے، لکھنے اور حاشیہ کو مس کرنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔

سلام کے احکام

۱۔ سلام کرنا مستحب ہے لیکن اس کا جواب دینا واجب ہے۔
۲۔ جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اسکو سلام کرنا مکروہ ہے۔
۳۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے کو سلام کرے تو اس کا جواب واجب ہے لیکن جواب اس طرح دے کہ لفظ سلام پہلے آئے مثلاً: "**سلام علیکم**" یا "**السلام علیکم**" ہی کہے۔(۲)

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط واجب
(۲) آیۃ اللہ سیستانی: بنابر احتیاط مستحب جواب سلام کو سلام کی طرح ہونا چاہیے مثلاً سلام علیکم کا جواب سلام علیکم یا السلام علیک کا جواب السلام علیک اس میں اضافہ نہیں ہو سکتا مثلاً سلام علیکم کے بعد ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔ بنابر احتیاط واجب لفظ علیکم یا علیک کو جواب میں پہلے نہ کہے مثلاً علیکم السلام نہ کہے۔ بنابر احتیاط مستحب جواب سلام میں من وعن وہی الفاظ ہوں جو سلام کرنے والے نے استعمال کئے ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔نماز پڑھنے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو سلام کرے۔
۵۔سلام کا جواب فوراً واجب ہے اور اگر عمداً تاخیر کرے تو گنہگار ہے۔
۶۔اگر دو افراد ایک ہی وقت میں ایک دوسرے کو سلام کریں تو ہر ایک پر دوسرے کا جواب واجب ہے۔
۷۔کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر وہ خود کسی مسلمان کو سلام کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جواب میں صرف ''علیک'' کہے یا صرف ''سلام'' کہہ دے۔

سلام کے آداب

۱۔مستحب ہے کہ:

- جو سواری پر ہو وہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
- جو کھڑا ہے وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
- چھوٹے گروپ بڑے گروپ کو سلام کریں۔
- عمر میں چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۲۔مستحب ہے کہ حالت نماز کے علاوہ سلام کے جواب کو اس سے بہتر طریقہ سے دے مثلاً اگر کوئی کہے ''سلام علیکم'' تو جواب ''علیکم السلام و رحمة الله'' ہو۔
۳۔مرد کا عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے۔خصوصاً جوان عورت کو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔مسجد کوفروخت کرنا یا اسکوسونے سے آراستہ کرنا حرام ہے۔
۲۔مسجد کونجس کرنا حرام ہےاور نجس ہونے کی صورت میں اسکی طہارت فوراًواجب ہے۔
۳۔مسجد کی مٹی یا ریت وغیرہ اٹھا کر لے جانا جائز نہیں مگر یہ کہ وہ فاضل ہو۔
۴۔قرآن مجید کے ورق اور تحریر کونجس کرنا حرام ہے اور نجس ہونے کی صورت میں پاک کرنا واجب ہے۔
۵۔بغیر وضو اپنے بدن کو براہ راست قرآن کی تحریر سے مس کرنا حرام ہے۔
۶۔قرآن کی تحریر

- خود قرآن میں ہو یا کسی دوسری جگہ
- آیت ہو،کوئی جملہ ہو یا ایک حرف ہو
- کاغذ پر لکھی ہو یا کسی دوسری چیز پر
- قلم سے لکھی ہوئی ہو یا کسی اور چیز سے

ان سب کا ایک ہی حکم ہے
۷۔قرآن کو کسی شیشہ یا پلاسٹک کے اوپر سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
۸۔قرآن کے ترجمہ کومس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے لفظ ''اللہ'' کے ترجمہ کے
۹۔سلام کرنا مستحب ہے لیکن اس کا جواب دینا واجب ہے۔
۱۰۔حالت نماز اور سلام:

- نمازی کی حالت میں دوسروں کو سلام کرنا صحیح نہیں ہے۔
- لیکن اگر کسی نے نمازی کو سلام کیا تو اس پر جواب واجب ہے لیکن جواب میں لفظ ''علیک'' کو مقدم نہ کرے۔
- نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۱۱۔سلام کرنے والے کا جواب فوراً دینا چاہئے۔
۱۲۔کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوالات

۱۔مسجد کی سجدہ گاہ نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر لے جانا کیسا ہے؟
۲۔مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کے سلسلے میں کیا واجب ہے، کیا مستحب ہے اور کیا مکروہ؟
۳۔مسجد میں سونے اور وہاں سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟
۴۔آیات قرآن کو اپنے جسم پر کندہ کروانا کیسا ہے؟
۵۔قبر کے پتھر پر اگر کوئی آیت قرآن لکھی ہو تو کیا بغیر وضو اسے مس کر سکتے ہیں؟
۶۔قرآن کے سلسلے میں کون سے امور حرام ہیں؟
۷۔حالت نماز میں سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟
۸۔حالت نماز میں سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن کیا جواب دینا واجب ہے آپ کی نظر میں اس کا جواب کیا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چوالیسواں سبق

غصب، قسم، جھوٹ، غیبت

غصب:

غصب یہ ہے کہ انسان زبردستی اور ناحق کسی کے اموال یا حقوق پر مسلط ہو جائے۔ غصب گناہان کبیرہ میں سے ہے اور غاصب روز قیامت سخت ترین عذاب کا مزہ چکھے گا۔

غصب کی قسمیں

- اموال سے متعلق
  - ذاتی: کسی کا لباس، قلم وغیرہ کاپی لے لینا یا دوسروں کے گھروں کے شیشے توڑ دینا۔
  - عمومی: اسکول یا مدرسہ کے رسائل غائب کر دینا یا اسٹریٹ لائٹ کے بلب توڑ دینا یا خمس وزکوٰۃ نہ دینا۔
- انسانی حقوق سے متعلق
  - ذاتی: مسجد میں پہلے سے کسی شخص کی لی ہوئی جگہ پر نماز پڑھنا۔
  - عمومی: لوگوں کو کسی مسجد میں جانے سے روکنا یا ایک عام راستہ یا پل سے لوگوں کو گزرنے سے روکنا۔ یا راستہ بند کرنا۔

غصب کے احکام

۱۔ غصب کی کوئی بھی قسم ہو وہ حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔

۲۔ غصب کرنے والے نے غصب کرکے فعل حرام کیا ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ چیز صاحبِ مال کو واپس کردے اور بالفرض اگر وہ چیز تلف ہوگئی ہے تو اس کا معاوضہ دینا ضروری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔غاصب نے جس چیز کو غصب کیا ہے اگر وہ اسے خراب کر دے تو اسکے صحیح کرنے کی جو قیمت ہوتی ہے اسکے ساتھ اس چیز کو واپس کرے۔
۴۔اگر غصب کی ہوئی چیز میں کوئی ایسی تبدیلی کر دے کہ وہ پہلے سے بہتر ہو جائے مثلاً سائیکل کی مرمت کرادے تو ایسی صورت میں اگر صاحب مال اس کو اسی حالت میں طلب کرے تو غاصب کو چاہئے کہ اسے ویسے ہی واپس کرے، اسے نہ اپنی زحمت کی اجرت لینے کا حق ہے اور نہ اسے اسکی سابقہ حالت پر پلٹانے کا۔

قسم

۱۔اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لئے خداوند عالم کے کسی نام مثلاً ''خدا''، ''اللہ'' کے ساتھ قسم کھائے۔ مثلاً قسم کھائے کہ روزہ رکھے گا یا سگریٹ نہیں پیئے گا تو واجب ہے کہ اس پر عمل کرے۔
۲۔جس کام کی قسم کھائی ہے اگر عمداً اسکی مخالفت کرے تو اس پر کفارہ دینا واجب ہے، اور اسکے کفارے تین طرح کے ہیں:
- ایک غلام آزاد کرنا.
- دس فقیروں کو کھانا کھلانا.
- یا دس فقیروں کو لباس دینا.
- اور اگر ان میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھے۔(۱)

۳۔ سچی قسم کھانا مکروہ ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

جھوٹ

۱۔جھوٹ بولنا بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔
۲۔اگر کوئی بہت اہم مسئلہ درپیش ہو اور اس کا حل جھوٹی قسم کھانا ہو مثلاً کسی مومن کی جان بچانا ہو یا کسی گھر میں کشیدگی کا سدّ باب مقصود ہو تو ایسے موقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔

....

(۱) آیۃ اللہ سیستانی: مسلسل تین دن روزہ رکھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

غیبت

غیبت کا مفہوم

اگر کسی شخص میں کوئی نقص یا برائی پائی جاتی ہو یا اس نے کوئی ایسا نامناسب کام کیا ہو جس کا اظہار وہ نہ چاہتا ہو اور لوگ اس سے بے خبر ہوں تو اسکے پیٹھ پیچھے ان کا بیان کرنا غیبت ہے۔

غیبت کے احکام

۱۔غیبت کرنا اور سننا دونوں ہی حرام ہیں۔
۲۔اگر کسی شخص نے کسی کی غیبت کی ہے تو توبہ کرے اور جسکی غیبت کی ہے اس سے بتانا ضروری نہیں ہے۔
۳۔اگر ایک شخص بے نمازی ہے لیکن اس گناہ کو لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا تو اسکی غیبت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ امر بالمعروف کے عنوان سے اسکی رہنمائی کرنا ضروری ہے۔

داڑھی مونڈنا

۱۔داڑھی مونڈنا خواہ استرے یا بلیڈ کے ذریعہ ہو یا مشین کے ذریعہ احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے۔

● بنابر احتیاط واجب کوئی نوجوان اپنی داڑھی گھنی کرنے کے لئے بھی داڑھی مونڈ نہیں سکتا۔البتہ اگر اس کی داڑھی نہ نکلی تو چہرے پر بلیڈ یا استرا چلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خلاصہ

۱۔غصب گناہ کبیرہ ہےاور غاصب روز قیامت سخت عذاب کا شکار ہوگا۔
۲۔کسی کے ذاتی یا عمومی اموال یا حقوق کو غصب کرنا حرام ہے۔
۳۔جس نے کوئی چیز غصب کی ہے اسے چاہئے کہ وہ چیز اسکے مالک کو واپس کردے۔
۴۔اگر غصب کی ہوئی چیز میں کوئی نقص پیدا کردے تو اسے بنوائی مرمت کی قیمت کے ساتھ واپس کرے۔
۵۔اگر کوئی کام انجام دینے یا ترک کرنے کے لئے خداوند عالم کے کسی نام کے ذریعہ قسم کھائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔
۶۔قسم کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک غلام آزاد کرے، یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا انہیں کپڑے دے اگر ان میں سے کچھ بھی نہ کرسکتا ہو تو تین دن مسلسل روزہ رکھے۔
۷۔سچی قسم کھانا مکروہ اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے۔
۸۔جھوٹ بولنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔
۹۔غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گنہگار ہیں۔
۱۰۔گنہگار شخص اگر کھلم کھلا گناہ نہیں کرتا ہے تو اسکی بھی غیبت جائز نہیں ہے۔
۱۱۔داڑھی مونڈنا بنابر احتیاط واجب حرام ہے۔

سوالات

۱۔غصب کی وضاحت کرتے ہوئے حقوق غصب کرنے کی دو مثالیں دیجیے؟
۲۔مختصر سے استعمال کے لئے دوسرے کی کوئی چیز اٹھانا مثلاً صرف ایک ٹیلیفون نمبر لکھنے کے لئے دوسرے کا قلم استعمال کرنا کیسا ہے؟
۳۔مدرسہ کی چاک سے اپنی مشق کے لئے یا بلاوجہ تختہ سیاہ پر اس سے لکھنا غصب کی کون سی قسم میں ہے؟
۴۔غیبت کا مطلب بتایئے؟
۵۔کسی کے امتحان کے نمبر دوسرے شخص کو بتانا غیبت کہا جائے گا یا نہیں؟
۶۔غیبت کرنے والے کا شرعی فریضہ کیا ہے؟
۷۔اگر ایک نوجوان کے چہرہ پر تھوڑے سے بال نکلے ہیں اور اسے اپنے ساتھیوں کے درمیان شرمندگی ہوتی ہے تو کیا صرف انہیں بالوں کو مونڈ سکتا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

TANZEEMUL MAKATIB
Golaganj, Lucknow-18 India
Phone:2615115 Fax:2628923
E-mail: makatib@makatib.net

Presented by: https://jafrilibrary.com